بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرح چندہ
سالانہ عمدہ کاغذ عہ ۱۲ر
ششماہی عہ
سالانہ معمولی کاغذ عہ
ششماہی ۱۲ر

ممالک غیر سے
سالانہ
عمدہ کاغذ
چار (۴) شلنگ
معمولی کاغذ ۳ شلنگ

ماہنامہ قائد مرادآباد

ترسیل زر کا پتہ
مولانا حکیم انظار احمد صاحب مدیر انتظامی محلہ قلیچان مرادآباد

نمبر ۶	بابت ماہ رجب المرجب ۱۳۵۷ھ	جلد ۱

فہرست مضامین قائد نمبر ۶ جلد ۱ بابت رجب المرجب ۱۳۵۷ھ

اعتذار۔ معراج شریف کے وقتی مضمون کے باعث اس مرتبہ "یتیم بچہ" اور "مسلم اقتصادیات" کا سلسلہ نہیں لایا جاسکا۔ اور ترجمہ تفسیر ابن کثیر کو بھی صرف ایک ہی ورق مل سکا۔ نیز کاتب صاحب کی علالت کے باعث کتابت میں تاخیر ہوئی۔ مگر آئندہ کتابت کے متعلق قابل اطمینان اور بہتر انتظام کر لیا گیا ہے۔ یہ شکایتیں انشاء اللہ آئندہ پیش نہ آئیں گی۔ (محمد میاں)

مبارک ارادے

آپ معراج شریف کے متعلق ایک لطیف اور دلچسپ مضمون آج ملاحظہ فرمائیں گے۔ (بنام خدا ادارہ قائد نے طے کیا ہے کہ آئندہ بھی مہینوں کی مناسبت سے اسی معیار کے مضامین انشاء اللہ شائع کئے جایا کریں گے چنانچہ آئندہ ماہ شب برأت کے متعلق ایک عجیب و غریب مضمون آپ مطالعہ فرمائیں گے جسمیں شب برأت کی حقیقت، اسکا فلسفہ اور اسکے فضائل وغیرہ نہایت لطیف پیرایہ میں فلسفی اور عقلی دلائل کے ساتھ پیش کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

آئندہ رسالہ میں

(۱) مذکورہ بالا مضمون کے علاوہ (۲) تفسیر ابن کثیر کے ترجمہ میں سورہ فاتحہ کی تفسیر کا بھی آغاز ہو جائیگا۔ (انشاء اللہ)

(۳) نیز زوال دولت مغلیہ کے اسباب پر ایک محققانہ تاریخی مضمون ہدیۂ ناظرین ہوگا۔ (انشاء اللہ)

(۴) افریقہ وغیرہ ممالک غیر کے خریدار صاحبان نے کچھ سوالات بھیجے ہیں اُن کے جوابات بھی انشاء اللہ پیش کئے جائیں گے۔

سب سے بڑی چیز یہ کہ

(۵) مسلمانوں کی مالی اور تجارتی نیز سیاسی ترقی کیلئے ایک عجیب و غریب تجویز بنایا حضرت سیدنا مولانا حسین احمد صاحب قبلہ پیش کی جائیگی جس پر اگر عمل ہوا تو یقیناً مسلمانان ہند کی حالت میں انقلاب پیدا کر دیگی۔ اور وہ تجویز اور پھر اس پر عمل کرنا بھی رسالۂ قائد کا اہم ترین مقصد ہے۔

مگر کیا آپ کو گوارا نہ ہوگا کہ

صرف ایک روپیہ منی آرڈر ارسال فرما کر آپ رسالہ قائد کے مستقل خریدار بنجائیں۔ اور آپ بھی بہبودی اُمت کی اسکیم میں حصہ لیں۔

صرف تین پیسے اور تھوڑا سا وقت

کے عنوان سے پہلے رسالہ میں ایک درخواست پیش کیگئی تھی کہ ہر ایک خریدار صاحب کم از کم دس احباب کے پتے ارسال فرمادیں تاکہ انکی خدمت میں رسالہ بطور نمونہ ارسال کیا جاسکے۔

شکریہ:۔ الحمد للہ کہ اس درخواست پر بہت سے حضرات نے توجہ فرمائی اور فرمائی جارہی ہے چنانچہ خطوط آرہے ہیں

رسالہ "قائد" کے متعلق

حضرت علامہ سید سلیمان صاحب ندوی کی رائے عالی

قدرِ گوہر شاہ بداند یا بداند جوہری

(ادارہ)

علامہ موصوف فرماتے ہیں۔

"یہ مفید رسالہ چند مہینوں سے مراد آباد سے نکل رہا ہے۔ اسکا مقصد سیر طیبہ اور سیر صحابہ کی روشنی میں مسلمانوں کی مذہبی سیاسی اور اقتصادی اصلاح، قدیم وجدید قوموں کے عروج و زوال کی تاریخ سے مسلمانوں کے جذباتِ ترقی کو بیدار کرنا، عربی خواں طلبہ میں عربی کا ذوق پیدا کرنا اور ہندوستان اور حجاز کے درمیان صحافتی رابطہ کا قیام ہے۔ اگرچہ یہ مقاصد نہایت اہم ہیں لیکن خوش قسمتی سے رسالۂ قائد کو صاحب علم و نظر اور حالاتِ زمانہ سے واقف علماء کی سرپرستی اور اُنکی قلمی امداد حاصل ہے اسلئے ان مقاصد میں کامیابی کی توقع کی جاسکتی ہے۔ اس رسالہ میں مسلمانوں کی دینی ضروریات اور دنیوی مصالح کو نہایت اہم آہنگی کے ساتھ سمویا گیا ہے، مفید مذہبی اور تاریخی مضامین کے ساتھ سیاسی حالات، خصوصاً مسلمانوں کی سیاست پر سنجیدہ تبصرہ اور لائق غور مشورے ہوتے ہیں سیرت نبوی، سیر صحابہ، ترجمہ ابن کثیر، فقہی مسائل اور بہت سے مذہبی موضوعوں میں مفید اور مسلسل مضامین نکل رہے ہیں، اسلام اور آئین حکومت، اقتصادیاتِ مسلم، اور فلسفۂ ارکان کا سلسلہ زیادہ مفید ہے۔ رنات العرب کے عنوان کے تحت مولانا عبدالحق صاحب مدنی کا عربی مضمون السیاسۃ فی الاسلام مسلسل نکل رہا ہے یہ سب کے سب مضامین مفید اور اچھے ہیں"

(منقول از معارف)

(مولانا) حسین احمد صاحب (مدنی)

از جناب محمد سلیمان صاحب آسی القاسمی مظفرپوری متعلم دار العلوم دیوبند

مدارِ انقلابِ دہر ہے میرا حسین احمد
جوابِ جور و ظلم و قہر ہے میرا حسین احمد

جلالت اُسکے رُخ سے شیرِ نر کی آشکارا ہے
سہم جاتا ہے دل گویا یہ بجلی ہے شرارا ہے

حوادث کی کسی ضربت سے سر جھکتا نہیں اُسکا
فلک نامہرباں بھی ہو لیکن قدم رُکتا نہیں اُسکا

نہ رُکتا روکنے سے ہے نہ دبتا ہے دبانے سے
بڑھایا اس نے جسکو بڑھ گیا سارے زمانے سے

فضائے ظلم تھرّاتی ہے اُسکے نام کو سنکر
لرز جاتا ہے باطل اسکے ہر پیغام کو سنکر

وقارِ صاحبِ جبروت کو اُس نے مٹا ڈالا
ستم کی ظلم کی امواج کو اُس نے دبا ڈالا

فلک کی گردشیں گھبرا گئیں اُسکے عزائم سے
زمیں نے پاک سینہ کر لیا اپنا جرائم سے

نکلتا ہے کبھی جب یہ برہنہ سیف کو لیکر
نکل آتا ہے صدرِ تیغ سے دم تیغ کا باہر

تمنا صرف اتنی ہے یہی میری دعائیں ہیں
بوقتِ نیم شب صبح و مسا دل کی صدائیں ہیں

خدا توفیق دے آسی کو اتنا کام کر جائے
فدا ہو کر حسین احمد پہ اپنا نام کر جائے

آنے والے انقلاب کی تصویر

ملاحظہ فرمائیے صفحہ ۶۰

عرش معلّٰی کی سیر

فلسفۂ معراج اور حدیثِ معراج

اسوقت کا ذکر ہے جب کچھ نہ تھا، صرف ایک ازلی اور ابدی تھا، اسکی صفات تھیں اور کچھ نہ تھا۔

کان اللّٰہ ولم یکن معہ شئی — ایک اللہ تھا اور اسکے ساتھ کچھ نہ تھا۔

ایک نہایت عجیب بات تھی کہ خالق ہو، مخلوق نہ ہو، قادر ہو، مقدور نہ ہو، عالم ہو، معلوم نہ ہو، یعنی ازلی و ابدی صفات ہوں مظہر نہ ہو۔ - آخر کب تک، یکایک صفاتِ حق میں جنبش پیدا ہوئی وہ جنبش جو اسکی شان بیچون چرا کے مناسب ہو

کُنتُ کنزاً مخفیاً۔ فاحببتُ ان اُعرف — میں ایک مخفی خزانہ تھا میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں۔

قدرت کا سب سے پہلا کرشمہ خداوندِ عالم بے چون وچرا، غیر محدود، لاانتہا، ہر ایک عیب سے پاک سراسر کمال بلکہ خالق کمال ہے۔ ایسی ہی اُسکی ازلی و ابدی صفات بھی۔ - اُسکی تمام ہی صفات نے بیک وقت التفات فرمایا، کمال رحم، کمال حلم، کمال علم، کمال حسن، غرض جو جو صفت کسی مخلوق سے متعلق ہو سکتی تھی اُسکے التفات نے ایک نور پیدا کر دیا۔ وہ کمال قدرت کا ایک مکمل معجزہ اور سراسر معجزہ تھا کمال حلم، کمال رحم، کمال لطف و کرم کا ایک متمم نمونہ تھا، کمال خلق کا ایک بے نظیر کرشمہ تھا۔

اوّل ما خلق اللّٰہ نوری — سب سے پہلی چیز جسکو اللہ نے پیدا کیا وہ میرا نور ہے۔

نور محمدؐ کی حقیقت یہ تو کسی مجال، اس سراسر کمال کی حقیقت بیان کرنے کی جرأت کر سکے، ذرہ کی کیا حقیقت کہ نور آفتاب کی چکونگی پر روشنی ڈالے صرف اتنا معلوم ہے کہ اللہ نے فرمایا۔

اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض — اللہ آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اوّل ما خلق اللّٰہ نوری — سب سے پہلی چیز جو اللہ نے پیدا کی وہ میرا نور ہے

نور کا نام سنکر فوراً تمہارے ذہن میں آفتاب کا نور، چاند کا نور، تاروں کا نور آگیا ہوگا۔ مگر خبردار خبردار

اللہ نور السمٰوات یا اوّل ماخلق اللہ نوری والے نور کو بھی ایسا ہی مت سمجھ لینا -

بیچون وچرا کو، چگونگی کون بیان کر سکے کیا ہے؟ کا جواب کون دیسکے؟ ہاں اتنا ضرور معلوم ہے کہ ہماری تو کیا حقیقت سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وہ تیز نگاہ جسکو نبوت اور رسالت کا شرف عطا کیا گیا تھا جب اُسکے سامنے اسکا ایک خفیف سا شمہ جلوہ فرما ہوا تو پہاڑ چور چور ہو گیا - اور حضرت موسیٰ بیہوش ہو کر گر پڑے، مگر ہاں تم یہ سمجھ لینا کہ جب نور - نور، اللہ اور رسول دونوں کیلئے آیا تو ایکدوسرے کے مشابہ یا ایکدوسرے کا حصہ ہوگا - معاذ اللہ - خالق اور مخلوق کو کیا نسبت وہ قدیم یہ حادث، وہ اصل یہ پرتو ہمیں تو یہ بتانا ہے کہ حقیقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نور ہے اور ہاں یہ نور سراسر حمد ہے - یہ محمدؐ ہے احمد ہے، حامد ہے، محمود ہے، اسی کے ہاتھ میں لوار حمد ہوگا - وہ سراسر حمد ہی حمد ہے -

حمد کیا ہے ثنا خوانی کا نام حمد ہے، عجز و نیاز شکر و امتنان خشوع خضوع، سجدہ ریزی اور جبہ سائی کا نام حمد ہے - محمدؐ اپنے خالق کیلئے سراسر حمد تھا - فداہ روحی -

نتیجہ حمد اللہ میاں نے اپنی عادت بتادی ہے لئن شکرتم لازیدنکم - اگر تم نے شکر کیا تو میں یقیناً زیادتی کردوں گا - العظمۃ للہ، یہ نور کسقدر شاکر تھا، بیان نہیں ہوسکتا یہی ایک بات کہی جاسکتی ہے کہ وہ سراسر حمد تھا -

جبکہ وہ سراسر حمد تھا تو لامحالہ اسکو بڑھنا تھا، اسکو پھیلنا تھا لہٰذا وہ بڑھا، پھیلا، پھلا، پھولا اسی حمد و شکر کا تو ثمرہ تھا کہ لوح و قلم عرش و کرسی آسمان و زمین غرض یہ سارا سلسلۂ کائنات پیدا ہوا -

لولاک لما خلقت الافلاک اگر آپ نہوتے تو میں آسمانوں کو پیدا ہی نہ کرتا

اللہ اکبر! یہ نور کسقدر کامل ہوگا جبکہ وہ حضرت حق جل مجدہ کی تمام کمالی اور جمالی صفات کا پہلا کرشمہ تھا پھر کسقدر عجیب و غریب بات ہے کہ اسکو حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہو کر شرف آدمیت کو چار چاند لگا دیئے تھے - نہیں بلکہ انسانیت کو مشرف کرنا تھا، انسان کو اشرف المخلوقات بنانا تھا -

یہی تو سبب تھا کہ تمام فرشتوں کو حکم صادر ہوا کہ سیدنا آدم علیہ السلام کے سامنے سر نیاز خم کریں -

فرشتے سراسر مقدس سہی مگر یہ دلکشی، یہ عجیب و غریب کرشمۂ قدرت انکو کہاں نصیب -

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ہم نے انسان کو بہت ہی بہتر استعداد پر پیدا کیا

بہرحال حضرت آدم آئے اُن کے اولاد ہوئی، اسکو انبیاء علیہم السلام سے نوازا گیا، اولیا عطا کیے گئے، مگر یہ

سارا سلسلہ برگ و بار تھا اُسی نور کا، جسکا نام حضرت آدم علیہ السلام نے عرشِ معلیٰ پر کندہ دیکھا تھا۔ اور جس نے ہمیں بتایا کہ کنت نبیا و آدم بین الماء والطین ۔ (یعنی) ابھی آدم علیہ السلام سرشت کے مراتب ہی طے کر رہے تھے کہ میں نبی بن چکا تھا"

سلسلۂ کائنات کا سارا درخت تیار ہو گیا برگ و بار پھول و کلی سب ہی کچھ آ گئی مگر ابھی پھل نہ آیا تھا، کہ وہی تخم جسکا نام نورِ محمدؐ تھا ثمر بنکر بلکہ مغزِ ثمر بنکر آیا، جسکی پیدائش پر سارا ہی عالم نور سے جگمگا اُٹھا، بیتِ آمنہ رضؓ بقعۂ نور بن گیا۔ جسکی روشنی میں شام اور فارس کے محلات کو آسمان اور زمین کے طبقات کو انہوں نے اپنی آنکھ سے دیکھ لیا۔

انکسار پر انکسار خشوع پر خشوع دیکھو کہ اس نورِ کامل نے مبعوث ہوتے ہی پکارنا شروع کر دیا اللھم اجعل فی قلبی نورا الخ یعنی اے اللہ میرے دل میں نور بھر دے، میرے کان اور آنکھ میں نور بھر دے، میرے ہاتھ پاؤں میں نور بھر دے، میرے رگ و پے میں نور بھر دے میرے گوشت و پوست، استخواں اور مغزِ استخواں میں نور بھر دے۔ مجھے سراسر نور کر دے۔

وہاں کیا دیر تھی وہ نور پہلے ہی سے تھا چنانچہ اولادِ آدمؑ کو سنا دیا گیا۔

لقد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین　　تمہارے پاس اللہ کیطرف سے نور آیا اور صاف صاف بیان کرنیوالی کتاب

بیشک حقیقت محمدیہ نور تھی مگر اسکی برکت سے گوشت پوست بھی نور ہی نور ہو گیا۔ پسینہ عطر سے زیادہ لطیف ہو گیا، لعابِ مبارک مشک و عنبر سے زیادہ معطر۔ ایک شب کا تذکرہ ہے کہ وہ اپنی خوابگاہ سے اُٹھا، بُراق پر سوار ہوا، عرشِ معلیٰ کی سیر کر آیا، لوگوں کو تعجب ہوا شک و شبہ ہوا مگر افسوس وہ اس حقیقت کو نہیں جانتے تھے یا بھول گئے تھے کہ حقیقت محمدیہ انکی طرح ملوث اور آلودہ نہیں، وہ نور اور سراسر نور ہے، ابتدا ہی سے نور تھا، نور ہے، خدا نے بتا دیا کہ وہ نور ہے، شک و شبہ کی اب کیا گنجائش۔ ہم اب چاہتے ہیں کہ اس سیر کی مختصر روئداد لکھ دیں ۔

بیان معراج از صاحب معراج (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)

رات کا وقت ہے، سارے عالم میں سناٹا چھایا ہوا ہے، آسمان کی نیلی چھت، روشن تاروں سے جگمگا رہی ہے گویا فرشِ مخمل پر سچے موتی بکھرے ہوئے ہیں، خاموش انجم و کواکب کی روشن نگاہیں گھور گھور کر

خاکدانِ ارضی کو تاک رہی ہیں گویا باراتی دولھا کا انتظار کر رہے ہیں یا حاضرینِ دربار اپنے شہنشاہ کے شوقِ دیدار میں چشم براہ ہیں۔

دونوں جہانوں کا سردار سارے نبیوں کا سرتاج اپنے پروردگار اور محبوبِ حقیقی کی یاد کرتے کرتے کمر سیدھی کرنے کیلئے بستر پر لیٹ گیا ہے، بستر اگرچہ ٹاٹ کا یا چمڑے کا ہے جسکے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی ہے مگر خدا کی قسم ایسا مقدس کہ ساری دنیا اسکے ایک ایک تار کے تقدس پر قربان، ایسا خوش قسمت کہ اونچے اونچے آسمان، درخشاں اور تاباں چاند سورج اسکی سعادت پر فدا ہیں، یکایک اللہ کے چند نورانی بندے (فرشتے) حاضر ہوئے سید الکونین مشغول استراحت ہیں، ملائک کچھ دیر خاموش کھڑے رہے، پھر کچھ آپسمیں اشارہ کر کے ایکدوسرے سے "حرم کعبہ میں لے چلیں"۔ وہ نبی جسکی آنکھیں سو جایا کرتی تھیں مگر قلبِ منور ہمیشہ بیدار رہتا تھا، اسی حالت میں حرم کعبہ میں پہنچے جہاں ایک نئے معجزہ کا ظہور ہوا معجزانہ طریقہ سے سینۂ مبارک چاک کر کے قلبِ مبارک نکالا گیا، آبِ زمزم سے دھویا گیا، ایمان و حکمت کے منور طشت لائے گئے اور قلبِ مبارک میں جذب کر دیئے گئے گویا ایک روحانی انجکشن کیا گیا۔ کیونکہ ایسے مقامات کی سیر کرنی تھی ایسے اسرار کا مطالعہ کرنا تھا، ایسے بلند مراتب پر فائز ہونا تھا کہ کسی انسان کی تو کیا حقیقت فرشتوں کی بھی طاقت نہیں کہ اسکے گرد و پیش پر مار سکیں، یا اسکے آس پاس تک پرواز کر سکیں وہ مقدس ترین فرشتہ جو اتنا مقرب کہ بارگاہ الوہیت کی جانب سے سفارت کے خدمات انجام دے، اتنا معتمد کہ دربار ربوبیت سے اسکا خطاب پائے، وہ بھی ان بلند ترین مقامات کی شوکت و حشمت سے اتنا خائف کہ بہت دور سے پکارنے لگے۔

اگر یک سرِ موئے برتر پرم　　فروغِ تجلی بسوزد پرم

شہِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم ظاہری باطنی غسل سے فارغ ہوئے تو آپکی سواری کے لئے جنت کا ایک مرکب پیش کیا گیا جسکا نام براق تھا۔ دیکھنے میں تو وہ خچر سے بھی کچھ چھوٹا تھا مگر خدا کی پناہ غضب کا تیز گام انسان کی نگاہ سے بھی زیادہ تیز، تیز نگاہ ابھی راستہ ہی میں رہے اور اسکا قدم منزل پر پہنچ جائے، سید الکونین سوار ہونے لگے تو یہ مرکب اپنی خوش قسمتی پر جھومنے لگا۔ فرطِ مسرت نے وجد و طرب کی کیفیت پیدا کر دی، یہ وجد و طرب اگرچہ بے اختیار تھا مگر تھا بے محل۔ جبرئیلِ امین علیہ السلام نے تنبیہ فرمائی، اس مرکب کو احساس پیدا ہوا اور اپنی بے اختیار حرکت پر شرم و حیا سے پسینہ پسینہ ہوگیا۔ جبرئیلِ امین نے رکاب سنبھالی، شہِ کونین نے اللہ کا نام لیا اور سواری مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) کیطرف روانہ ہوگئی جو آسمانوں پر پہنچنے والے راستوں

کا خلکش ہے۔ سید الکونین صلے اللہ علیہ وسلم وہاں پہنچے۔ تو ساری دنیا کے انبیاء علیہم السلام استقبال کے لئے موجود تھے۔ نوع انسان کے آخری عروج و کمال کا جشن منایا جا رہا تھا۔ سبحان اللہ۔ العظمۃ للہ۔ کس قدر مسرت کا مقام ہے کہ اولاد آدم کا نمائندہ اس مقام اعلیٰ پر فائز کیا جا رہا ہے جسکے اطراف و جوانب بھی اعلیٰ سے اعلیٰ ملائک کی پرواز سے بالا اور بہت بالا۔ برتر اور بہت برتر۔

اگر یک سر موئے برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

آج وہ دن ہے کہ فرشتوں کی غلطی طشت از بام ہو۔ آدم علیہ السلام کے مسجود ملائک ہونیکا فلسفہ ظاہر ہو اور انی اعلم ما لا تعلمون کا راز آشکارا ہو۔ انبیاء علیہم السلام جمع ہوئے ہیں کہ خداوند عالم عز وجل کی اس نعمت عظمیٰ اور اس احسان عظیم کا شکریہ ادا کریں۔

یکے بعد دیگرے تمام ہی انبیاء علیہم السلام نے خطبہ حمد پیش کیا۔ خداوند عالم کے اس عام احسان کا شکریہ ادا کیا۔ ابناء آدم کی جانب سے اس کے فضل عظیم کا اعتراف کیا۔ حمد و ثنا کی اور پھر ان انعامات کا ذکر کیا جو رب ذوالجلال نے مخصوص طور پر اس کو عطا فرمائے۔ آخر میں اس کا نمبر آیا۔ جس کو اولین اور آخرین کا علم و فضل عطا کر دیا گیا تھا جو سب سے پہلے پیدا ہوا تھا۔ سب سے پہلا حامد تھا جسکے اعلیٰ و اولیٰ حمد و ثنا کے تخم سے اس تمام عالم کا شجرہ طوبیٰ پیدا ہوا۔ بڑھا۔ پھلا اور پھولا تھا۔

تاجدار لولاک۔ حامل لواء حمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے کچھ ایسے انداز سے کچھ ایسی معنی خیز حمد اپنے مالک اور معبود حقیقی کی ادا کی کہ تمام انبیاء دم بخود رہ گئے۔ اور جیسے کہ خداوند عالم کی نعمتیں اس سرتاج انبیاء کے لئے سب سے بالا اور برتر تھیں۔ اسی طرح اُس کی حمد و ثنا بھی سب سے اعلیٰ و بالا رہی۔ یہ خطبات حمد۔ درجات فضل کے لئے معیار ثابت ہوئے۔ لامحالہ اسی کے فضل و عظمت کے سامنے گردنیں جھک گئیں جس کی حمد سب سے افضل و برتر تھی۔

خطبات کے بعد وقت آیا کہ سب ملکر دوگانہ شکر ادا کریں۔ — لیکن امام کون ہو — ؟

کچھ دیر پہلے ممکن ہے اس کی خواہش دوسرے انبیاء علیہم السلام کو بھی ہو مگر خطبات حمد نے یہ شرف سید الانبیاء علیہم السلام کے لئے مدلل طور پر ثابت کر دیا — آپ نے امامت فرمائی۔ اور آج سے امام الانبیاء کا عظیم الشان خطاب حاصل ہو گیا۔

جبرئیل امین علیہ السلام نے ایک دودھ کا پیالہ اور ایک پیالہ شراب طہور کا خدمت قدس میں پیش کیا۔ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ کا پیالہ منتخب فرمایا۔ جبرئیل امین نے بشارت دی "آپ کی امت کو خیر و رہی کی توفیق بخشی گئی۔" آپ اگر شراب کا پیالہ منتخب فرماتے تو آپکی امت کی فطرت تباہ ہو جاتی اور گمراہی عام ہو جاتی۔

مسجد اقصےٰ سے آسمانوں کی طرف

کو کبہ ہمایوں (براق) اُس کڑے میں باندھ دیا گیا تھا جس میں

انبیاء علیہم السلام اپنی سواریوں کو باندھ دیا کرتے تھے۔

اس جشن مبارک سے فراغت کے بعد آسمانوں کا رُخ کیا۔ انبیاء علیہم السلام مسجد اقصٰی کے جشن سے فارغ ہوکر فوراً ہی اپنے اپنے مقامات پر پہنچ گئے۔ کیونکہ اس موقعہ پر جس طرح نوع انسان کے متعلق انعامات الٰہیہ کے شکریہ کے لئے ایک جشن منایا گیا تھا۔ اب انبیاء علیہم السلام کو اپنے اپنے مرکز پر پہنچکر امام الانبیاء اور سید المرسلین کا استقبال کرنا تھا۔ اور ان تدبیری امور کا معائنہ کرانا تھا جو منصبی حیثیت سے ان کے متعلق ہیں۔ چنانچہ کوکبہ ہمایوں نے آسمانوں کا رُخ کیا۔ جبرئیل امین رکاب تھامے ہوئے تھے۔ آسمان اول پر پہنچے جبرئیل امین نے دروازہ کھولنے کی فرمائش کی۔ آسمان اول کے فرشتے جو دربانی کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ انہوں نے دریافت کیا۔ کون

جبرئیل امیں۔ جبرئیل اور سید الکونین محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

دربان فرشتے۔ کیا اُن کو بلانے کے لئے بھیجا گیا تھا۔

جبرئیل۔ جی ہاں۔

دروازہ کھل گیا۔ کوکبہ ہمایوں داخل ہوا۔ وہاں سیدنا آدم علیہ السلام تشریف فرما تھے۔ ابو البشر نے خیر البشر کا استقبال کیا۔ مرحبا مرحبا۔ بہت کچھ دعائیں دیں۔

غرض اسی طرح تمام آسمانوں کے دروازے کھلواتے ہوئے جبرئیل امیں کوکبہ ہمایوں کو ساتویں آسمان سے اوپر لے گئے۔ اور سیدنا حضرت عیسٰی بن مریم۔ حضرت یحیٰی بن زکریا۔ حضرت یوسف۔ حضرت ادریس۔ حضرت ہارون۔ حضرت موسٰی۔ حضرت ابراہیم علیہم صلوات اللہ وسلامہ سے راستہ میں یکے بعد دیگرے ایک ایک آسمان پر ملاقات ہوتی رہی۔ جہاں ان حضرات نے استقبال کے آداب ادا فرمائے۔

ساتویں آسمان پر سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا۔ آپ بیت معمور سے کمر لگائے ہوئے تشریف فرما تھے بیت معمور ملائک کا کعبہ ہے۔ جہاں ہر روز ستر ہزار فرشتے طواف ادا کرتے ہیں۔ دیکھو کسقدر عجیب لطیفہ ہے کہ بانی کعبہ مکرمہ کو بیت معمور کی تولیت مرحمت ہوئی (مدیر)

سدرۃ المنتہٰی ساتوں آسمانوں سے گزر کر کوکبہ ہمایوں سدرۃ المنتہٰی پر پہنچا۔ یہ ایک بیری کا درخت ہے۔ مگر اس کو دنیا کی بیریوں سے کیا نسبت ہے صرف نام ہی کی مشابہت ہے۔ ورنہ صورت بیری جیسی نہ سیرت۔ اس کا پھل بڑے بڑے مٹکوں کی برابر۔ پتے ہاتھی کے کان جیسے۔ اور پھر ایسا شاداب ایسا تروتازہ کہ اُسکے نظارہ سے روح تازہ ہو۔ جو نگاہیں دیکھ لیں وہ سراسر بصیرت بن جائیں۔ اس پر سیکڑوں پروانے زمرد و یاقوت کی چمک دمک کے

کچھ ایسی عجیب و غریب کیفیت پیدا کرتے رہتے ہیں کہ انسانی الفاظ میں ان کا بیان ناممکن ہے۔

سدرۃ المنتہیٰ کی وجہ تسمیہ عالم دنیا سے صعود کرنے والے ملائک اور ارواح اس سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ اسی وجہ سے مُنتہٰے اس کے نام کا جز ہو گیا۔

اور یہی وہ حد ہے جہاں ملائک پر ربانی ارشادات کا نزول ہوتا ہے۔ اس وقت اس درخت کی آب تاب درخشانی اور تابانی حسن و بہجت کی وہ کیفیت ہوتی ہے۔ کہ اُسکی تشبیہ اور تمثیل بھی حد بیان سے بالا ہے۔

مگر کوکبۂ ہمایوں کو اس سے آگے پہنچنا تھا۔ لیکن جبرئیل امین کی حد اسی پر ختم ہو گئی تھی جبرئیل امین علیہ السلام نے آگے بڑھنے سے معذرت کی اور نہایت ادب سے اس حقیقت کو واضح کر دیا

اگر یک سر موے بالا پرم فروغ تجلی بسوزد پرم

ہاں اس فروغ تجلی کو صرف وہی برداشت کر سکتا جس کی حقیقت ہی نور تھی۔ جس نے اپنی ہستی کو اس درجہ فنا کر دیا تھا کہ وہ سر تا سر محمد ہو گیا تھا۔ یہی تناسب معراج کمال ہے۔ اور یہی منبع جمال۔

حقیقت محمدیہ نے اور صعود کیا۔

خبردار۔ خبردار۔ یہ تو کہنا نہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کی برابر بیٹھ گئے۔ آپ کی جوتیاں عرش علی پر پہنچ گئیں۔ معاذ اللہ۔ حضرت جل مجدہٗ اُٹھنے بیٹھنے سے پاک ہے۔ عرش و کرسی صرف اس کے نام کی چیزیں ہیں۔ گویا اس کے احکام اور قوانین کے دفتر ہیں۔ ورنہ وہ نہ عرش پر بیٹھا ہے نہ کسی کرسی میں سما سکتا ہے۔ وہ ہر جگہ ہے مگر مکانیت سے بے نیاز — وہ غیر محدود ہے۔ اُس کا کوئی کنارہ نہیں۔ وہ ہر شے کو محیط ہے۔ کوئی چیز اُس کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ تو پھر اُٹھنا بیٹھنا۔ چلنا۔ حرکت کرنا۔ کیسے ممکن ہے۔ باقی رہا جوتیوں کا عرش پر پہنچ جانا۔ تو جب کپڑے عرش پر پہنچے تو جوتیاں عرش پر پہنچنی اگرچہ ناممکن نہیں۔ چنانچہ بعض غیر معتبر روایتوں میں یہ مروی بھی ہے۔ مگر جب تک کوئی یقینی چیز نہ ہو۔ یہ عرش رحمن کے لئے ہتک اور توہین ہے۔ اور اس سے بظاہر حضرت حق جل مجدہٗ کی شان اعلیٰ و بالا کے متعلق معاذ اللہ ایک غیر مناسب نسبت پیدا ہوتی ہے۔

اس قسم کی خبروں میں احتیاط ضروری اور واجب ہے۔

آداب و تحیہ عرش معلیٰ پر حاضری ہوئی۔ اکابر علما کی تحقیق کے بموجب تجلی ربانی کی سعادت حاصل ہوئی۔ وہی جلوہ طور جس کا پردہ دار لن ترانی تھا حبیب اللہ کے لئے بے حجاب ہو گیا۔ کس طرح ہوا۔ کس سمت میں تھا کیا صورت اور کیفیت تھی۔ کچھ معلوم نہیں۔ صرف اتنا معلوم ہے کہ وہ بے چون و چرا ہے اس کی ہر ایک صفت

بنظیر عقل انسانی محدود۔ وہ ایک حد سے بالا عقل انسانی ناقص۔ قاصر۔ عاجز۔ محتاج۔ وہ اور اس کی صفات کامل۔ قادر۔ غنی اور بے نیاز ـــــ ہاں سید الانبیاء علیہ وعلیہم السلام کے لئے یہ سارا واقعہ ایسا مخصوص احسان وکرم تھا جس سے تمام کائنات محروم تھی۔ اور ہے اور رہے گی۔ وہ سید الانبیا جس کا منتہاء کمال ہی حمد۔ یعنی ستایش (یعنی اپنی عاجزی فروتنی اور حضرت حق کی برتری اُسکے فضل واحسان کا اعتراف اور کامل اعتراف اور انتہائی اعتراف) تھا۔ اس موقعہ پر۔ اس مخصوص لطف کا شکر یہ کس طرح ادا کرے۔

شاہان دنیا کی بارگاہ میں حاضری ہوتی ہے۔ تو کچھ نظر پیش کی جاتی ہے۔ مگر احکم الحاکمین کی بارگاہ میں نظر کس طرح پیش کی جائے۔ اور کس چیز کی۔ جو کچھ ہے سب اسی کا۔ وہی مالک نہ صرف مالک بلکہ خالق۔ تو نظر میں کیا چیز پیش کی جائے۔ مگر پیش کرنے والا بھی سید الانبیا تھا۔

کمال عجز اور جذبہ تشکر وامتنان کے تموج نے ایک عجیب وغریب نظر کا خیال دفعتہً قلب مبارک میں پیدا کیا۔ اور انتہائی خشوع اور عاجزی کے ساتھ لسان رسالت گویا ہوئی۔

التحیات للّٰہ والصلوٰۃ والطیبات۔ زبان کے ذریعہ سے جسقدر تعظیمات بجالائی جاسکتی ہیں۔ بدن کے ذریعہ سے جسقدر احترامات پیش کئے جاسکتے ہیں۔ پاکیزہ اور نفیس مالوں کے ذریعہ سے جسقدر نظرانے پیش کئے جاسکتے ہیں ان سب کا مستحق صرف اللہ ہے اور صرف اللہ۔ الفاظ اور معنی پر فکر وغور کرو۔ کیا اس سے زیادہ جامع حمد اور بہترین نذرانہ کوئی عابد اپنے معبود کی بارگاہ میں پیش کرسکتا ہے؟

افضل الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا آداب قبول ہوا۔ جواباً ارشاد ہوا۔

السلام علیك ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اے نبی تم پر خدا کا سلام۔ اُس کی رحمتیں اور اُس کی برکتیں۔

جس طرح تحیہ اور آداب بے نظیر تھا چند الفاظ میں لاتعداد معنی پر مشتمل تھا۔ اس سے زیادہ جامع جواب تحیہ ہے کاش اوراق رسالہ گنجائش رکھتے۔ فرصت اجازت دیتی تو ان جامع ترین تحیہ اور جواب تحیہ کی تفسیر کی جاتی۔ بہرحال خداوندی جواب کے جواب میں افضل الرسل صلے اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا

السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین۔ ہم پر اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر سلام۔

یہ ہے رحمۃ للعالمین کی شان رحمت۔ روف رحیم کی شان رافت۔ کہ خداوندی سلام کی اس بے پایاں دولت کو مخصوص کرنے کے بجائے چاہا کہ زیادہ سے زیادہ عام ہوجائے۔ ماں ہرگز نہیں چاہتی۔ کہ شیرینی تقسیم ہو۔ اور خود ہی لے لے۔ اُسکی پہلی نظر بچوں پر ہوتی ہے۔ جو اس کی آغوش رحمت میں پرورش پا رہے ہیں۔

سید الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کو گوارا نہ ہوا کہ خداوندی سلام ورحمۃ وبرکات (باقی صفحہ ۴۶ پر ملاحظہ ہو)

ترجمہ تفسیر ابن کثیر

گذشتہ سے پیوستہ — از حضرت علامہ مولانا سید فخر الدین احمد صاحب شیخ الحدیث

فصل۔ سورت کے معنی علماء کا اختلاف ہے کہ سورت کے معنی کیا ہیں اور وہ کس لفظ سے ماخوذ ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ سورت بمعنی ایضاح اور بلندی سے ماخوذ ہے۔ نابغہ کا شعر ہے

الم تری ان اللہ اعطاک سورۃ   تری کل ملک دونہا یتذبذب

(ترجمہ) کیا تو نے دیکھا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو ایسی بلندی عطا فرمائی ہے کہ تمام بادشاہ اُس کے نیچے حرکت کرتے ہیں۔ گویا کہ قاری ان کو پڑھ کر ایک مرتبہ سے دوسرے مرتبہ کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ سور بمعنی شہر پناہ سے ماخوذ ہے۔ اور بلحاظ اپنے بلندی مرتبہ اور عظمت شان کے شہر پناہ کی طرح اس کا نام سورہ رکھا گیا ۱۲۔ ایک قول یہ ہے کہ اسار الاناء سے ماخوذ ہے۔ جس کے اصلی معنی ہیں برتن میں کا باقی ماندہ پانی۔ یعنی ایک حصہ اور جزء۔ تو چونکہ سورت بھی قرآن پاک کا جزء ہے اس لئے اس کو سورت کہا جاتا ہے۔

اس صورت پر اس کی اصل سؤرۃ ہمزہ سے ہوگی یعنی س۔ ء۔ ر۔ اس کے اصلی حروف ہوں گے چونکہ ہمزہ سے پہلے ضمہ تھا اس لئے ہمزہ کو واؤ سے بدل دیا گیا۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ سورۃ لغت میں اونٹنی کو کہتے ہیں۔ اسی کی مناسبت سے قرآن کے ایک مکمل حصہ کا نام سورۃ رکھا گیا۔

علامہ ابن کثیر کا خیال یہ ہے کہ سُور البلد سے ماخوذ ہے جو شہر پناہ کو کہا جاتا ہے۔ اور مناسبت یہ ہے کہ کہ جس طرح شہر پناہ تمام شہر کے محلات اور مکانات کو محیط اور جامع ہوتا ہے اسی طرح سورت قرآن آیات قرآنی کو محیط اور جامع ہوتی ہے۔

سورت کی جمع سُوَر بفتح واؤ۔ اور سورات اور سُوارات بھی جمع آتی ہے۔

معنی آیۃ کی تحقیق آیۃ کے معنی علامت ہیں۔ اس کے ذریعہ سے دو کلاموں کا باہم ایک دوسرے سے انقطاع معلوم ہوتا ہے یعنی یہ ایک امتیازی نشان ہوتا ہے جو یہ بتاتا ہے کہ کلام کا یہ ٹکڑا اپنے ہم جنس دوسرے ٹکڑوں سے منفرد اور منفصل ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے ان آیۃ ملکہ۔ یہاں آیۃ کے معنی نشان کے ہیں

نابغہ کا قول ہے۔ توھمت آیات لھا فعرفتھا لستۃ اعوام وذا العام سابع

مجھے اس کی علامات کا وہم ہو گیا۔ میں نے اس کو چھ سال گزرے پہچان لیا تھا یہ ساتواں سال ہے۔

آیۃ کے معنی جماعت کے بھی آتے ہیں۔ کہا جاتا ہے خرج القوم بآیتھم۔ یعنی قوم اپنی پوری جماعت لے کر نکلی۔ چنانچہ ایک قول یہ ہے کہ آیۃ قرآن کو آیت اس لئے کہتے ہیں کہ یہ بھی حروف قرآن کا مجموعہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ ایک شاعر کا قول ہے

خرجنا من النقبین لاحیّ مثلنا بآیتنا نزجی اللقاح المطافلا

نکلے ہم نقبین سے اس حالت میں کہ ہماری برابر کوئی قبیلہ نہیں تھا۔ ہم اپنی پوری جماعت لے کر اس حالت میں نکلے کہ ہم دودھ دینے والی بچہ دار اونٹنیوں کو تیز ہنکا رہے تھے۔

نیز آیۃ عجیب چیز کو بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ ایک قول یہ بھی ہے کہ آیت کو اس لئے آیت کہتے ہیں کہ یہ اپنی عجیب شان کے لحاظ سے ایسی بے مثل ہوتی ہے کہ اُس کی نظیر پیش کرنے سے انسان عاجز اور قاصر رہتا ہے

لفظ آیۃ کی حقیقت اور تعلیل علامہ سیبویہ کا قول ہے کہ آیۃ کی اصل اَیَیَۃٌ ہے بروزن اکمۃ یا شجرۃ یاء اول متحرک ہے اور اس کے ماقبل مفتوح۔ اُسکو حسب قاعدہ الف سے بدل دیا گیا آیۃ ہو گیا۔ یعنی اول میں ہمزہ اُس کے بعد مدہ۔ کسائی کے نزدیک اس کی اصل آیِیَۃ بروز آمنۃ تھی۔ ثانی یا کو الف سے بدل کر اشتباہ کے خیال سے اُس نکال دیا گیا۔ فراء کا قول ہے اس کی اصل اَیّۃ ہے یاء اول کی تشدید کے ساتھ تشدید کو غیر موزوں خیال کرتے ہوئے یا کو الف سے بدل دیا گیا۔ آیۃ ہو گیا۔

آیۃ کی جمع آی و آیای اور آیات آتی ہے۔

کلمہ ایک لفظ کو کہتے ہیں وہ کبھی دو حرفی ہوتا ہے۔ جیسے ما۔ لا۔ لہ وغیرہ اور کبھی زائد۔ مگر کلمہ کے زائد سے زائد حروف دس ہوتے ہیں۔ جیسے لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ اور اَنُلْزِمُکُمُوْھَا اور فَاَسْقَیْنٰکُمُوْہُ

چھوٹی سے چھوٹی آیت کبھی ایک کلمہ بھی آیت ہوتا ہے۔ جیسے والفجر۔ والضحیٰ۔ والعصر۔ اور اسی طرح علماء کوفہ الٓمٓ۔ اور طٰہٰ۔ یٰسٓ۔ حٰمٓ کو بھی ایک ہی کلمہ کہتے ہیں۔ البتہ حٰمٓ عٓسٓقٓ کو فیین کے نزدیک دو کلمے ہیں۔ علماء کوفہ کے علاوہ دیگر علماء ان کو آیت نہیں کہتے۔ بلکہ ان کو سورتوں کے عنوانات قرار دیتے ہیں

ابو عمرو کا قول ہے کہ ارشاد الٰہی مُدْھَآمَّتٰنِ (سورۃ رحمٰن) کے علاوہ میرے علم میں نہیں کہ تنہا کوئی ایک کلمہ آیت ہو۔

تاریخ عالم اور حیات الانبیاء علیہم السلام
رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کے تاریخی جوابات
سیدنا آدم علیہ السلام

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نبی الانبیاء کی حیثیت سے

عام عہد کے بعد خاص عہد عہد الست، اُسکی تفسیر اور نوعیت اور اسکے شکوک و جوابات اجمالی طور پر پیش کئے جا چکے۔ آج ایک دوسرے عہد کا ذکر ہے۔ جسکے متعلق کوئی ایسی روایت نہیں ملی جس سے صراحۃً اس عہد کا بعد میں ہونا معلوم ہو۔ کچھ قرائن عہد الست کو ضرور مقدم قرار دیتے ہیں۔ مثلاً

(۱) عہد الست حضرت حق جل مجدہ کی ربوبیت کے متعلق تھا اور یہ خاص منصب نبوت و رسالت کے متعلق ہے نبوت کا ماننا لامحالہ خدا اور رب کو مان لینے کے بعد ہی ہوگا۔

(۲) پہلے عہد کا وقت وہ بتایا گیا ہے جبکہ آدم علیہ السلام کی پشت سے اُنکی ذریات کو نمودار کیا گیا اور اس عہد کا وقت وہ بتایا گیا ہے کہ جب اُسکی اولاد میں سے انبیاء کو منتخب کر لیا گیا چنانچہ ارشاد ہے۔

واذ اخذ اللّٰہ میثاق النبیین لما آتیتکم من کتاب و حکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ۔ قال ءاقررتم واخذتم علی ذالکم اصری قالوا اقررنا قال فاشھدوا وانا معکم من الشاھدین۔ فمن تولی بعد ذالک	جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کا میثاق لیا کہ جو کچھ بھی میں نے تمکو کتاب اور حکمت دی ہے۔ پھر تمہارے پاس کوئی رسول آوے اُن کتب الٰہیہ کی تصدیق کرے جو تمہارے پاس ہیں تو تم اسپر ضرور ایمان لاؤگے اور ضرور ضرور اُسکی مدد کروگے۔ باری تعالیٰ نے فرمایا۔ کیا تم نے اقرار کیا اور اس شرط پر میرا عہد قبول کر لیا، انہوں نے جواب دیا ہم نے

فاولٰئِکَ ھُمُ الفاسِقُونَ ۝	اقرار کیا باری تعالیٰ عزاسمہ نے فرمایا کہ تم گواہ رہو اور میں بھی
(آل عمران ع ۹ ج ۳)	تمہارے ساتھ شاہد ہوں پھر جو کوئی اسکے بعد اس معاہدہ سے منحرف
....	ہوں وہ فاسق ہوں گے۔

آیت مذکورہ کے بعد اس عہد و معاہدہ کے برحق ہونے میں تو ایک مسلمان کیلئے شک و شبہ کی گنجائش قطعاً نہیں البتہ یہ سوال باقی رہا کہ یہ عہد کس سے لیا گیا، آیا عام طور پر حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد سے یا خاص انبیاء علیہم السلام سے۔

علماء مفسرین سے دونوں تفسیر مروی ہیں سیدنا شاہ ولی اللہ صاحب، سیدنا شاہ عبدالقادر صاحب کے ترجمہ اور تفسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک یہ عہد بھی عام انسانوں سے لیا گیا گویا ذریاتِ آدم سے دو عہد لئے گئے ایک رب العالمین کی ربوبیت پر، دوسرا انبیاء علیہم السلام کی نبوت پر۔ اس تفسیر کے بموجب عہد کے یاد نہ رہنے کا اشکال یہاں بھی وارد ہوگا جسکے متعلق سرسری طور پر اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ تمام مذاہب متفقہ طور سے اسبات کے مدعی ہیں کہ انکا مذہب خدا نے کسی کے ذریعہ سے اُن پر نازل کیا۔ یہ دوسری بات ہے کہ اس لانے والے کے متعلق اُن کے عقائد میں کثرت افراط و تفریط ہوگئی ہے۔ مثلاً عیسائیوں نے اس لانیوالے کو اللہ کا بیٹا مان لیا۔ ہندو اُن کو اوتار یعنی خداوند عالم کا مظہر قرار دیتے ہیں۔

مگر اسپر جملہ مذاہب کا اتفاق ہے کہ خدا کیطرف سے انسان کی ہدایت کیلئے کوئی بھیجا گیا۔ دہریوں کی تھوڑی سی مقدار کو چھوڑ کر ربوبیت کیطرح سے بعثت اور نزول کا عقیدہ بھی ایک فطری جذبہ بن گیا ہے، لیکن اکابر مفسرین نے اسکو مخصوص عہد قرار دیا ہے جو صرف انبیاء علیہم السلام سے لیا گیا۔

عہد کا حاصل اور مفاد ۔ دو مضمون اس عہد کا لب لباب ہیں۔

(۱) حضرت طاؤس، حسن بصری اور قتادہ رضی اللہ عنہم اس عہد کا حاصل یہ قرار دیتے ہیں۔

اخذ اللہ میثاق النبیین ان یصدق	اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام سے یہ عہد لیا
بعضھم بعضاً۔ (تفسیر ابن کثیر صفحہ ۳۶۶ ج ۲)	کہ ایک دوسرے کی تصدیق کیا کریں گے۔

(۲) سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

ما بعث اللہ نبیاً من الانبیاء الاّ	جس نبی کو بھی خداوند عالم نے مبعوث فرمایا اس سے
اخذ علیہ المیثاق لئن بعث اللہ محمداً	عہد لے لیا کہ اگر انکی زندگی میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث
وھو حی لیؤمنن بہ ولینصرنہ۔ وامرہ	فرمایا گیا تو ضرور بالضرور وہ آپ پر ایمان لائیں گے اور

ان یاخذ المیثاق علیٰ اُمتہ لئن بعث محمد وھم احیاء لیومنن بہ ولینصرنہ (تفسیر ابن کثیر صفحہ ۳۸۶ ج ۲)	اُنکی امداد فرمائیں گے، اور انکو یہ بھی حکم فرمادیا کہ اپنی امت سے بھی اسکا عہد لے لیں کہ اگر انکی زندگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوں تو ضرور ضرور اُنپر ایمان لائیں اور اُنکی تائید و امداد کریں۔

اس آخری مضمون کی تائید دوسری احادیث سے بھی ہوتی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

والذی نفسی بیدہٖ لو اصبح فیکم موسیٰ علیہ السلام ثم اتبعتموہ وترکتمونی لضللتم انکم حظی من الامم وانا حظکم من النبیین۔ (تفسیر ابن کثیر صفحہ ۳۸۶ ج ۲)	قسم اُس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم میں موسیٰ علیہ السلام موجود ہوں اور تم مجھکو چھوڑ کر انکی اتباع کرو تو تم گمراہ ہو جاؤ۔ تم امتوں میں سے میرا حصہ ہو اور میں نبیوں میں سے تمہارا حصہ۔

دوسری حدیث میں ہے۔

واللہ لو کان موسیٰ حیا بین اظہرکم ماحل لہ الا ان یتبعنی (تفسیر مذکور)	خدا کی قسم اگر موسیٰ علیہ السلام تمہارے درمیان میں زندہ ہوں تو انکے لئے صرف یہی شکل جائز ہوگی کہ وہ میری اتباع کریں

علامہ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اسی آخری مضمون کے اعتماد پر نہایت قوت سے بیان کیا کہ آپ تمام انبیا علیہم السلام کے نبی ہیں۔ یوم ازل سے آپ نبی بنائے گئے اور تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت آپکی نبوت ورسالت کا پرتو ہے۔
چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

کنت نبیا وآدم بین الماء والطین	میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام کے پتلے کی مٹی تیار کیجا رہی تھی

اور اگر غور کیا جائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی اَوّلُ مَاخلقَ اللہُ نوری۔ (سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور پیدا کیا) بھی آپکے نبی الانبیاء ہونیکی دلیل ہے کیونکہ اس حدیث کا مفاد یہ ہے کہ

(۱) صفات الٰہیہ کے التفات والعطاف کا سب سے پہلا ثمرہ نور محمدی ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)

(۲) جبکہ باری تعالیٰ عز اسمہ کی ہر صفت کمال ہی کمال ہے۔ تو لامحالہ سب سے پہلی مخلوق کامل اور کمل، اکمل اور افضل ہوگی اور جبکہ نبوت ایک اعلیٰ کمال ہے تو لامحالہ سب سے پہلی مخلوق اس صفت سے بھی موصوف ہوگی۔

لطیفہ:۔ اس نور کا مخصوص وصف حمد تھا چنانچہ حامد، محمود، احمد، محمد، اسکے اسمائے گرامی ہیں اسی کے ہاتھ میں قیامت کے روز لواء حمد ہوگا۔ اور وہی عرش معلیٰ کے نیچے سر بسجود ہو کر ایسی حمد کریگا جسکی نظیر سے سارا عالم خالی ہوگا۔ حمد کے معنی میں

ثنا خوانی، نیاز مندی، خالق کی بارگاہ میں سجدہ ریزی، خشوع خضوع، اپنے رب کے آستانہ پر جبہ سائی، تضرع اور ابتہال شکر اور امتنان - خداوند عالم نے قرآن پاک میں اپنی عادت یہ بتائی ہے -

لئن شکرتم لازیدنکم — اگر تم شکر کروگے تو میں بڑھاؤنگا

اس نور کامل و مکمل کی کامل و مکمل حمد کا اثر تھا کہ سلسلۂ مخلوقات میں وسعت اور پھیلاؤ شروع ہوا۔ قلم، لوح محفوظ، عرش، کرسی، آسمان، زمین، فرشتے، جنات حتی کہ حضرت آدمؑ اور انکی ذریت پیدا ہوئی، نتیجہ کلام یہ کہ ساری کائنات کا مرجع و مرکز یہی نور قدسی تھا۔ اسی کے فیض سے جملہ کمالات جملہ موجودات کا ظہور ہوا، چنانچہ ارشاد ہے -

لولاک لما خلقت الافلاک - اگر آپ نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو (یعنی عالم) کو پیدا نہ کرتا۔

بہرحال جبکہ نور قدسی کائنات عالم کے جملہ کمالات کیلئے اصل ہوا تو انبیاء علیہم السلام کی نبوت، رسل علیہم السلام کی رسالت اولیاء اللہ کی ولایت کی اصل بھی وہی نور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوگا یہی باعث ہے کہ آپ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے سے نبی تھے۔ اور یہی باعث ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام سے آپکی نبوت پر عہد لیا گیا - اور یہی سبب ہے کہ آپ خاتم الانبیاء ہوئے کیونکہ تخم اگرچہ اصل کے لحاظ سے مقدم ہوتا ہے، مگر اپنے ظہور کے لحاظ سے درخت کے برگ و بار، ٹہنیوں، شاخوں، پھول اور کلیوں غرض درخت کی تمام ہی چیزوں سے موخر ہوتا ہے - یہی سبب ہے کہ شب معراج میں آپ تمام انبیاء علیہم السلام کے امام بنائے گئے اور پھر اس درجۂ اعلیٰ تک پہنچے جہاں تک کائنات کا کوئی فرد نہ کبھی پہنچ سکا نہ پہنچ سکیگا۔ یہی سبب ہے کہ قیامت کے روز آپ جیسے شفیع المذنبین ہوں گے اسی طرح آپ شفیع الانبیاء بھی ہونگے -

صحیح حدیث شریف میں وارد ہے کہ جب مخلوقات ایک دراز عرصہ تک میدان حشر میں سرگرداں رہ چکیں گے اور اب تک انکا حساب و کتاب بھی شروع نہ ہوا ہوگا تو وہ اسکی کوشش کریں گے کہ کوئی مقبول بارگاہ یہی دعا کردے کہ حساب جلد شروع ہوجائے وہ اس سفارش کیلئے تمام انبیاء علیہم السلام کے پاس جائیں گے مگر یکے بعد دیگر جملہ انبیاء علیہم السلام اس خدمت کی بجا آوری سے معذرت کردیں گے - بالآخر وہ سید الانبیاء رحمۃ للعالمین کی بارگاہ رسالت میں حاضر ہونگے آپ اسوقت بارگاہ رب صمد میں سر نیاز خم فرماکر وہ حمد کریں گے کہ سارا عالم اسکی نظیر سے عاجز ہوگا۔ تب ارشاد ربانی ہوگا یا محمد ارفع راسک سل تعطہ اشفع تشفع - اے محمد اپنا سر اٹھا مانگو عطا کیے جاؤ گے شفاعت کرو تمہاری شفاعت...

حضور کی یہ شفاعت تمام ہی انسانوں کیلئے عام ہوگی اسکے بعد آپکی شفاعت وقتاً فوقتاً اپنی امت کیلئے ہوگی بہرحال آپ نہ صرف شفیع المذنبین ہیں بلکہ آپ شفیع الانبیاء، شفیع عالم بھی ہیں کیوں نہوں آخر رحمۃ للعالمین ہیں ارشاد ربانی ہے - وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین -

(باقی)

اصحابِ صفہ رضی اللہ عنہم اجمعین

وجہ معاش۔ یہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ مدینہ طیبہ کی آبادی چند ہزار سے زیادہ نہ تھی، طرز زندگی عموماً سادہ تھا، پارچہ بافی کی صنعت اگرچہ کافی ترقی کر چکی تھی، مگر اس صنعت میں مدینہ والوں کا کوئی خاص حصہ نہ تھا، یمن وغیرہ میں یہ صنعت ترقی پر تھی، مگر مدینہ طیبہ کے عام باشندے زراعت پیشہ تھے، عام طور سے اپنا کام خود ہی کرتے تھے، یہودیوں کے ہاتھ میں تجارت تھی۔ اور سودی کاروبار کے ذریعہ سے وہ مہاجن بنے ہوئے تھے، مختصر یہ کہ کسی پردیسی کے لئے ذریعہ معاش کا مہیا ہونا بہت ہی دشوار تھا۔ اصحاب صفہ جو پردیسی تھے نہ زراعت کیلئے اُن کے پاس زمین تھی نہ تجارت کیلئے روپیہ، اُن کیلئے ذریعہ معاش معمولی مزدوری کے علاوہ کچھ نہ تھا مگر بحالاتِ مذکورہ اسکا میسر آنا بھی مشکل۔

مزدوری کا طریقہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی زندگی کا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں اس سے مزدوری اور اُجرت کے طرز پر ایک روشنی پڑ جائے گی۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ موسم سرما کی شدت آفتاب کی شعاعوں کو بھی لرزاں بنائے ہوئے ہے، گھر کے گوشوں میں اگر کوئی پھٹا پرانا کپڑا ہوتا تو اسکو پہن ہی لیتا، مگر یہاں برہنگی کے سوا کچھ نہیں۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں سب طرف تلاش کیا ایک کھال کے سوا کچھ نہ تھا میں نے اُسی کو اُٹھالیا اور بیچ میں سے کاٹ کر گلے میں ڈال لیا دونوں پلّوں کو جو آگے اور پیچھے لٹک رہے تھے بدن سے پیوست کرنے کیلئے کھجور کے پتوں کی رسّی بٹ کر کمر پر باندھ لی۔ جب اسطرح سردی سے کچھ نجات ملی تو شکم پری کی فکر ہوئی، کئی وقت گذر گئے تھے، فاقہ پر فاقہ تھا، اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم مبارک میں کچھ ہوتا تو یقیناً کھالیتا مگر وہاں بھی یہی حالت تھی میں گھر سے نکلا، باغات کی طرف گیا، ایک باغ کے اندر چہار دیواری کی دیوار سے جھانکنے لگا۔ وہاں ایک یہودی کنوئیں پر کھڑا ہوا چرخی سے پانی بھر رہا تھا اور درختوں کو سینچ رہا تھا، مجھے دیکھ کر پکارا، او اعرابی! (دیہاتی) کیا بات ہے کیا مزدوری کریگا؟ ایک ڈول بھردو اور ایک کھجور لے لو۔

سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ، بہت اچھا دروازہ کھولو۔ یہودی نے دروازہ کھولدیا، میں اندر پہنچا

پانی بھرنا شروع کیا۔ ایک ڈول کھینچ لیتا اور ایک کھجور لے لیتا یہاں تک کہ مٹھی بھر کھجور ہو گئے میں نے کہا بس کافی ہیں، میں نے ڈول چھوڑ دیا کھجور کھائے، پانی پیا، خدا کا شکر ادا کیا اور قبلہ برکات وسعادت، بارگاہِ رسالت (صلی اللہ علی صاحبہا) کیطرف چلدیا۔ دیکھا کہ رسالتمآب سید المرسلین مسجد میں رونق افروز ہیں۔ (ترمذی شریف)

سوال کی ممانعت ذرائع معاش کی یہ تنگی اور پھر امتحان پر امتحان یہ کہ سوال حرام۔ حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ خاص طور سے اسی پر بیعت لی کہ کسی سے کچھ نہ مانگو گے۔ ان معاہدہ کرنیوالوں کی یہ حالت تھی کہ اگر اونٹ پر سوار ہیں اور کوڑا گر گیا تو اونٹ ٹھہراتے، اترتے، کوڑا خود اٹھاتے، مگر یہ گوارا نہ تھا کہ برابر کے آدمی سے کہدیں کہ کوڑا اٹھادو۔ (ترمذی شریف)

اگرچہ عام لوگوں کیلئے بعض بعض صورتوں میں سوال جائز ہے۔ مگر یہ حضرات وہ تھے کہ جواز کی صورت میں بھی انکو شبہ اور احتمال رہتا احتیاط اور تقویٰ اسی میں یقین کرتے کہ دستِ سوال کسی حالت میں بھی دراز نہ کیا جائے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ایک حدیث ہم مکرر ذکر کرتے ہیں کہ ایکمرتبہ آپ کتان کے دو کپڑے زیب تن کئے ہوئے تھے، انہیں میں سے ایک میں ناک صاف کرکے فرمانے لگے، خوب، خوب، ابوہریرہ آج تم کتان میں ناک صاف کرتے ہو، تم ہی تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر سے لیکر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ تک (چند قدم)، نہ چل سکتے تھے۔ بیہوش ہو کر گر جاتے تھے آنے والے آتے گردن پر پاؤں رکھتے، خیال کرتے مرگی ہے۔ حالانکہ مرگی نہ تھی۔ بھوک تھی۔ (صفہ ۲۷۶ جمع الفوائد ج۲)

تم نے دیکھا بھوک کی کسقدر شدت ہی گرسنگی نے اعضا کو کسدرجہ معطل کر دیا، مگر واہ رے خودداری، واہ رے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی اتباع کہ کوئی یہ نہیں سمجھ سکتا کہ بھوک ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنا ایک واقعہ بیان فرمایا کرتے تھے۔ اس کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوگا کہ یہ حضرات سوال سے کسدرجہ احتیاط کیا کرتے تھے نیز حضراتِ اصحابِ صفہ کی وجہ معاش پر بھی روشنی پڑیگی۔

اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں بھوک کی شدت میں اپنا جگر زمین پر ٹیک دیا کرتا تھا، میں پیٹ پر پتھر بھی باندھا کرتا تھا ایک روز میں راستہ پر بیٹھ گیا جہاں سے سب حضرات کا گذر ہوتا تھا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تشریف لائے، میں نے آپ سے ایک آیت کی تفسیر دریافت کی۔ میرا مقصد یہ تھا کہ شاید وہ مجھے اپنے ساتھ لیجائیں مگر آپ کو اسطرف توجہ نہوئی۔ پھر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ تشریف لائے میں نے آپ سے بھی اسی غرض سے آیت دریافت کی، مگر جو میرا مقصد تھا اسکا آپکو بھی کچھ خیال نہوا، اسکے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپنے مجھے

دیکھا تو تبسم فرمایا۔ چہرہ پر نظر ڈالتے ہی بات سمجھ گئے۔ ارشاد فرمایا ابو ہریرہ۔ میں نے عرض کیا لبیک یارسول اللہ "آؤ!" یہ فرماکر آپ آگے بڑھ گئے۔ میں پیچھے ہولیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دولت سرا میں تشریف لیگئے اور مجھے بھی داخلہ کی اجازت مرحمت فرمائی، میں اندر حاضر ہوا۔ سرورِ عالم نے وہاں ایک پیالہ دودھ کا رکھا ہوا دیکھا، اہلِ خانہ سے دریافت کیا یہ کہاں سے آیا جواب دیا گیا کہ فلاں صاحب نے بھیجا تھا۔ اسکے بعد حکم ہوا۔ ابوہریرہ جاؤ تمام صفہ والوں کو بلالاؤ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے یہ ناگوار ہوا میں دلمیں کہنے لگا کہ ایک پیالہ دودھ ہے میرے لئے بھی کافی نہ ہوگا۔ تمام اہل صفہ کو طلب فرمایا جارہا ہے، مگر ارشادِ گرامی کی تعمیل ضروری تھی، میں گیا تمام صفہ والوں کو بلالایا۔ ارشاد ہوا ابوہریرہ پیالہ لو اور ایک ایک کو پلاتے چلو، میں اگرچہ حیران تھا مگر خدا کے مقدس رسول کی اطاعت سو جان سے لازم تھی، میں نے تعمیل کی پلانا شروع کیا، خدا کی قدرت سب ہی نے باری باری سیر ہوکر دودھ پی لیا آخر میں میں پیالہ لیکر حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے پیالہ لیا دستِ مبارک پر رکھا میری طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور مسکرا کر فرمایا ابوہریرہ بس میں اور تم رہ گئے، میں نے عرض کیا درست یارسول اللہ۔ ارشاد ہوا بیٹھ جاؤ اور پیو میں بیٹھ گیا اور پیا ارشاد ہوا اور پیو میں نے اور پیا، فرمایا اور پیو میں نے اور پی لیا۔ ارشاد ہوا اور پیو میں نے عرض کیا اب کہیں جگہ نہیں رہی، ارشاد ہوا اب مجھے دو آپ نے وہ پیالہ لیا اور سب کا جھوٹا بچا ہوا نوش جان فرمایا۔ (بخاری شریف ترمذی شریف وغیرہ)

اس حدیث سے آپنے اندازہ فرمالیا کہ اپنی بھوک اور افلاس کو چھپانے میں یہ حضرات کسقدر احتیاط سے کام لیا کرتے تھے۔

بہرحال یہ حضرات وہ تھے جن کے پاس کوئی ذریعۂ معاش نہیں تھا اب اگر کوئی صورت مزدوری کی ہوجاتی تو اسکو کرلیتے ورنہ فاقوں پر فاقے کیا کرتے۔ اسی باعث ان حضرات کو متوکلین کہا جاتا تھا، مگر متوکلین کے لفظ سے آپ یہ دھوکا ہرگز نہ کھائیں کہ آجکل کے متوکلین کیطرح ہاتھ پیر توڑ کر اپنی زندگی کا مدار خیرات صدقات یا سوال پر کرلیا تھا۔ بلکہ توکل کے یہ معنی کہ اُن کے پاس قابلِ اعتبار کوئی ذریعۂ معاش نہ تھا، نیز ان کیلئے جائز نہ تھا کہ یہ اپنے لئے جمع رکھ سکیں جو کچھ اُن کے پاس تھا اسکا خرچ کرنا ان حضرات پر ضروری تھا۔

اصحاب صفہ کے توکل کی توضیح دیکھو صـ ۱۹۲ ۲۷۶ از بنالولبر۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ)

اصحاب صفہ کون کون حضرات تھے

از حضرت مولانا محمد شفیع صاحب سہسرامی استاذ جامعہ عثمانیہ معینیہ اجمیر شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

ابو ثعلبہ خشنی آپ کا اسم گرامی علماء مختلف بیان کرتے ہیں۔ حافظ ابن عبد اللہ نے جرثوم بن جرہم لکھا ہے بیعۃ الرضوان، فتح خیبر میں شریک تھے، حسب فرمانِ نبوی اپنی قوم میں تعلیماتِ اسلامی کی نشر و اشاعت میں نہایت سرگرمی سے کام کیا چنانچہ آپکی جد و جہد کامیاب ہوئی اور ساری قوم دائرۂ اسلام میں داخل ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، معاذ بن جبل ابو عبیدہ بن جراح سے روایت کرتے ہیں۔ ابو ادریس خولانی، ابو اسلم شعبانی، سعید بن مسیب، عطاء بن یزید اللیثی، ابو قلابہ، مکحول شامی وغیرہ محدثین آپ سے روایت کرتے ہیں۔ الذی یدرک صیدہ بعد ثلاث فلیاکلہ الا ان ینتن[1] آپنے رفعاً روایت کی ہے۔ آپکی وفات کا عجیب و غریب قصہ ہے۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ مجھے موت کی شدت و تکالیف نہیں اُٹھانی پڑیں گی، چنانچہ آپکی پیشینگوئی پوری ہوئی، ایک رات سجدہ کی حالت میں اچانک روح پرواز کر گئی۔ آپ کی صاحبزادی نے خواب دیکھا کہ والد صاحب کا انتقال ہو گیا، گھبرا کر انھیں دریافت کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ نماز میں مشغول ہیں، جا کر آواز دی، ہلایا معلوم ہوا کہ طائرِ روح پرواز کر چکا ہے۔ ۷۵ھ میں وفات ہوئی۔

۲۔ واثلہ بن الاسقع، کنیت ابو محمد، غزوہ تبوک سے قبل ہی حلقہ بگوشِ اسلام ہو چکے تھے، تبوک میں شریک تھے، تین سال تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ فیضدرجت میں رہ کر علوم و فنون کی تحصیل کی۔ ابن عبد اللہ وغیرہ محدثین نے اہل صفہ میں شمار کیا ہے۔ اوّلاً بصرہ پھر شام میں سکونت اختیار کی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو مرثد غنوی۔ ابو ہریرہ، ام سلمہ سے حدیثیں روایت کرتے ہیں ابو ادریس خولانی، مکحول، عریف بن عیاش الہی وغیرہ آپ سے احادیث کی روایت کرتے ہیں، غزوات دمشق حمص وغیرہ میں شریک تھے ۸۵ھ یا ۸۳ھ میں عبد الملک کے عہدِ خلافت میں ۹۸ سال کی عمر میں وفات ہوئی۔

۳۔ مقداد بن اسود، کنیت ابو الاسود۔ قدیم الاسلام ہیں جنگِ بدر میں صرف آپ ہی سوار تھے، شجاعت

---

[1] جو شخص اپنا شکار تین روز بعد پائے وہ اسکو کھا سکتا ہے، مگر اس صورت میں کہ بدبو پیدا نہ ہو جائے (شکار کے متعلق تفصیلی احکام دینیات کے سلسلہ میں آئیں گے انشاء اللہ) ادارہ

ونجابت میں آپکے فضائل وکمالات معروف ومشہور ہیں ذیل کا فقرہ بدر میں آپ ہی نے ارشاد فرمایا ہے جس کے حرف حرف سے شہامت وبسالت نمودار ہوتی ہے۔ واللہ یا رسول اللہ ما نقول لک کما قالت بنو اسرائیل موسیٰ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھاھنا قاعدون ولکن نقاتل عن یمینک وعن شمالک ومن امامک ومن خلفک۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثیں روایت کی ہیں۔ حضرت علی، انس بن مالک، عبید اللہ بن عدی وغیرہ جیسے مقتدایان علم وفضل آپ سے روایت کرتے ہیں۔ زر بن حبیش نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ سب سے پہلے اسلام کا اظہار سات شخصوں نے کیا۔ اُن میں سے ایک حضرت مقدادؓ بھی ہیں۔ آپکے مناقب بہت ہیں آپ ان مخصوص صحابہ سے ہیں جنکی محبت والفت پر دیگر صحابہ مامور تھے، مدینہ منورہ سے تین میل فاصلہ پر مقام جرف میں عمر کی ستر منزلیں طے کرنے کے بعد ۳۳ھ میں وفات پائی۔

نضلہؓ بن عبید السلمی، کنیت ابو برزہ۔ قدیم الاسلام ہیں، فتح مکہ میں شریک تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صدیق اکبرؓ سے حدیث روایت کرتے ہیں۔ مغیرہ، ابو المنہال ریاحی، ابو عثمان نہدی، حسن بصری وغیرہ اکابر آپسے حدیث روایت کرتے ہیں۔ امام بخاری کا بیان ہے کہ نضلہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ سات غزوات کئے۔ عبد الملک بن مروان کے عہد خلافت میں تقریباً ۶۰ھ میں وفات ہوئی، حافظ بن عبد اللہ نے تاریخ وفات ایام یزید بن معاویہ لکھا ہے۔

مسطحؓ بن اثاثہ۔ قرشی مطلبی ہیں۔ مسطح لقب ہے۔ اسم گرامی عوف ہے۔ کنیت ابو عباد، بدر میں شریک ہوئے۔ استیعاب میں آپکی والدہ سلمیٰ بنت صخر بن عامر کو صدیق اکبرؓ کی خالہ زاد ہمشیر لکھا ہے۔ مگر بخاری جلد ثانی سے معلوم ہوتا ہے کہ سلمیٰ صدیق اکبرؓ کی خالہ تھیں۔ مسطح نے افک عائشہؓ میں حصہ لیا اسلئے حد قذف لگائی گئی۔ صدیق اکبرؓ نے بوجہ قرابت اور غربت کچھ روزینے مقرر کر دیئے تھے معاملہ افک کیوجہ سے آپنے مقررہ وظیفہ بند کر دیا تھا اور قسم کھائی تھی کہ آئندہ کبھی کوئی خرچ مسطح کو نہ دونگا۔ اسپر یہ آیت نازل ہوئی لا یاتل اولو الفضل منکم غفور رحیم۔ صدیق اکبرؓ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کی مغفرت کو محبوب رکھتا ہوں، چنانچہ سابق وظیفہ بحال فرمایا۔ ۵۶ سال کی عمر میں ۳۴ھ میں وفات پائی۔ بعض اہل سیر کا بیان ہے کہ جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ہمراہ شریک تھے۔ اور وفات ۳۷ھ میں ہوئی۔

مسعودؓ ابن الربیع القاری، کنیت ابو عمیر۔ قدیم الاسلام ہیں دار ارقم میں داخل ہونے سے قبل مکہ میں

مشرف باسلام ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبید بن تیہان سے آپکا بھائی چارہ کرا دیا تھا، بدر میں شریک تھے۔ ابو معشر اور امام واقدی کا بیان ہے کہ کچھ اوپر ساٹھ سال کی عمر میں ۳۰ھ میں وفات پائی

معاویہؓ ابن الحکم السلمی۔ آپ سے صرف ایک حدیث کہانت بدشگونی وغیرہ کی مذمت میں مرفوعاً مروی ہے، حافظ ابن حجر عسقلانی نے یحییٰ ابن کثیر سے دوسری حدیثیں بھی تخریج کی ہیں۔ کثیر، عطاء بن یسار، ابو سلمہ بن عبد الرحمن وغیرہ کاملین آپ سے احادیث بیان کرتے ہیں۔

معاذؓ بن الحارث الانصاری، طبری نے آپکی کنیت ابو الحارث لکھی ہے مگر مشہور ابو حلیمہ ہے خندق میں شریک تھے۔ حضرت فاروقِ اعظم نے آپکو صلوٰۃ تراویح کا امام مقرر کیا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ابو بکر، عمر، فاروق، عثمان غنی رضی اللہ عنہم اجمعین سے روایت کرتے ہیں۔ نافع مولی ابن عمر عمران بن ابی انس، سعید مقبری وغیرہ اجلہ تابعین آپ سے حدیث روایت کرتے ہیں ۶۹ سال کی عمر پاکر واقعہ حرہ ۶۳ھ میں شہید ہوئے۔

ابو رزینؓ، نام لقیط۔ سلسلۂ نسب یہ ہے لقیط بن عامر بن بن عبد اللہ بن منتفق بن عامر بن عقیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثیں روایت کی ہیں۔ عاصم بن لقیط وکیع بن عدس، عبد اللہ بن عیاض وغیرہ علماء عظام نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں الذی یمایا بین یدی اخیه وھو یصلی متعمداً یتمنیٰ یوم القیامة لوکان شجرۃ یابسة مرفوعاً آپ سے مروی ہے۔

کعبؓ بن عمرو، کنیت ابو الیسیر، بدری ہیں۔ ۲۰ سال کی عمر میں عقبہ بدر میں شریک ہوئے جنگِ بدر میں آپ ہی نے حضرتِ عباس کو قید کیا تھا۔ صفین میں حضرت علی کیساتھ تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرتے ہیں۔ آپکے صاحبزادے عمار اور عبادہ بن ولید، عمر بن الحکم۔ ربعی بن حراش وغیرہ کاملین آپ سے روایت کرتے ہیں۔ بدری صحابہ میں سب سے پیچھے ۲۰ اکہتریس سال کی عمر میں ۵۵ھ میں وفات پائی تہذیب التہذیب اور تقریب التہذیب دونوں میں آپکی عمر ایک صد سے زائد بتائی گئی ہے، مگر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ جب عقبہ اور بدر میں ۲۰ سال کی عمر تھی تو اسقدر زمانہ وفات کے وقت کسطرح زائد ہوگیا۔ علمہ اتم۔

(باقی آئندہ)

تاریخ اسلام

تاریخ اسلام کا عبرت آموز درس

"احسان و وفا کا نظارہ حمیت اور مصیبت کی ایک مثال"

از خامۂ استاذ العلماء سید نا حضرت مولانا الحاج العلامۃ الحافظ محمد اعزاز علی صاحب امروہوی شیخ الفقہ والادب دار العلوم دیو بند

مدینہ کی اصلی اور قدیمی آبادی اوس اور خزرج دو خاندانوں پر منقسم تھی مگر یہ دونوں خاندان پشتہا پشت سے ایکدوسرے کے دشمن تھے، اس کہنے میں کچھ زیادہ مبالغہ نہیں ہے کہ یہ دونوں خاندان شب و روز جنگ میں اور اپنے مخالف کو تباہ کر دینے کی فکر میں مصروف رہا کرتے تھے ان کی باہمی آویزش کی تھوڑی سی جھلک علامہ شیخ زادہ کے ان الفاظ میں ملتی ہے

کان بین الاوس والخزرج عداوۃ قدیمۃ یحاربون بسببہا تارات ولا یخلون عن المقاتلات وتخریب الدیار واھلاک المواشی واسر بعضھم بعضا واجلاء الغالب المغلوب عن اوطانھم	[illegible]	اوس اور خزرج کے دونوں خاندانوں میں زمانۂ قدیم سے جنگ جاری تھی جسکی وجہ سے بسا اوقات خونریزیاں ہوتی تھیں، آبادیاں ویران کیجاتی تھیں جانور ہلاک کئے جاتے تھے ایک جماعت دوسری جماعت کے لوگوں کو قید کرتی تھی نیز یہ کہ غالب اور فتحمند جماعت مغلوب اور مفتوح

مدینہ منورہ میں ایک جماعت ایسی بھی تھی جو مدینہ منورہ کی قدیمی جماعت نہ سمجھی جاتی تھی بلکہ یہ لوگ ملک شام وغیرہ کے آئے ہوئے یہودی تھے جو کئی پشتوں سے مدینہ ہی میں رہنے لگے تھے۔

اس جماعت کے بھی دو حصے تھے۔ ایک کا نام بنو نضیر دوسرے خاندان کا نام بنو قریظہ تھا، یہ دونوں جماعتیں باہم شیر و شکر تھیں، مدینہ کے اصلی باشندے اوس اور خزرج یا باہمی جنگ میں مصروف رہتے تھے یا جنگ کی تیاری میں۔ اسلئے جنگ کا زمانہ تو قتال کا زمانہ تھا ہی۔ التوائے جنگ کے زمانہ میں بھی وہ اسلحہ جنگ کی

کی فراہمی اور فوج کی زیادتی میں جان توڑ کوششیں کرتے تھے۔

قبیلہ اوس کے چند ہوشیار لوگوں نے مشورہ کیا کہ اگر ہم یہود کو اپنے ساتھ ملالیں تو ہماری قوت میں پورا اضافہ ہوجائیگا۔ اس مشورہ کی تمام اہل عقل نے تصویب کی مگر بعض نے یہ بھی کہدیا کہ یہود میں بعض اہل الرائے بھی ہیں، ایسا نہ ہو کہ سبکو ساتھ ملانے کی کوشش میں سمجھدار لوگ یہ کہکر علیحدہ ہوجاویں کہ تم لوگوں کی باہمی خاندانی جنگ میں ہم کیوں شرکت کریں اسلئے اولاً بنی قریظہ کو اپنے ساتھ ملاؤ اُنکی شرکت کے بعد بنونضیر خود ہی شریک ہوجاویں گے۔ اور اگر خود شریک نہ ہوئے تو ہم ان کو سمجھاکر شریک کرلیں گے یہ تجویز پسند کی گئی اور قبیلہ اوس نے بنو قریظہ پر ڈورے ڈالنے شروع کئے اور خلاف توقع بنو قریظہ بہت ہی آسانی کیساتھ اپنے دوسرے ساتھیوں (بنونضیر) کے مشورہ کے بغیر قبیلہ اوس کے معاون ہوگئے۔

قبیلہ خزرج کو یہ خبر پہنچی تو انکو یقین ہوگیا کہ قبیلہ اوس کی قوت اب اسقدر بڑھ گئی کہ اگر ہم نے اسکے مقابلہ میں بنونضیر کو اپنے ساتھ نہ ملالیا تو یقیناً ہم ہمیشہ شکست پر شکست کھایا کریں گے اور اسکا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ یا تو قبیلہ اوس کے ماتحت ہوکر رہنا ہوگا کہ وہ جو چاہیں کریں ہم برداشت کریں اور یا مدینہ چھوڑ کر کسی دوسری جگہ کو آباد کرنا ہوگا۔

قبیلہ اوس ابھی اس خوشی ہی میں مشغول تھا کہ ہماری قوت بڑھ گئی اور اس خوشی میں اچانک اُنکی توجہ بنونضیر کیطرف ہونے بھی نہ پائی تھی کہ قبیلہ خزرج نے بنونضیر کو اپنی چکنی چپڑی باتوں سے اپنے ساتھ ملالیا، اس صورت سے گویا دونوں خاندانوں کی قوت پھر مساوی ہوگئی

قوت کی اس مساوات کے بعد فتح و شکست کسی ایک خاندان کی میراث نہ رہی۔ جسطرح عام طریقہ پر دو مساوی قوتیں جنگ کرتی ہیں اور کبھی یہ غالب ہوجاتی ہے وہ مغلوب ہوجاتی ہے اور کبھی وہ غالب اور یہ مغلوب ہوجاتی ہے، یہی طریقہ یہاں بھی جاری رہا۔ بنو قریظہ اور بنونضیر اپنے اپنے معاہدوں کے پابند تھے۔ اور باوجودیکہ اُن کے آپس میں اتحاد بھی تھا۔ لیکن جنگ کرتے تو بنو قریظہ قبیلہ اوس کا اور بنونضیر قبیلہ خزرج کا ساتھ دیتے تھے۔

شکست ہو یا فتح بسا اوقات بنو قریظہ کے بعض جنگجو سپاہیوں کو فریق مخالف قید کرلیتا تھا، اور اسی طرح بنونضیر کے سپاہی قبیلہ اوس کی حراست میں آجاتے تھے۔ یہاں تک تو وعدے کی پابندی تھی، جنگ سے فارغ ہونے کے بعد اتحاد باہمی کی رعایت سے بنو قریظہ تاوان جنگ اداکرکے بنونضیر کو آزاد

کراتے تھے، اور اسی طرح بنو نضیر بھی فدیہ دیکر بنو قریظہ کو رہائی دلاتے تھے - اس صورت سے معاہدہ کی پابندی بھی ہوگئی اور اخوت و قرابت کی مراعات بھی - ؎

رات کو بادہ کشی صبح کو توبہ کرلی   رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

اسی طرز کو وصف ممدوح قرار دیکر ایک جاہلی شاعر کہتا ہے -

حین نقتلکم علیکم   ونقتلکم کانا لا یبالی

ہم جب تمہیں مار چکتے ہیں تو روتے ہیں -   اور تمہیں قتل اسطرح کرتے ہیں کہ گویا کچھ پرواہی نہیں

قبیلہ اوس و بنو قریظہ اور قبیلہ خزرج و بنو نضیر کی اس پارٹی بندی پر زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ جنگ بعاث جو زمانۂ جاہلیت کی مشہور جنگ ہے پیش آگئی - قبیلہ اوس نے کچھ ایسی پامردی اور ثابت قدمی کیساتھ جم کر جنگ کی کہ ہزار ضبط و کوشش کے باوجود خزرجی لوگوں کے قدم اُکھڑ گئے - اور انہیں کیساتھ بنو نضیر بھی میدان چھوڑ کر بھاگے -

ثابت بن قیس جو قبیلہ خزرج کے ایک فرد تھے گرفتار تھے اور بنو قریظہ کے ایک بوڑھے رئیس، زبیر بن بطا کے حصہ میں آئے - زبیر یہودی تھا، بوڑھا تھا مگر ساتھ ہی ساتھ فطری طور پر رحم دل تھا - ثابت کی نوجوانی پر رحم آیا نہ قتل کیا نہ غلام بنایا نہ تاوان جنگ کے طور پر مال یا فدیہ لیا، بطور نشانی کے سر کے سامنے کے بال کاٹ کر چھوڑ دیا اور ثابت پھر اپنے خاندان میں آگئے -

جس زمانہ کا ذکر ہم اس وقت کرنا چاہتے ہیں یہ وہ زمانہ ہے کہ فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آبائی وطن (مکہ مکرمہ) کو چھوڑ کر مدینہ منورہ تشریف لے آئے ہیں اور اگر ایکطرف انصار نے آپ کی خاطر داری مدارات اور حفاظت، جاں نثاری میں نہ جانوں کی پرواہ کی ہے نہ مال کی تو دوسری طرف یہودیوں کی جماعت بھی ہے جو ہر وقت اس فکر میں ہے کہ کسی طرح کوئی ایسی صورت نکلے کہ مدینہ منورہ میں ایک بچہ بھی اسلام کا نام لیوا نہ رہے -

یہ صحیح ہے کہ اہل مکہ نے مٹھی بھر مسلمانوں کے ستانے میں کوئی دقیقہ بھی باقی نہ رکھا، مگر وہ لوگ پھر بھی شریف الطبع تھے، اذیتیں پہنچاتے تھے، استہزاء کرتے تھے خونریزی کیلئے بھی آمادہ تھے، یہ سب کچھ تھا اور بہت زیادہ تھا حد سے زائد تکلیف دہ تھا لیکن جو کچھ تھا طشت از بام تھا، کھلم کھلا تھا، دشمن تھے مگر کھلے طریقہ پر تھے، اذیتیں پہنچاتے، تکلیفیں دیتے تھے مگر ضعفاء اسلام کو پہلے سے معلوم تھا کہ ان لوگوں کی

ہم کو تکلیف پہنچے گی، دھوکا نہ تھا، خداع نہ تھا، چالبازی، سیاسی حرامکاری کی آمیزش اور آویزش سے معاملات پاک و صاف تھے"۔

مدینہ کے یہود مسلمانوں کے مقابلہ میں اپنی طاقت وقوت کا صحیح اندازہ کرچکے تھے اسلئے وہ کھلے طریقہ پر مسلمانوں کو اور مسلمانوں کے آقا کو نقصان پہنچانے کی سعی نہ کرسکتے تھے اور چونکہ طبیعت انسانی کمالات سے عاری تھی اسلئے اندرونی سازشوں، دسیسہ کاریوں کے ناپاک حربوں سے کام لیتے تھے، اور اپنی اس دناءت میں اسدرجہ پر پہنچ گئے تھے کہ نہ انکا کوئی قول قابل اعتبار رہا تھا نہ فعل، نہ اُن کے عہد پر اعتماد تھا نہ اُنکی قسم کا اعتبار۔

اگر چشم بصیرت سے ہمارے زمانہ کے دوستوں کو دیکھا ہوگا تو تم نے ایسے بہت سے احباب دیکھے ہونگے کہ جب وہ سامنے آتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہماری دوستی میں محبت ومودت میں از سر تا قدم ڈوبے ہوئے ہیں لیکن اگر انکے ان بہتانات واقوال کو سنو جو تمہارے پیچھے تمہارے اوپر ہوتے ہیں، ان حرکات خبیثہ کو دیکھو جو تمہاری تحقیر وتذلیل کیلئے کرتے ہیں تو یقیناً انگشت بدنداں ہوجاؤ اور تعجب کرو کہ آیا یہ وہی زبانیں ہیں جو تمہارے سامنے صرف دھوکا دینے کی غرض سے خوشامدانہ اور ابلیسانہ طریقہ پر تمکو کمالات انسانیہ کا جامع کہتے اور اسپر قسمیں کھاکر تمکو اپنے عقیدہ کا یقین دلاتے تھے یا یہ تمہارے وہ دشمن ہیں جن کے قلوب تمہاری عداوت میں نعل در آتش ہیں۔

میں کہتا ہوں مجھ کو کہنے کی اجازت دیجئے "کہ اس قسم کے بہام صفت انسان مذکورہ بالا یہودیوں کی روحانی اولاد ہیں اور مجھ کو تعجب ہے کہ خود ان کے قلوب اُنکی زبانوں پر ملامت نہیں کرتے۔

مگر افسوس کہ یہ نفاق، یہ دورخی پالیسی، لسان اور خیال کا یہ اختلاف آجکل عیب نہیں بلکہ ایک وصف ممدوح بن گیا ہے۔ اسپر فخر کیا جاتا ہے اور دوسروں سے مدح کی اُمید کی جاتی ہے ع

محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہوجائے گی

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

از محمد میاں، رکن ادارہ

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

خلافت سے پیشتر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمات

اسلام صراط مستقیم پر ایثار اور جد وجہد کا دوسرا نام ہے مومن کے متعلق حضرت حق جل مجدہ کا ارشاد ہے

ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم	اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے اُنکی جانیں
واموالھم بان لھم الجنۃ۔	اور ان کے مال جنت کے عوض میں خرید لئے
یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون و	ہیں یہ لوگ اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے ہیں
یُقتلون۔	مارتے ہیں اور مارے بھی جاتے ہیں۔

اسلام نے قسمیں دے دے کر چار چیزوں کا مطالبہ ایک ساتھ کیا ہے اور اُن کے بغیر انسان کو خائب اور خاسر قرار دیا ہے یعنی۔ ایمان[۱]، عمل نیک[۲]۔ تعلیم[۳] صداقت، اور تعلیم استقامت،

والعصر ان الانسان لفی خسر۔ الا	[illegible]	قسم ہے عصر کی بیشک تمام ہی انسان نقصان
الذین آمنوا وعملوا الصالحات وتواصوا		میں ہیں مگر وہ جو، ایمان لائے، نیک کام کئے
بالحق وتواصوا بالصبر۔		اور آپس میں وصیت کی سچے دین کی اور ایکدوسرے کو

اسلام نے ملتِ اسلامیہ کے ظہور کی غرض ہی نوع انسان کی خیرخواہی قومی اور بین الاقوامی اصلاح قرار دی ہے اور اسی بنا پر اس امت کو خیر الامم بتایا ہے۔ ارشاد ہے۔

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس۔	کوئی بھی ایسی جماعت جو نوع انسان کے فائدہ کیلئے پیدا کیگئی ہو تم اُن سب سے بہتر ہو
تامرون بالمعروف وتنھون عن	اچھی باتوں کا حکم کرتے ہوئے، بُری باتوں سے روکتے ہو۔ اللہ
المنکر وتومنون باللہ	پر ایمان لاتے ہو[۱]

---

[۱] اس آیت میں چند باتیں خاص طور پر قابل لحاظ ہیں (۱) تبلیغ کو لفظ حکم اور نہی سے تعبیر کیا گیا ہے جو ذی اقتدار جماعت کا شیوہ ہے جس سے واضح طور پر یہی ایما ہوتا ہے کہ (الف) صاحب اقتدار یعنی حکم کا مالک ہونا اس جماعت کا اولین (بقیہ صفحہ ۳۰ پر دیکھیے)

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فطری اور طبعی صلاحیت ابن دغنہ کے اس قول سے ثابت ہوئی جو بروایت بخاری شریف پہلے تفصیل کیساتھ گذرا۔ چنانچہ اسلام لاتے ہی آپ ایمانِ کامل کی تصویر اور اسلامِ مکمل کا پیکر بن گئے اور اگرچہ ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عام اور علانیہ دعوت و تبلیغ کا حکم نہ ہوا تھا، مگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خفیہ طور پر تبلیغ، اصلاح، تبادلۂ خیالات اور رفعِ شکوک میں مصروف ہو گئے، جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑے ہی عرصہ میں وہ سب حضرات مشرف باسلام ہو گئے جنکو قرآن پاک میں السابقون الاوّلون کہا گیا ہے۔ سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جیسے حضرات اسی خفیہ تبلیغ سے حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے وہ حضرات ہیں جنکو دنیا ہی میں مغفرت اور جنت کی بشارت دی گئی، اور یہی وہ حضرات ہیں جن کی جد و جہد پر ملت اسلام کی مستحکم تعمیر قائم کی گئی۔ (اصابہ صفحہ ۱۰۲ جلد ۴)

اسلام کے معنی ہیں سپرد کردن، گردن نہادن، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس مفہوم کی عملی تصویر تھے جان و مال کو خدا کے ہاتھ بیچدینا اور تن، من، دھن، غرض ہر چیز کو بیچ دینا، عز و جاہ، راحت و آرام کو قربان کر دینا، ہر موقعہ پر جان کو ہتھیلی پر رکھکر آگے بڑھنا اور دولت و ثروت کو بے دردی سے نچھاور کرنا، ان تمام قربانیوں کے پیکر کا نام تاریخ اسلام نے صدیق اکبر رکھا ہے۔

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

مالاحدٍ عندنا من ید الا وقد کافیناہ ما خلا ابا بکر فان لہ عندنا یداً یکافیہ اللہ بہا یوم القیامۃ وما نفعنی مال احدٍ قط ما نفعنی مال ابی بکر۔ (ترمذی شریف)	جسکا بھی ہمپر احسان تھا ہم اسکا بدلہ دے چکے مگر ابوبکر اسکا ہم پر وہ احسان ہے کہ اسکا بدلہ قیامت کے روز پروردگار ہی دیگا، مجھے کسی کے مال نے کبھی اتنا فائدہ نہیں پہنچایا جتنا ابوبکر کے مال نے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۹۔

فرض ہے (ب) حاکم ہونے کے بعد عیش پرستی حرام ہے۔ خیر خواہی، نفع رسانی اور اصلاح خلق اولین فرض ہے (۲) اُمت کی شان بیان کرتے ہوئے ایمان کا وصف بعد میں ذکر کیا گیا جس سے اُمتِ اسلامیہ کے قومی اور اجتماعی فریضہ کی اہمیت پر روشنی پڑتی ہے۔ ۱۲

کیا دنیا اپنی پوری تاریخ میں کسی نبی کا ایسا کوئی صدیق پیش کر سکتی ہے ؟

جس وقت آپ مسلمان ہوئے آپکے پاس چالیس ہزار درہم تھے ۔ آپنے یہ تمام دولت اشاعتِ اسلام اور مسلمانوں کی خدمت اور اُن غلاموں کی رہائی پر صرف کر دی جنکو اس جرم میں عذاب دیا جاتا تھا کہ وہ مسلمان کیوں ہو گئے ۔ ہجرت کے وقت آپکے پاس پانچ ہزار درہم باقی تھے جو آپنے اپنے ہمراہ لے لئے اور اہل و عیال کو خدا کے نام پر چھوڑا ۔ وفات کے وقت آپ کے پاس ایک درہم بھی نہ تھا ۔[1]

ایثار مالی کی قرآنی تصدیق !!

بلال اور صدیق رضی اللہ عنہما

قریش کی پر شوکت مجلس میں اُمیہ بن خلف جاہ و جلال سے رونق افروز ہے ۔ ایک شخص دوڑتا ہوا آیا، آواز گھبرائی ہوئی ۔ کچھ خبر ہے ؟ (گھبرا کے کہا ۔)

امیہ ۔ کیا بات ۔

آپ کو اپنے غلام، بلال کی بھی خبر ہے، محمد کے پاس کبھی دوپہر کو کبھی رات کو چھپ چھپ کر جاتا ہے ۔ مجھے آج خیال پیدا ہوا ۔ صورت دیکھتے ہی یقین کر لیا ۔ کہ اس پر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جادو کا اثر ہو گیا ہے وہ بھی اُسی رو میں بہہ گیا، وہ بھی انہیں میں جا ملا جو ہمارے دیوتاؤں کو بُرا کہتے ہیں ۔

اُمیہ ۔ کیا سچ مچ، کوئی ثبوت ۔

وہ شخص ۔ ہاں ہاں ! اسی لئے تو میں دوڑا ہوا آیا ہوں، آپ تو جیسے کچھ نہیں تو یہ آپکے ہاتھ سے جاتا رہیگا ۔ شہر فارس میں تو یہ مرض پھیلنے ہی لگا ہے، غلاموں میں یہ وبا پھیلی تو غلام بھی ہاتھ سے جاتے رہینگے ، رسوائی بھی ہوگی، محمد کی طاقت بڑھیگی

اُمیہ اُٹھا، گھر میں گیا، غصہ سے دانت پیس رہا تھا، سزا کی صورتیں سوچ رہا تھا ۔ بلال رضؓ کو بلایا گیا، اُمیہ کا منہ چڑھا ہوا تھا، ماتھے میں سلوٹیں پڑی ہوئی تھیں چہرہ غصہ سے سُرخ آنکھیں نیلی نیلی ۔ بلال رضؓ نے دیکھا دل دہل گیا، کانپتے ہوئے سامنے آئے

اُمیہ ۔ یہ کیا سُن رہا ہوں، تمہارے متعلق یہ کیا خبریں اُڑ رہی ہیں، سنا گیا ہے چھپ چھپ کے محمدؐ کے پاس جاتے ہو، تم کسی کی دری میں آ گئے ۔ کیوں ؟ اسکی طرح تم بھی گمراہ ہو گئے ، بہک گئے ، کمبخت لات و عزیٰ سے پھر گیا ، قریش اور عرب کے معبودوں کو چھوڑ دیا ۔ بدنصیب ! ۔ بلال ۔ میرے اسلام کے متعلق جو آپنے سنا ... صحیح ہے ، میں صاف کہتا ہوں دربارِ رسالت میں حاضر ہوتا ہوں ، ہاشمی رسول پر ایمان لے آیا ، اسکی دعوت کی تصدیق کی مجھے اسکی کوئی پرواہ نہیں کہ یہ

سیاسیات مسلم

اسلام اور زمینداری

از مولانا سید قاسم علی صاحب - امام شہر مراد آباد

(گذشتہ سے پیوستہ)

ہر مسلمان کو اسقدر علم ضرور ہے کہ از روئے قرآن و عقل اور قوانین اسلام کے ماتحت زمین پر مالکانہ قبضہ ہو سکتا ہے اور مالک ہر فائدہ اُٹھانے کا مستحق ہے، پھر یہ حقِ مالکانہ بذریعہ ہبہ بیع خرید داد یا تو جاسکتا ہے، لیکن غصب اور چھینا نہیں جاسکتا، قبضہ مخالفانہ و قبضہ کاشتکارانہ اس حق کو زائل نہیں کر سکتا اور نہ جائز وارث شرعی ہوئے بغیر کوئی ولی وارث ہو سکتا ہے۔ لہٰذا تفصیلات میں جائے بغیر آج مجھے یہ کہنا ہے کہ طول و عرض ہند میں جو قانون قبضہ آراضیات یعنی زمینداری نظام کا الغا ایکٹ کی صورت میں بن رہا ہے، یا مستقبل قریب میں بننے والا ہے۔ وہ اسلام و شریعت اسلام کی کونسی ہدایات ہیں جن کی روسے یہ قانون مسلمانوں پر عائد کیا جائیگا اور مسلم زمیندار و مسلم کاشتکار کے واسطے کونسی اسلامی دفعہ کی اجازت میں یہ بل مرتب و پاس کیا جاسکتا ہے؟

کیا مسلمان کسی ایسے ضابطہ و دستور کو قبول کر سکتا ہے جسمیں اسلامی اصول و حقوق کی بالیقین نمایاں تخریب ہو؟

اس بل کے وہ نمبر جسمیں کھلے لفظوں یا ایر پھیر کے جملوں کے ذریعہ مالکانہ حیثیت کو ختم اور زمینداری و تملیک زمین کو فنا کرنے کی روح پیدا کی جارہی ہے تو وہ کیا سنت اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و عمل صحابہ و رائے ائمہ اور تعامل مسلمانانِ دنیا و اہل تقویٰ کے خلاف نہیں ہے -؟

نیز اس بل کی وہ دفعات جسمیں پہلے سے کہیں زیادہ ناجائز موروثیت کو مزید ناجائز استحکام بخشا جارہا ہے یا بخشنے کی کوشش کی گئی ہے، قانونِ اسلام کے تحت میں کیا ایسا کیا جاسکتا ہے؟

پھر وہ مدات جسمیں کاشتکار کو بغیر کسی حق کے تنہا ولی وارث بنانے کی سعیٔ بلیغ کی گئی ہے تو کیا اس

قسم کے مدات اسلام کی موافقت و اجازت میں ہیں؟ یا عریاں طور پر مخالفت میں؟

پھر جبکہ خلاف ہیں اور واقعۃً خلاف ہیں تو اس مردود الشرع بل کی مسلم وزراء و ممبران کسطرح اور کس حق سے پیش و پاس و تائید کرنیکے مجاز ہو سکتے ہیں؟ درآنحالیکہ وہ مسلم جماعت کے منتخب شدہ نمائندہ ہیں، میں بلا کسی خوف لومۃ لائم اور بغیر کسی تردد کے کہنا چاہتا ہوں مسلم گروپ اسمبلی و مرکزی اسمبلی میں ان جیسے خلاف شریعت مسودات و بلوں کی اعانت و حمایت نہیں کر سکتا۔

اسی ضمن میں تمام احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے تمامی علماء ربانی سے یہ بھی صاف کر لینا ہے کہ اس وقت تک ان جیسے خرافات کی موجودگی میں خاموشی کیوں ہے؟ رگِ ناموسِ شریعت کیوں نہیں حرکت میں آتی؟

کیا نکاح، طلاق، خلع اور وراثت ہی کا نام اسلام ہے اور بس؟ کیا اس بل کی زد قرآن و حدیث پر نہیں پڑیگی؟ سرکار نبوت علیہ السلام، اہل بیت ذوی الاحترام اور کثیر تعداد دولتمند اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر و ائمہ صالحین رضی اللہ عنہ پر کیا اثر انداز نہ ہوگی؟

کیا یہ ایکٹ احادیثی ابواب اور فقہی موشگافیوں کو نکما و ناکارہ نہیں بنا دیگی؟

میں اگر غلط سمجھا ہوں تو مجھے بتلایا جائے، سمجھایا جائے، بالیقین اس قانون کا وہی رنگ اصلی ہے جو میں نے پیش کیا ہے، یہی تاثرات ہیں جو بیان کئے گئے ہیں۔ لہذا بے وقت کی خاموشیاں یا مصالح کی آڑ لیکر اس قسم کے اغماض، نتائج میں بدسے بدتر ثابت ہونگے۔ اللّٰھم احفظنا من شرور اھل الدنیا و من شرور انفسنا۔

موجودہ بل جس حد تک پہنچگیا ہے اگر وہ بعینہٖ یا جزوی ترمیم کیساتھ یا معمولی رد و بدل میں پاس ہو کر ایکٹ بنگیا۔ اور طول و عرض ہند میں یا ہندوستان کے کسی حصہ میں نافذ کر دیا گیا جیسے کہ قوی امکانات ہیں تو مجھے ارباب کانگریس اور خداوندان آزادی کی خدمت میں کراچی و ہری پور کے طویل و عریض ولچسپ اور بے نقط بلند دعاوی کی موجودگی میں حق پہنچتا ہے کہ ڈکٹیٹران کانگریس سے معلوم کروں کہ کسی کے مذہب کی حفاظت، کسی کے شرعی حیثیت کی نگہداشت اور کسی ملت کے پرسنل لاء کی محافظت کیا ان ہی جیسے مخرب حیات قوانین سے کی جائے گی۔ منہ بولی اکثریت کے تسلی و تشفی بخش مواعید و چکنے چپڑے اعلانات کیا عمدہ و لامثال تفسیر یہی مسودات ہیں؟

ہند کی تمام اقلیتوں کو بالخصوص سب سے بڑی مسلم اقلیت کو کیا ان ناروا ایکٹوں کے ذریعہ کوئی صحیح اطمینان دلایا جا سکتا ہے؟

مسلم منارٹی اور مذہب کے شیدائیوں کیلئے کیا ان جیسے مسودات میں تحفظ کی کوئی ادنیٰ جھلک نظر آسکتی ہے - ؟ پھر میں اپنے حضرات سے مزید معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آیا واقعی اس قماش کا قانون ضوابط شرعیہ کا نگہبان ہو سکتا ہے؟ پرسنل لاء کا محافظ و علمبردار بن سکتا ہے؟

کیا گھریلو حکومت کی یہ روباہ فریبیاں اب بھی ملت اسلامیہ کیلئے صداقت آمیز حقائق ہیں - اور ضمانت وار دی، پی ہیں -؟

کیا اسلام کش، دہریت نواز موجودہ حکومت کانگریسی جمہوریت پر اب بھی مسلمان نعوذ باللہ ربانی حکومت جیسا اعتماد کریں - اور اس حکومت کو اپنی حکومت سمجھیں -؟

کیا معاملات کو صاف اور راہ کو متعین کئے بغیر ہونیوالی جمہورت کے یوں ہی فدائی ہو جائیں ؟ غلط شبیہ کو صحیح تصور سمجھ کر نثار و قربان ہو جائیں -؟ کیا مبتلائے آزادی اپنے ہاتھوں اپنی موت پر دستخط کر دیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک تسامح ہے، ڈھول ہے، کھلی ہوئی بھول ہے - یا سنگین جرم کا بدترین ارتکاب ہے جسکا ہمیں یقیناً جواب دینا ہوگا اور ضرور دینا ہوگا، پھر بات بنائے نہ بنیگی، اور مصیبت کاٹے نہ کٹے گی - ساردا ایکٹ کی تو اسلئے مخالفت کیگئی کہ اسکی زد قوانین شرعیہ پر پڑتی تھی اور بخط مستقیم اصلاح بیکراں کے مالک صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل مستحسن پر اثر انداز ہوتی تھی، لیکن آج ہادی دین متین روحی فداہ سے لیکر تمام رہبران ملت، صدیقین، صالحین، اور عامۃ المسلمین جبکہ اسکی رو میں ہر چھوٹا بڑا بہا جارہا ہے تو ہم کھڑے تماشہ ہی دیکھ رہے ہیں -

زمین خیبر، باغ فدک، زمینداری ذوالنورینؓ، جائداد حضرت ابن عمرؓ، املاک حضرت ابن عباسؓ اراضیات محمد ابن ابی بکرؓ کثیر تعداد مالدار صحابہ رضی اللہ عنہم جنکی فہرست احادیث کے اوراق میں تاریخ کے دفتر میں آج بھی موجود ہے کیا اسکی زد سے بچ رہے ہیں؟

(باقی آئندہ)

مُسلمانوں کی سیاسی دُنیا

از مولٰنا محمد اطہر صاحب کٹکی

یہ تو ہر کوئی جانتا ہے کہ دنیا میں اس قوم اور ملک کی کوئی پوچھ نہیں ہوتی جسکے ہاتھ میں سیاسی اختیارات نہ ہوں، جسکی بدولت وہ اپنے ملک اور اپنی قوم اور مذہب کو زندہ رکھ سکے جب سے زمانہ نے حکومت کرنے اور قانون بنانے کا طریقہ سیکھا ہے اسوقت سے لیکر آجتک کی تاریخ میں کوئی ایسی مثال نہیں ملتی جسکی بنا پر یہ کہا جائے کہ قوموں کی زندگی کا انحصار دوسرں کی غلامی پر ہو - دُنیا جسقدر متمدن اور ترقی یافتہ بنتی گئی، اسی قدر اسکے اندر حکومت اور اختیارات کا جذبہ بھی ترقی کرتا گیا - اور اسی قدر قانون میں بھی جدت اور ترقی ہوتی گئی -

ایک زمانہ وہ تھا کہ حکومت کا لفظ بھی دُنیا والوں کو معلوم نہ تھا، پھر ایک زمانہ ایسا آیا کہ حکومت اور بادشاہی کے سامنے دُنیا والوں نے سرِ تسلیم خم کردیا، سرِ تسلیم خم ہی نہیں کیا بلکہ حاکم اور بادشاہ کو سجدہ کرنا اپنے لئے مذہبی اور سیاسی نجات کا باعث سمجھا۔ غرضکہ دنیا مختلف اُدوار سے گذر کر آج اسمبلی اور کونسلوں کی دنیا میں قدم رکھا، کل جو دنیا ملوکیت اور شاہنشاہیت کے سامنے سجدہ ریز تھی آج اسکو حقارت اور ملامت کی نگاہ سے دیکھتی ہے، یہ ہی نہیں بلکہ اسکو صفحۂ ہستی سے مٹا کر رکھ دینے کو باعثِ نجات تصور کرتی ہے -

بہر نوع طرقِ حکومت چاہے کسی ڈھب اور کسی عنوان کا ہو شخصی ہو یا جمہوری، اشتراکی ہو یا انار کی حکومت بہر حال حکومت ہے، جس ملک کے باشندے اپنے ملک کی عنانِ حکومت سنبھالے ہوئے ہیں آج وہ دُنیا میں زندہ ہیں اور زندہ رہ سکتے ہیں - آج تو وہ قومیں جو برسرِ حکومت ہیں اسقدر لالچی اور حریص ہوگئی ہیں کہ اپنے حدودِ مملکت کو زیادہ وسیع کرنے کیلئے انسانی خون سے ہُولی کھیلنے میں خوشی محسوس کرتی ہیں - جو لوگ موجودہ دُنیا کے سیاسی رجحان سے ذرہ برابر بھی معلومات

رکھتے ہیں اُنکو یہ معلوم ہو گا کہ اسوقت دُنیا میں کتنی ایسی طاقتیں پیدا ہوگئی ہیں جنکی وجہ سے دُنیا کا امن وامان خطرہ میں پڑ گیا ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لالچی طاقتیں حکومت کے نشہ میں چُور ہو کر مظلوم انسانوں کی تکا بوٹی کر کے چیل کوؤں کے حوالے کر دیں گی، ان حریصوں کا اڈا آجکل یورپ بنا ہوا ہے کسقدر ظلم ہے کہ ابھی جنگِ عمومی کی تھکی ہاری دُنیا کا اضمحلال دور بھی نہیں ہونے پایا ہے کہ پھر ایک قیامت خیز جنگ کی طرف گھسیٹ گھسیٹ کر لا یا جارہا ہے۔ مگر نہیں، اسدن کو آنا تھا اور ہے اسلئے کہ جنگِ عمومی کے ہارے ہوئے چین سے نہیں بیٹھ سکتے تھے، اب وہ اپنی شکست کو فتح سے حاصل کریں گے، برطانیہ اور فرانس جو جنگِ عظیم کے بعد سے لیکر اسوقت تک سید السیاست بنے پھرتے رہے تھے کل انکی سیادت کی پگڑی کو اُتار کر بحرِ روم اور نہرِ سوئز میں غرق کر دیا جائے گا۔

آج برطانیہ کھسیانی بلی بنا ہوا ہے، اب اسکی آواز میں وہ شان وتحکم باقی نہیں ہے جو آج سے چند دن پہلے تھی، چند دن پہلے کیا بلکہ جبدن سے اُسے یہ معلوم ہوا کہ ابی سینیا پر اٹلی نے قبضہ کر لیا بس اُسی دن سے برطانیہ کے طوطے اُڑ گئے، کبھی آپ یہ سمجھتے ہوں کہ یہ حواس باختگی نہیں بلکہ رنج اور صدمہ ہے۔ اس لئے کہ مظلوم حبشی باشندے اٹلی کی زنجیرِ غلامی میں جکڑ دیئے گئے، نہیں، نہیں بلکہ میں جو عرض کر رہا ہوں وہ واقعی حواس باختگی ہی ہے، اسلئے کہ لے دے کے ایک دوسرا رقیب بحرِ روم اور نہرِ سوئز کا پیدا ہو گیا، یہاں تک تو یہ ایک خطرے ہی خطرے کی بات تھی مگر چند ہی دن کے بعد اس خبر سے تو برطانوی ایوان پر لرزہ پیدا ہو گیا کہ اٹلی کا جوڑ جرمن سے لگ گیا، سولینی اور ہٹلر میں برادرانہ تعلقات پیدا ہو گئے، لیجئے نہرِ سوئز کے قدیمی دشمن سے جدید دشمن کا پیوند لگ گیا، آپ دیکھتے رہئے چند ہی دنوں میں آپکو یہ خبر ملیگی کہ برطانیہ اور فرانس کیلئے ایک تیسرے رقیب کا ورود اجلال ہوا ہے جو آج ہسپانیہ کا باغی فرینکو کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

نہرِ سوئز اور بحرِ روم

بحرِ روم اور نہرِ سوئز آجکل یورپ کی تمام جلادی طاقتوں کا اکھاڑہ بنے ہوئے ہیں۔ میں تو یہ کہونگا کہ جو ایک عرصہ تک اسلامی سیاست کا مرکز بنا رہا آج وہ یورپ کے درندہ صفت انسانوں کی زور آزمائی کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اٹلی، جرمن، فرانس اور برطانیہ ان کے ضمن میں انکی اور حلیف حکومتیں پیہم سعی اور کوششوں میں لگی ہوئی ہیں اور سمجھتے ہیں کہ دُنیا میں اسی کی حکومت وسیع ترین حکومت کہلائی جا سکتی ہے جس کے قبضہ میں نہرِ سوئز اور بحرِ روم ہو

جن لوگوں کے ہاتھوں میں انکا اختیار رہا اور ہے وہ بڑی متمدن اور ترقی یافتہ حکومتیں کہلاتی ہیں۔ جنگ عمومی کے بعد فرانس اور برطانیہ کے اتحاد سے سوئز پر جو قبضہ اور اختیار ہوا تھا آج اٹلی اور جرمن کی طاقتیں ملکر انکا خاتمہ کردینے پر تلی ہوئی ہیں۔ اٹلی نے جب سے ابی سینیا پر قبضہ کیا ہے اسوقت سے اسکے لئے یہ ضروری ہوگیا ہے کہ وہ سوئز پر اپنا قبضہ اور تسلط جمائے رکھے۔

جرمن اسکے ذریعہ اپنے افریقی نوآبادیات کو واپس لینے کی دھمکی دے رہا ہے اور کوئی تعجب نہیں کہ افریقی نوآبادیات کے واپسی کے سلسلہ میں جرمنی اور اٹلی کا کوئی معاہدہ ہوگیا ہو جیسا کہ پہلی جنگ میں فرانس اور برطانیہ نے معاہدہ کے ذریعہ آپس میں تقسیم کرلیا تھا۔ اس معاہدہ کے ذریعہ تقسیم یوں ہوئی تھی کہ الجیریا اور ٹیونس فرانس کے قبضہ و اختیار میں دیدیا گیا اور برطانیہ کے حوالے مصر اور فلسطین کردیا گیا یہ وہ علاقے ہیں جو سوئز اور بحر روم کے ساحلی علاقے کہلاتے ہیں۔ ان ممالک پر فرانس اور برطانیہ کا قبضہ اسی صورت میں رہ سکتا ہے کہ جب سوئز اور بحر روم پر انہی کا تسلط باقی رہے، اور اسی وقت تک برطانیہ فلسطین کی اور فرانس الجیریا اور ٹیونس کی جذبۂ آزادی کو کچلتا رہے۔

مصر میں برطانیہ

دُنیا جانتی ہے کہ دوسری حکومتوں کو درگذر کرنے کے بعد جو نقصان برطانی شہنشاہیت سے مسلمانوں کی سیاسی اور مذہبی دُنیا کو پہنچا، اتنا کسی اور کو نہیں پہنچا۔ آج مصر آپکے سامنے موجود ہے ویسے تو آپکو یہ معلوم ہوگا کہ مصر آزاد ہوگیا ہے مگر نہیں میں تو یقین کیساتھ کہونگا کہ آج بھی مصر پر برطانوی اثر و اقتدار وہی ہے جو پہلے تھا۔ بلکہ اور زیادہ اسکو مصری سیاسیات میں دخل ہوگیا ہے اسلئے کہ جو جماعت مصر کی آزادی کیلئے قربانیاں کرچکی تھی وہی کچھ عرصہ تک برسرِ حکومت رہی۔

برطانیہ کو ہمیشہ اس جماعت سے خطرہ رہا اور وہ وفدی جماعت جس کے رہنما نحاس پاشا ہیں وہ ہمیشہ برطانوی عزائم کے آڑے آتے رہے، وہ آزادی کے علم بردار تھے اور ہر ممکن طریقہ سے مصر سے برطانوی اثر و اقتدار کو ختم کردینا چاہتے تھے، برطانیہ ایسے دشمن کو (جو سعد زاغلول کا تربیت یافتہ، جسکو سعد کے بعد قربانیوں کے صلہ میں مصری رہنمائی کا شرف حاصل ہوا تھا) کب اچھی نظر سے دیکھ سکتا تھا برطانیہ اس تاک میں ہر وہ پروپیگنڈے کا طریقہ اختیار کرتا رہا جس سے نحاس کی رہنمائی کو صدمہ پہنچے اور نحاس اور اُن کے ساتھیوں پر سے عوام کا اعتماد اُٹھ جائے۔ اس کے علاوہ نحاس پاشا کی وزارت

کے اندرونی معاملات میں گھس کر شاہ فاروق والیٔ مصر اور نحاس پاشا وزیر اعظم مصر کو آپسمیں ٹکرا دیا ادھر حکومت مصر کی اندرونی معاملات اثر و رسوخ اور ادھر باہر عوام میں وفدی لیڈروں کے خلاف ذلیل ترین پروپیگنڈا نتیجہ یہ ہوا کہ وزارت مصر کے استعفوں کے بعد انتخاب میں وفدی جماعت ناکامیاب ہو گئی، ان کی جگہ نیلی پوشوں کی جماعت جسکے لیڈر محمود پاشا ہیں انہوں نے لی۔ تب برطانیہ کا وہ کھٹکتا ہوا خار نحاس ہٹ گیا، اُنکی جگہ محمود پاشا جو برطانیہ کیلیئے آئندہ جنگ میں ایک بہترین حلیف ہوگا برطانیہ کو ملگیا۔

شاہ فاروق کی خلافت

برطانیہ مصر کی اندرونی سیاست پر مکمل طور پر مطمئن ہو جانے کے بعد مصر ہی میں بیٹھ کر مسلمانانِ عالم کی توجہ کو تمام اور ضروری باتوں کیطرف سے ہٹا کر مصر کیطرف مبذول کر دینا چاہتا ہے، اسلئے کہ مصر ایک اسلامی ملک ہے، اور دُنیا کے تمام مسلمانوں کو مصر کے تقدس پر اعتماد ہے، مصر ایک اسلامی علم کا مرکز ہے وہاں سے جو آواز اُٹھیگی وہ مسلمانانِ عالم کیلئے توجہ کے قابل ہو گی۔ اور اسکے ذریعہ سے برطانیہ کے سامراجی اغراض کے پورا کرنے میں بڑی امداد ملیگی، ابھی ابھی آپنے سنا ہوگا اور اس خبر کو سنکر آپکی خوشی اور مسرت کی کوئی انتہا نہیں رہی ہو گی کہ جامعہ ازہر کے علماء نے ایک ایسا نیک قدم اُٹھایا ہے جسکی بدولت مسلمانانِ عالم اعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعًا ولا تفرقوا کے مصداق کہلانے کے مستحق ہونگے بلاشبہ یہ عزم نہایت مبارک اور مسعود عزم ہے، اس سے مسلمانانِ عالم کی یکجہتی اور اتحاد بین المسلمین میں روح پرور فضا پیدا ہو جائے گی۔ دُنیا کے بسنے والے مسلمانوں میں ایک مستحکم برادرانہ روح پیدا ہو جائے گی۔

ظاہر ہے کہ کون ایسا بدبخت مسلمان ہو گا جو اس اہم ضرورت کا منکر ہو گا اور اس عزمِ مسعود کی طرف لبیک نہ کہے گا مگر بات یہ ہے کہ کیا ہم ایک اہم مقصد کے حصول میں کامیاب ہو جائیں گے، اگر کامیابی ہو بھی گئی تو اسکا اثر مسلمانان عالم پر کیا پڑیگا۔ مسئلہ بہت ہی اہم ہے، اس میدان میں سمجھ بوجھ کر قدم رکھنا چاہئے کہ کہیں اسکے اندر کوئی مخفی راز تو نہیں ہے، ان الفاظ سے کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ میرا مقصد علماء مصر کی نیتوں پر حملہ کرنا ہے نہیں بلکہ علماء مصر کے تقدس اور نیک نیتی اور سادگی کا اعتراف کرتے ہوئے یہ کہنا پڑیگا ؎

"کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں"

یورپ کے ماحول کا تذکرہ ابھی کر آیا ہوں اسکو اس مسئلہ سے گہرا تعلق ہے مصر کے اندر برطانیہ اپنے اثر و رسوخ کا جال بچھا رہا ہے، مسلمانانِ عالم کی توجہ کو خلافتِ اسلامیہ کیطرف متوجہ کر کے اپنی مخالف قوتوں کو یہ بتانا چاہتا ہے کہ اگر نہر سوئز کیطرف نظر اُٹھا کر دیکھا تو یادرکھو ۴۵ کروڑ مسلمانوں کی طاقت میری پشت پر ہے، ا

جگہ سے ذرہ برابر بھی تم نے حرکت کی تو کشتوں کے پشتے لگ جائیں گے۔ یہ دعویٰ کیوں ہوگا اسلئے کہ محمود پاشا کی وزارت کے دوران میں برطانیہ کے اشارہ ابروے شاہ فاروق کو یہ اعزاز ملا ہے جس اعزاز کے دلوانے میں برطانیہ کا ہاتھ ہو اُسے برطانیہ کا استحصال مفاد بھی ظاہر اور باہر ہے۔ جب شاہ مصر اور وزارتِ مصر پر برطانیہ کا یہ احسان ہوگا تو لازمی طور پر آئندہ جنگ میں خلیفۃ المسلمین کے اس فرمان کو کسکی مجال ہے جو ٹال دے وہ فرمان کیا ہوگا، یہی کہ دُنیا کے مسلمانوں کی طاقت کو سمیٹ کر برطانیہ کا حلیف بنا دیا جاویگا۔ جسکی بدولت نہر سوئز پر برطانیہ کا ہمیشہ کیلئے اقتدار قائم رہیگا اور جنگِ عظیم کے بعد سے جن نوآبادیات پر برطانیہ کا قبضہ ہوگیا ہے وہ بحالہ قائم رہیگا۔ اور سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کی تحریک آزادی کا سر آسانی سے کچلا جاسکے گا۔

شاہزادی فوزیہ کی شادی

اسکے علاوہ شاہزادی فوزیہ اور ولیعہد ایران کی شادی کے متعلق آپکو علم ہوگا عنقریب ہونیوالی ہے مسلمانوں کیلئے یہ کتنی بڑی خوشی کی بات ہے کہ دو مسلمان حکمرانوں کے تعلقات ایک مستحکم بنیادوں پر قائم ہو گئے، آئندہ چلکر دونوں حکمرانوں سے یہ توقع ہوسکتی ہے کہ انکی متحدہ طاقتیں کسی خاص اسلامی خدمت کو سرانجام دیں گی مگر اُف کیا یہ اُمیدیں بارآور ہوسکتی ہیں میں تو یہ کہونگا کہ ان اُمیدوں کا بارآور اور سرسبز ہونا ناممکن اور محال ہے مجھے تو یہ معلوم ہوتا ہے اور نہیں کہا جاسکتا کہ مستقبل کے دامن میں کیا چیز مخفی ہے مگر قرائن اور علامات سے نتائج کا اخذ کرنا خلاف دیانت نہیں۔

اب سوچیے کہ مصر کے موجودہ حالات کا اندازہ جو ابھی آپنے کیا ہے اسے اور اس رشتہ سے کیا نتیجہ برآمد ہوگا یا ہوتا ہے یہ کہ ایران مصری سیاست کے اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکتا برطانیہ کا مصری تعلقات کی بناپر ایران در برطانیہ میں ایک سیاسی پیکٹ اور معاہدے کے قوی امکانات ہیں۔ اور اس معاہدہ کے ذریعہ برطانیہ کو ہندوستان میں اپنی طاقت کے جمانے کیلئے موقعہ بھی ملیگا۔ مزید براں ایک بڑی آسانی یہ کہ خشکی کا ایک بہترین اور پُرامن راستہ مل جائیگا۔

افغانی اور وزیری

یہاں تک آپنے دیکھا کہ ایران تک برطانیہ نہایت امن و سکون سے آگیا، اب آگے کا کانٹا کیسے ہٹایا جائے۔ سُن لیجئے ابھی کچھ دن گذرے ہیں کہ آپنے سنا ہی ہوگا کہ افغانستان کا تختہ اُلٹنے کیلئے موسومہ شامی پیر قبائلی علاقے کا دورہ کر رہا ہے، غرضکہ مختصر طور پر آپنے

[illegible]

سُنا ہوگا کہ حکومتِ ہند نے اسکو گرفتار کر کے دہلی اور کراچی ہوتے ہوئے اسکو اسکے وطن تک پہنچایا۔ بہر نوع آپ دیکھ چکے ہیں کہ اخبارات کے کالم اس خبر سے بھرپور رہے اور حکومتِ ہند کے شملہ سے آئی ہوئی رپورٹیں بھی آپ کی نظروں سے گذری ہونگی اور اخباری چہ میگوئیاں بھی آپکے مطالعہ سے گذری ہونگی، کسی نے کہا کہ یہ شامی پیر پیر کرم شاہ جیسا کرنل لارنس تو نہیں تھا جس نے امان اللہ خاں کی حکومت کا تختہ الٹا تھا، بہرحال اس سلسلہ میں یہ رائے قائم کرنیکی کوئی وجہ نہیں کہ سرفروش وزیری قبائلی علاقوں کو برطانیہ کے اثر و اقتدار سے پاک رکھنا چاہتے ہیں اُن کا یہ جذبہ برطانیہ کیلئے خالی از خطر نہیں، برطانیہ تو یہ چاہتا ہے کہ ہندوستان میں اپنے اثر کو قائم رکھنے کیلئے اسکو یہ بڑی راستہ پُر امن رہے لیکن وزیریوں کا یہ ارادہ برطانیہ کیلئے ایک خطرناک رکاوٹ ہے جسکی بنا پر آج وزیری اور قبائلی۔ علاقوں پر آزادانہ گولہ باری ہو رہی ہے تاکہ یہ کانٹا برطانی عزائم کے راستہ میں حائل نہ رہے۔

یہ کہنا کچھ مشکل نہیں کہ اب سالہا سال کی گولہ باری، جبر و تشدد کے بعد بھی برطانیہ کا یہ عزم کچھ نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوا تو ایک شخص کو پیرانہ لبادہ پہنا کر وہاں بھیجا گیا تاکہ قبائلی علاقے کی توجہ کو افغانستان کی طرف مبذول کرادے، پھر بعد میں بڑی خالہ (برطانیہ) کو مجبوراً مداخلت کرنی پڑے افغانستان سے معاہدہ کر کے وزیریوں کے جذبۂ آزادی کو کچلنے کیلئے ایک جائز صورت نکل آئے۔

بظاہر اس قسم کے اظہارِ خیال سے بعض لوگ یہ کہیں گے کہ اس قسم کے خیالات اور شبہات کو جگہ دینا چنداں بہتر نہیں۔ میں تو یہ عرض کرونگا کہ ہم اس قسم کے قرائن سے اخذ نتیجہ پر مجبور ہیں میں پوچھتا ہوں کہ ایک ایسے اجنبی شخص کو جو برطانوی ہند سے ہوکر گذرا ہو اسکی کیوں کڑی نگرانی نہیں کیگئی اور اسکو قبائلی علاقوں میں جانے کی کیوں اجازت دی گئی اور اسپر کسی قسم کی کوئی پابندی عائد کیوں نہ کیگئی۔ کیا اس سلسلہ میں حکومت ذمہ دار نہیں؟

خیر اب خدا کا شکر ہے کہ شامی پیر کا خرخشہ تو مٹ ہی گیا، مگر اسکا کسی کے پاس جواب ہے کہ اب تک مظلوم قبائلی پٹھانوں پر جو آگ اور خون کی بارش ہو رہی ہے اسکا مقصد کیا ہے، مقصد ظاہر ہے اور دُنیا جانتی ہے کہ ہندوستان کی غلامی کو اور مستحکم کرنے کیلئے سیکڑوں مظلوم انسانوں کا خون پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے۔ اور اس عظیم مقصد کو حاصل کرنے کیلئے خشکی کا راستہ ہموار کیا جا رہا ہے

ہندوستان کا مسلمان کہ یہ تمام باتیں جو میں نے اسوقت تک عرض کی ہیں اس سے یہ بات

اسلام اور آئین حکومت

از مولینا سید محمد میاں صاحب

نظام حکومت کے اغراض و مقاصد

(ماخوذ از حجۃ اللہ البالغہ مصنفہ سیدنا حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز)

گزشتہ تحریر میں چار حیثیتیں ذکر کی گئیں تھیں۔ جن کو ارتفاق سے تعبیر کیا گیا تھا۔ انکی اجمالی ترتیب حسب ذیل ہے

ارتفاق اول۔ وہ فطری اور پیدائشی ضرورتیں جو انسانوں کو ایک جماعت سے متعلق ہوتی ہیں۔ خواہ وہ کتنی ہی پست حالت میں کیوں نہ ہوں

ارتفاق ثانی۔ وہ ضرورتیں جو شہروں اور قصبات کے رہنے والوں کو پیش آتی ہیں۔ جنکو فطری ضرورتوں کی پہلی ترقی کہنا چاہئے۔ یعنی آداب معیشت۔ خانگی نظم و نسق۔ برادری کے تعلقات۔ اقارب و اعزا کے حقوق وغیرہ۔

ارتفاق ثالث۔ ایک شہر یا ملک کی مختلف برادریوں اور مختلف پیشہ وروں کے مشترک اغراض۔ باہمی معاملات۔ اور تحفظات وغیرہ۔

ارتفاق رابع۔ مختلف ملکوں کے بین الاقوامی تعلقات

ذیل میں ہر ایک ارتفاق کے متعلق کسی قدر تفصیل درج ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔ واللہ المعین (محمد میاں عفی عنہ)

ارتفاق اوّل

حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں۔ مندرجہ ذیل امور اس ارتفاق میں داخل ہیں:۔

(الف) لغت۔ یعنی زبان

(ب) کھیتی۔ درخت لگانا۔ کنویں کھودنا۔ کھانا اور سالن پکانے کے طریقے

(ج) برتن اور مشکیزے وغیرہ بنانے

(د) مویشی کو قابو میں رکھنا۔ اُن کی فراہمی اور افزایش۔ تاکہ اُن کی کمر۔ گوشت۔ کھال۔ اون۔ دودھ اور اُن کے بچوں سے انسان اپنی ضروریات زندگی میں مدد حاصل کرلے

(ہ) مکان جو گرمی اور سردی سے بچائے۔ وہ غار ہوں یا چھپر وغیرہ۔

(و) لباس جو انسان کے لئے ایسا ہی فطری اور ضروری ہو جیسے پرندوں کے لئے پر - جو کھال یا درخت کے پتوں چھال وغیرہ سے بنایا جائے۔

(ز) فطرت نے ہدایت کی کہ اپنے لئے منکوحہ کو معین کرے جس میں اسکا کوئی مزاحم نہ ہو تاکہ وہ اپنی نسلی خواہش کے تقاضے کو پورا کرکے نسل کو بڑھا سکے - اور ضروریات خانگی نیز اولاد کی پرورش اور تربیت میں مدد حاصل کر سکے۔

(ح) فطرت نے اس کو ایسی صنعتوں کی طرف رہنمائی فرمائی جن کے بدون وہ کھیتی باڑی - درخت لگانے - کنویں کھودنے - اور جانوروں کو مسخر کر لینے کی ضرورتوں کو پورا نہیں کر سکتا - مثلاً پھاوڑا - کدال - ڈول - ہل - رسی وغیرہ بنانا۔

(ط) فطرت کی ایک اور ہدایت ہوئی کہ آپس میں لین دین اور مبادلہ کرے - اور ایک دوسرے کی مدد کرے۔

(ی) کوئی ایک شخص جو رائے میں صائب تر اور قوت میں بڑھا ہوا ہو - اپنے ابناء جنس کو قابو میں رکھے اُن کا سردار ہو - اور اُن سے محاصل وصول کرے - خواہ کسی صورت سے ہو۔

(ک) ایک قانون مقررہ ہو جس کے ذریعہ سے باہمی نزاعات کا تصفیہ کیا جا سکے - ظالم کو سزا دی جا سکے دشمن کے حملہ کو رد کیا جا سکے۔

(ل) جماعت کے لئے یہ بھی فطری طور پر ضروری ہے کہ کچھ ایسے لوگ ہوں جو حسب ضرورت مفید لائحہ عمل (پروگرام) اور تدابیر سوچتے رہیں - تاکہ دوسرے لوگ اُن کی پیروی کرکے ترقی کے مدارج طے کرتے رہیں۔

(م) یہ بھی فطری اور بیدائشی بات ہے کہ جماعت میں کچھ ایسے افراد بھی ہوتے ہیں - جو حسن وجمال خوش خلقی خوش پوشاکی اور راحت وآرام کے دلدادہ ہوں - کچھ ایسے ہوتے ہیں جو اپنی شجاعت - سخاوت - فصاحت وبلاغت - زیرکی اور دانائی پر ناز کرتے ہیں۔

کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو وجاہت - شہرت - عزت اور نام آوری کے حریص ہوتے ہیں۔

(چونکہ مندرجہ بالا امور نوع انسانی کی ہر ایک جماعت میں پائے جاتے ہیں - کوئی طبقہ اور کوئی جماعت

لہ اس سے اُن احمقوں کی تردید کی بہترین دلیل اخذ کی جا سکتی ہے - جو انسان کے لباس کو غیر فطری قرار دیتے ہیں - گویا اگر نباتات کے لئے پتے - حیوانات کے لئے بال یا پر فطری ہیں تو انسان کے لئے لباس ایک فطری چیز ہے جو اُسکو اُس کی عقل کے واسطہ سے دیا گیا - حضرت انسان کی عریانی اس کی دلیل ہے۔

بھی ان منافع اور ارتفاقات سے عاری نہیں۔ تو اس لئے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اِن ہی امور پر اپنے احسان کا اظہار فرمایا ہے۔ کیونکہ قرآنی تعلیم تمام انسانوں کے لئے عام ہے۔ اور وہ سب کو مساوی طور پر ایک قانون کے نیچے لانا چاہتی ہے تو لامحالہ ضروری ہوا کہ خداوندی احسانات کے شمار کراتے وقت ایسے ہی احسانات کو بیان کیا جائے جو تمام نوع انسان کے لئے عام ہوں۔ ارتفاق اول کے متعلق حضرت شاہ صاحب کے بیان کے مطالعہ کے بعد اُن حقوق پر مکرر نظر ڈالئے جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ یعنی

(۱) روٹی کا مسئلہ۔ ملاحظہ ہو دفعہ (ب)

(۲) حفاظت جان و مال۔ ملاحظہ ہو دفعہ (ک) تفصیلات آئندہ۔

(۳) عدل و انصاف۔ ملاحظہ ہو دفعہ (ک) تفصیلات آئندہ

(۴) مذہبی حفاظت۔ (ان کا ذکر بعد میں آئے گا۔ انشاء اللہ)

(۵) تہذیب و زبان کا مسئلہ۔ ملاحظہ ہو دفعہ (الف) اور باقی بعد میں آئے گا۔

(۶) تعلیم۔ ملاحظہ ہو دفعہ (ل)

(۷) حقوق ملازمت (آئندہ)

(۸) مساوات یعنی شہری حقوق کی یکسانیت۔ ملاحظہ ہو دفعہ (ک و ل) باقی آئندہ

(۹) حقوق ملکیت میں آزادی۔ ملاحظہ ہو دفعہ اب تا دفعہ ز اور دفعہ ک)

(۱۰) سیاسیات۔ یعنی وضع قانون کا حق عام باشندگان ملک کے لئے ہونا۔ اسکی تفصیل انشاء اللہ آئندہ آئیگی

فلسفۂ ایمان

از مولینا سید محمد میاں صاحب رکن ادارہ "قائد"

کیا مذہب فطری جذبہ ہے؟

مجلسِ سوم

خلیل نے دوسرے طرز پر غور و فکر کی فرمائش کی۔ اُس نے کہا۔

انسان اس تمام کائنات پر جو اس کے سامنے ہے نظر ڈالے۔ ہر ایک چیز کا کوئی فائدہ اُس کی سمجھ میں آئے گا۔ اور لطف یہ ہے کہ وہ محسوس کرے گا کہ وہ چیز انسان کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ لیکن جب وہ اپنی ذات پر غور کرے گا تو وہ سارے عالم کے لئے بیکار پائے گا۔ حالانکہ سب سے زیادہ منافع عالم سے بہرہ اندوز وہی ہے۔ سمندر کے مد و جزر نے اس کے لئے موتی۔ مونگا۔ جر جہرہ۔ نمک وغیرہ کنارے پر پہنچائے۔ سطح سمندر پر طوفان اُٹھا تو مان سون بن کر آسمان کی طرف اُڑا۔ جو ہواؤں کی خنکی سے بادل بنا۔ بادل اُس کے باغوں اور کھیتوں پر آ کر برسے۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر برف برسا اور جما جس کے دلکش آبشاروں سے سیکڑوں ندیاں بہہ کر حضرت انسان کے جاہ و جلال کے سامنے زمین بوس ہونے لگیں۔ اور پھر آبپاشی کے ذریعہ سے خود کو اس کے باغات اور چمنستانوں پر قربان کرنے لگیں۔

رات کی گھٹا ٹوپ اندھیری افق مشرق سے کھسکی۔ نور کا تڑکا نمودار ہوا۔ انسان کے رگ و پے میں تازگی کی لہر دوڑ گئی۔ چہرہ بشاش دل مسرور اور کیف و نشاط سے مخمور ہو گیا

تھوڑی دیر بعد آفتاب کا یہ بلند ترین اور دور باش کرہ جانب مشرق سے روشنی کی کرنیں لے کر آیا۔ ظلمت کو دور کیا۔ اور ہشاش بشاش تازہ دم انسان کے کاروبار کے لئے منور میدان مہیا کر دیا۔ اُس کی حرارت کی برقی رو نے انسان کے لئے غذا تیار کی۔ مسموم جراثیم کو ہلاک کر کے سینیٹری انسپکٹر کا کام انجام دیا جب حضرت انسان نکلنے لگے تو ایک نیا پردہ سامنے آیا۔ نور کی جگہ ظلمت نے لی۔ ایک تاریک چادر فضاء عالم پر تان کر انسان کے لئے راحت کدہ۔ خوابگاہ تیار کر دیا۔ آمد و رفت بند کر دی۔ تاکہ وہ اطمینان سے دن کا تھکان دور کرے۔ اور وہ تمام فائدے حاصل کرے جو رات کی عشرت اندوز تاریکی میں اُس کے لئے ممکن ہو سکتی ہیں۔

فضاء آسمانی کی کائنات کو چھوڑ کر زمین کو دیکھو وہ اُس کے لئے ایک خزانہ ہے جس میں اُس کی بہتر سے بہتر خوراک اور عمدہ سے عمدہ پوشاک پُر کر دی گئی ہے

اُس کے اوپر پیدا ہونے والی تمام چیزیں۔ رینگنے اور چلنے والے تمام جانور یا اس کی غذا ہیں یا دوا۔ یا خادم۔ صفائی کرنے والے ناپاک جراثیم کو ختم کر دینے والے یا باربردار یا اس کی عیش و عشرت پر خود کو قربان کر دینے والے۔

ہر حال تمام کائنات اس کے لئے مسخر ہے۔ وہ سمندروں کی سطح پر جہاز چلائے۔ جنگی بیڑے قائم کرے پہاڑوں کی شاداب چوٹیوں پر کوٹھیاں بنائے۔ اُس کے جگر سے ہیرے۔ جواہر اور لعل بدخشاں نکالے۔ دامن کوہ کے تمام جنگلات کو کاٹ کاٹ کر تعمیری اور زیبائشی خواہشات پوری کرے۔ فضاء آسمانی میں ہوائی جہاز اڑائے۔ اگر ممکن ہو جائے تو مریخ پر چڑھے۔ زحل اور مشتری یا جس کوکب سے چاہے تعلق قائم کرے۔

آفتاب کی کرنوں کو سمیٹے۔ ندیوں سے آبپاشی کرے۔ پانی اور آگ سے اسٹیم بنا کے بجلی بنائے۔ زمین کے مخزن سے سونا چاندی نکالے۔ اس کی پشت پر رہنے والے جس جانور کو چاہے شکار کرے۔ کوئی اُس کو روکنے والا نہیں۔ یہ سب کچھ اس کا حق مانا جاتا ہے۔ کوئی نہیں جو اس پر اعتراض کر سکے۔ اس کے باوجود رہنے کے لئے پررونق شہر۔ آباد قصبے اور دیہات عالی شان عمارتیں۔ پہننے کے لئے بہترین لباس چلنے کے لئے عمدہ ترین سواریاں۔ حالانکہ انسان کے سوا ساری مخلوقات ان چیزوں سے محروم۔

بلاشبہہ جب وہ خود اپنی ذات پر اور اپنے ماحول پر غور کرے گا تو ایک صحیح جذبہ۔ صحیح تفکر اُس کو حیران کر دے گا۔ وہ پریشان ہو کر پوچھے گا کہ اے آسمانو۔ اے اونچے اونچے فلک بوس پہاڑو۔ مجھکو بتاؤ۔ اے طوفان بپا سمندرو۔ مدوجزر کے محشر بداماں دریاؤ۔ اے پہاڑوں سے ٹکرانے والی لہرو۔ خبر دو۔ اے نیر شنگرف۔ اے ماہ تاباں۔ اے امن کی دھیمی دھیمی نشاط پرور کرنو۔ اے لہلہاتے ہوئے مرغزارو۔ اے سبک رفتار ندیو۔ اے فضائے آسمانی میں پرے باندھ کر اُڑنے والے پرندو۔ دامن آب میں پیرنے والی مچھلیو۔ اے زمین کی پشت پر رینگنے۔ دوڑنے اور پھرنے والے جانورو۔ بتاؤ۔ بتاؤ۔ کس نے تم سب کو میرا خادم بنا دیا۔ کس نے تم کو میرے لئے مسخر کر دیا۔ ہاں ہاں ضرور کوئی فاطر ہستی ہے۔ مگر وہ مجھ سے کیا چاہتا ہے۔ میں کیوں پیدا کیا گیا۔ مجھے کہاں جانا ہے۔ تم سب برہنہ ہو۔

خانہ بدوش۔ بے سروسامان۔ مگر ہیں دولت بداماں۔ سرمایہ کا مالک۔ عمران سے بہرہ اندوز۔ آبادیوں پر قابض۔ لباس۔ پوشاک۔ زیورات سے مزین۔ آخر یہ کیوں؟

ضرور کوئی مقصد ہے۔ میری پیدائش عبث نہیں۔ بیشک مجھے کہیں جانا ہے۔

بہرحال فطرت سلیمہ کے یہ صحیح تفکرات اس کو حیران کردیں گے۔ بلاشبہ وہ بے چین ہوگا بہت زیادہ مضطرب ہوگا۔ وہ اضطراب اور بے چینی میں بار بار دریافت کرے گا کہ وہ کیوں پیدا ہوا۔ اس کو کیا کرنا ہے۔ کہاں جانا ہے۔ اس اضطراب اور پریشانی میں جو تخیل اُس کی امداد کرے اور اس کے اضطراب کو سکون سے بدلے۔ وہی مذہب ہے۔

اب آپ ہی فرمایئے کہ کیا مذہب فطرت سلیمہ کا ایک صحیح جذبہ نہیں؟ جو عقل سلیم کے خود اپنی ہستی اور اپنے ماحول میں غور کرنے کے وقت طبعی طور پر پیدا ہوتا ہے؟

بقیہ صفحہ ۱۲ ۔کی بے پایاں نعمت آپکے لئے مخصوص ہوکر رہجائے چنانچہ اس شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین نے خدائے عزوجل کے تمام نیک بندوں کے لئے عام کردیا۔ فرشتوں نے یہ عجیب و غریب ماجرا دیکھا تو فرط استعجاب سے پکار اُٹھے

اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ

اس آداب و سلام کے بعد جو وحی الٰہی نازل ہوئی اس کی تفصیل مشکل ہے۔ ہمیں یہی بتایا گیا ہے کہ

فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ۔ اپنے بندے پر جو وحی چاہی نازل فرمائی۔

نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ اسی موقعہ پر نمازیں فرض کی گئیں۔ ابتداءً پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ سیدالانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم پیکر تسلیم و رضا اور مجسمہ حمد و ثنا ر کے لئے نمازوں کی زیادتی محبوب ترین دولت تھی۔ آپکا ارشاد ہے قرۃ عینی فی الصلوٰۃ۔ میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز ہے۔ آپ اس عطیہ خداوندی کو لیکر واپس ہوئے۔ مقام موسیٰ علیہ السلام تک پہنچے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا" میں نے ملاء اسفل کے لوگوں کو آزمایا ہے۔ پچاس نمازیں ان پر شاق ہوں گی۔ انکی پابندی نہ کرسکیں گے۔ تخفیف کرایئے" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حق جل مجدہٗ کی بارگاہ کی طرف رجوع کیا۔ پانچ نمازیں کم کردی گئیں لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مکرر اصرار کیا کہ یہ بھی زیادہ ہیں اور تخفیف کی التجا کیجئے۔ بہرحال اسی طرح بار بار عرض معروض ہوتی رہی حقیقت محمدیہ پر رضا و تسلیم کا غلبہ تھا۔ حقیقت موسویہ کے سامنے ملاء اسفل کی ناپاس طبیعت کا نقشہ تھا۔ اسی طرح عرض معروض اور اصرار بر اصرار۔ اور پھر التجا و استدعا کا نتیجہ یہ ہوا کہ پچاس کے بجائے صرف پانچ نمازیں عطا ہوئیں۔ اور اعلان فرمادیا گیا" تمہاری امت کے لئے پانچ کا ثواب پچاس کی برابر ہوگا۔ میری بارگاہ میں جو قول ہوچکتا ہے وہ بدلتا نہیں۔ اور میں بندوں کے حق میں ظالم بھی نہیں۔

ہاں حقیقت محمدیہ کی سراسر تسلیم و رضا کا نہایت مبارک نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ دوسرا اعلان ہوا:۔

الحسنۃ بعشرۃ امثالھا ہر ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہوگا۔

نماز کی شان بہرحال یہ وہ مقدس فریضہ ہے جو بطور عطیہ اور انعام اس مخصوص ملاقات میں مخصوص انداز سے دیا گیا۔ کیا دنیا کی کوئی امت اپنا کوئی فریضہ اس کے مقابلہ میں پیش کرسکتی ہے۔ یہی سبب ہے کہ اسکا ثواب تمام عبادات سے بالا قرار دیا گیا۔ اس کی حقیقت لسان نبوت نے اس طرح بیان فرمائی۔ المصلی یناجی ربہ۔ نماز پڑھنے والا اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے۔

۔۔۔ نماز قرار دیا گیا۔ تاکہ سمجھ سکو کہ نماز مندی عبادت اور مناجات کی قدر باری تعالیٰ کے نز

سیاسی روزنامچہ

از ادارہ

یکم اگست۔ نئی دہلی۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل نے اپنے اجلاس دیر دزہ میں فیڈریشن کے متعلق ایک قرارداد منظور کی ہے۔ اخبارات کے ... سے کونسل کو معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ انڈیا کی فیڈرل اسکیم کے متعلق حکومت برطانیہ اور بعض ہندوستا... ڈروں کے درمیان ضروری ترمیمات کے لئے گفت وشنید ہو رہی ہے۔ تاکہ فیڈرل آئین کو ہندوستان میں ... جا سکے۔ لہذا مسلم لیگ واضح الفاظ میں اعلان کر دینا ضروری سمجھتی ہے کہ مسلم لیگ کسی ایسے معاہدہ یا ترمیمات پر عمل پیرا ہونے کی مکلف نہیں ہوگی جو اس کی رضامندی یا منظوری کے بغیر معرض وجود میں آئیں گی۔ مسلم لیگ کونسل برطانوی گورنمنٹ کو اس قسم کے اقدام کے متعلق انتباہ کر دینا چاہتی ہے کہ وہ مسلمانوں کی رضامندی کے بغیر کچھ نہ کرے۔ اگر اس طرف توجہ نہ دی گئی تو تمامتر ذمہ داری حکومت برطانیہ پر عائد ہوگی۔

یکم و ۲ر اگست۔ دہلی دفتر جمعیۃ علماء ہند میں چودھری افضل حق صاحب احراری لیڈر کی زیر صدارت مجلس عمل فلسطین کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں سول نافرمانی کی تحریک پاس کی گئی۔ جس پر عمل موتمر اسلامی قاہرہ کے بعد ہوگا۔ حضرت شیخ الہند مولانا سید حسین احمد صاحب مدظلہٗ صدر اور مولینا حفظ الرحمن صاحب جنرل سکرٹری مقرر ہوئے۔

یکم اگست۔ لکھنو یو۔ پی اسمبلی کے اجلاس میں پنڈت مہابیر تیاگی کے ایک سوال کے جواب میں حکومت نے بتایا۔ جب سے کانگریس نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی ہے۔ مختلف محکموں کے سرکاری نوکروں کو رشوت ستانی وغیرہ کے جرم میں سزا دی گئی۔ محکموں کے نام اور سزا یافتہ سرکاری نوکروں کی تعداد حسب ذیل ہے

محکمہ صنعت وحرفت	۱	زراعت	۱	رجسٹریشن	۲
عدالت	۳	جیل	۴	آبپاشی در فاہ عام	۲۹
پولیس	۵۲	جنگلات	۵	مال	۲۱
طب	۱	تعلیم	۱		

۴ر اگست۔ لندن برطانیہ اور مصر کے درمیان ۱۹۳۶ء کے معاہدہ پر نظر ثانی کرنے کے لئے

دفتر خارجہ میں لارڈ ہیلی فلیکس اور وزیر اعظم مصر محمود پاشا کے درمیان گفت و شنید شروع ہو گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جو نیا معاہدہ ہوا ہے اس میں مصر میں برطانوی فوجیں رکھنے کے لئے بارکیں بنانے کا خرچ اور سوڈان کے ڈیفنس کے خرچ کے متعلق خاص دفعات ہیں معلوم ہوا ہے کہ لنکا شائر کے روئی کے بیوپاریوں نے محمود پاشا سے ملاقات کی۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ محمود پاشا نے ٹیرف میں کمی کرنے کا وعدہ کر لیا ہے۔ .... اس سلسلہ میں ایک سرکاری بیان شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ وزیر اعظم محمود پاشا اور لارڈ ہیلی فیکس کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے۔ جس کی رو سے برطانیہ نے برطانوی فوج کے اخراجات میں زیادہ حصہ لینا منظور کر لیا ہے۔

۵ اگست۔ رومانیہ۔ اٹلی کے ایک حصہ میں آج دھماکہ ہوا۔ جس سے پندرہ آدمی ہلاک اور دس کے قریب مجروح ہوئے۔

۹ اگست دہلی۔ حضرت شیخ الہند مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی مدظلہ، صدر مجلس فلسطین نے تمام صوبجاتی حکومتوں کو خطوط روانہ کئے ہیں۔ جن میں ان سے استدعا کی گئی ہے کہ وہ فلسطین کے مسئلہ کے متعلق مسلمانوں کے جذبات سے حکومت کو آگاہ کر دیں۔

۱۰ اگست۔ شیلانگ۔ معاصر "امرت بازار پتر کا" کا نامہ نگار مقیم شیلانگ کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت آسام نے کیرد کولم کمیٹی کی سفارش کے بموجب تمام سکنڈری اسکولوں میں ہندوستانی کی تعلیم لازمی قرار دیدی ہے

۱۰ اگست۔ ٹوولی۔ فوجی مظاہرہ کے بعد فوجی جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے سائنور مسولینی نے فرمایا کہ ہم دھوکہ میں نہیں رہنا چاہتے۔ ہم لڑائی کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ جب دنیا کے بیشتر حصہ میں توپ کی آواز بلند ہو رہی ہے تو ایسی حالت میں دھوکہ میں رہنا اور تیاری نہ کرنا بیوقوفی نہیں بلکہ غفلت مجرمانہ ہے

۱۰ اگست۔ لندن۔ ٹیونس میں حکومت فرانس نے عربوں پر پابندیاں عائد کر دی ہیں کہ وہ جلوس نہیں نکال سکتے۔ اور نہ اجتماعی صورت میں مساجد میں جا سکتے ہیں۔ کل شام ٹیونس کی جمعیت شبان نے اُس کی مخالفت کی اور جلوس نکالا۔ پولیس اور مظاہرین میں تصادم ہو گیا۔ پولیس نے مظاہرین پر گولیاں چلا دیں۔ متعدد عرب مجروح اور شہید ہوئے۔

حکومت فرانس بعض مولویوں سے ان مجاہدین کے خلاف فتویٰ حاصل کر رہی ہے۔

۱۱ اگست۔ وارسا۔ نیم سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ پولینڈ بین الاقوامی لیگ سے علیحدہ

ہونے والا ہے۔ غیر سرکاری حلقوں میں علیحدگی کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ پولینڈ ان کو سلاویکیہ کی صورت حالات سے پیدا شدہ پیچیدگیوں میں پھنسنا نہیں چاہتا۔

۱۶ اگست۔ ماسکو۔ سویٹ حکومت کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جنگ کو فنگ کی پہاڑیوں میں ۲۳۶ روسی ہلاک اور ۶۱۱ روسی مجروح ہوئے اور ۶۰۰ جاپانی ہلاک ۲۵۰۰ مجروح ہوئے۔ جاپان کے دفتر جنگ نے روس کے اس اعلان کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس جنگ میں ۱۵۸ جاپانی ہلاک اور ۷۴۰ مجروح ہوئے۔

۱۹ اگست۔ لکھنؤ۔ حکومت یو۔ پی نے صوبہ کے دس آدمیوں کو پرواز کی تربیت دینے کے لئے یو۔ پی فلائنگ کلب کو ۵ ہزار روپیہ دینا منظور کیا ہے۔ انتخابی بورڈ کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ پرواز کی تربیت کے لئے کچھ عورتوں کو منتخب کرے۔ حکومت تربیت کا صرف آدھا خرچہ برداشت کرے گی باقی آدھا خود امیدواروں کو برداشت کرنا ہوگا۔ مستحق امیدواروں کی تربیت کا حکومت پورا خرچہ برداشت کرے گی۔

علامۂ جلیل سیدنا انور شاہ صاحب اور قادیانیت

(اثر خامۂ عالیجاہ حضرت مولانا سید محمد ازہر شاہ صاحب قیصر صاحبزادۂ محترم حضرت راس المحدثین سیدنا والشیخنا مولانا انور شاہ صاحب کشمیریؒ سابق شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند قدس اللہ سرہٗ العزیز)

"رسالہ قائد مطبوعہ مضامین کی طباعت اپنی شان کے مخالف سمجھتا ہے۔ یہ مضمون اگرچہ شائع ہوچکا ہے، مگر صاحبزادہ عالیجاہ کے ارشادِ گرامی کی تعمیل رسالہ قائد کی شان سے بہت بالا ہے"۔ (ادارہ)

اسلام کے گذشتہ چہاردہ صد سالہ دورِ حیات پر ایک نظر ڈالنے سے یہ حقیقت بخوبی روشن ہوتی ہے کہ اسے نئے نئے قسم کے فتنوں سے مجادلہ آرا ہونا پڑا ہے کبھی کفار ومشرکین نے اسے فنا کے گھاٹ اُتارنے کے منصوبے گانٹھے۔ کبھی دہریت اور زندقہ والحاد[1] اسکے لئے سدِ راہ بنے، کبھی نبوت ومسیحیت کے دعوے کرنیوالوں نے اسے نقصان پہنچانا چاہا۔ مگر اسلام حق وصداقت کا علمبردار ہونے کی حیثیت سے ہمیشہ غفور رحیم کے الطاف وافضال کا مورد بنا رہا ہے اور اسے باطل کی بڑی سے بڑی قوت بھی معمولی گزند نہ پہنچا سکی چنانچہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کہ:

سیکون فی امتی ثلاثون کذابون	میری اُمت میں تیس جھوٹے مدعیان نبوت ظہور پذیر
کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبین	ہونگے اور ان میں سے ہر ایک اپنے آپ کو نبی سمجھے گا، حالانکہ
ولا نبی بعدی۔	میں خاتم النبین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

مسیلمۂ کذاب نے یمامہ میں اور اسود عنسی نے صنعا میں نبوت کا دعویٰ کیا اور مدتوں دینِ حنیف کی تخریب پر کمربستہ رہے۔ لیکن انجام کار وہ صدیق اکبرؓ کی خلافت کے زمانہ میں ناکام ونامراد ہوکر فی النار والسقر ہوئے ان کی تمناؤں کو بار آور ہونے اور اُن کے ارادوں کو عملی جامہ پہننے کا موقعہ نہ نصیب ہوا۔ اسی طرح اور بہت سے فتنے اُٹھے مگر تھوڑی مدت کے بعد پیوندِ زمین ہوتے رہے۔ ان سب فتنوں میں دورِ حاضر کا فتنۂ قادیانیت

[1] زندقہ اور الحاد سچے دین میں گڑبڑ کردینے کو کہتے ہیں اور بقول حضرت علامہ سید انور شاہؒ "یہ کھلے کفر سے بدتر ہے"۔ قیصر

سے بے مزید اور شدید ہے۔ قادیانیت نے ایسے پُر آشوب زمانہ میں جنم لیا جب ہندوستان سے اسلامی حکومت کے نقش و نگار مٹ رہے تھے نہ اُنکی مذہبی قوت تھی اور نہ سیاسی، مختلف پریشانیوں اور برطانوی تسلط نے اُنہیں بہت حد تک آفت زدہ اور ستم رسیدہ بنا دیا تھا، اُن کے ذہن میں نہ مذہب کا صحیح تصور تھا اور نہ دینِ حنیف کے جھنڈے کو بلند رکھنے کا دلمیں کوئی جذبہ ہوہی نہیں بلکہ برطانوی تعلیم و تہذیب نے جسکا مقصدِ اوّل انسان کو خدا سے نافرمان اور مذہب سے باغی بنا دینا ہے، ان کے دلوں میں اسلام کیطرف سے نفرت پیدا کر دی تھی۔ مسلمانوں کو دامِ تزویر میں پھنسانے کی اس سے زیادہ اور کونسی فضا سازگار ہو سکتی ہے۔ چنانچہ مرزائے قادیان اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر باہر آیا اور اس نے تبلیغ اسلام کے نام پر مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ کیا، پھر رفتہ رفتہ اس نے مجددیت مسیحیت اور نبوت کے دعوے کئے۔ جہادِ شرعی کو اس نے منسوخ کیا اور اپنے مریدین کو بجائے کعبہ کے قادیان میں حج کے ارادہ سے آنیکی تلقین کی، انبیاء سابقین کی شان میں وہ جتنی گستاخیاں کر سکتا تھا اُس دریدہ دہن نے کیں۔ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی تعداد تین ہزار بتائی گئی ہے۔ مرزا نے نبیِ اکرمؐ سے دس قدم آگے بڑھنے کیلئے اپنے معجزوں کی تعداد کہیں تین لاکھ اور کہیں دس لاکھ بتائی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس نے زناکار، شرابی اور بُری سے بُری صفت سے متصف کیا۔ اور پکار پکار کر کہا کہ ؎

زندہ شد ہر نبی باآمدنم ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم

یورپ کی تعلیم و تہذیب نے چونکہ مسلمانوں کو نصاریٰ کے سماطِ کرم کے ان زلہ برداروں کی شیطنت سے محفوظ رہنے اور اُنکی اسلام دشمنی کے ناپاک سلسلہ کو ختم کر دینے سے غافل کر دیا تھا۔ اسلئے مرزائے قادیان کیلئے ترقی و کامیابی کے راستے کھل گئے اور اس نے جی کھولکر مسلمانوں کے متاعِ ایمان کی رہزنی کی۔ ٹھیک اسوقت علماء کرام اس فتنہ کے استیصال کیلئے کھڑے ہوئے اور سالہاسال تک وہ خالص مذہبی نقطۂ نظر سے مناظروں مباحثوں اور مواعظ کے ذریعہ اسکی مخالفت کرتے رہے۔ علماء نے مرزائے قادیان کی سرکوبی کیلئے قریہ بقریہ اور شہر بشہر ہزاروں تقریریں کیں اور صدہا کتابیں اسلام کے مکمل ہو جانے، مسائل ختمِ نبوت و حیاتِ عیسیٰ وغیرہ کی توضیح اور مرزائے قادیان کے کفر کو دلائل و شواہد کی روشنی میں ثابت کرنے کیلئے لکھیں۔

علامہ سید انور شاہ { گذشتہ پندرہ بیس سال میں استیصالِ قادیانیت سے غیر معمولی دلچسپی رکھنے والے اور اپنے قیمتی اوقات کو اس کارِ خیر میں خرچ کرنیوالے بزرگوں میں حضرت مولانا ظفر علی خاں اور امام العصر حجۃ الاسلام علامہ جلیل سیدنا مولانا سید انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے

اسمائے گرامی خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ اوّل الذکر نے تعلیم یافتہ اصحاب کو مرزائے قادیان کی فتنہ انگیزی سے متنبہ کرنے اور اسکے سیاسی نقصانات سے عام مسلمانوں کو نجات دلانے کیلئے تحریری اور تقریری طور پر قابلِ قدر خدمات انجام دی ہیں۔ اور ثانی الذکر نے علماء اور طلبہ کو استیصالِ قادیانیت کیطرف متوجہ کیا۔ علامہ مرحوم کے تبحرِ علمی پر روشنی ڈالنے کا یہ موقعہ نہیں لیکن میں اتنا ضرور کہونگا کہ وہ دورِ حاضر کے ان بلند مرتبت رجال علم و عمل میں سے تھے جن پر اسلام جسقدر فخر کا اظہار کرے کم ہے۔

بیس سال سے زائد عرصہ گذرتا ہے علامہ سید رشید رضا صاحب مرحوم صاحب "المنار" جو مصر کے مشہور عالم تھے جب ہندوستان کی سیاحت فرماتے ہوئے رونق افروزِ دیو بند ہوئے تو علامہ سیّد انور شاہ رحمۃ اللہ کی ایک برجستہ عالمانہ تقریر بزبانِ عربی سُنکر بے اختیار پکار اُٹھے کہ میں اگر دار العلوم دیوبند میں آتا تو ہندوستان سے مایوس واپس جاتا۔

علامہ مرحوم کی مختصر تعریف مدیر روزنامہ زمیندار کے الفاظ میں یہ ہوسکتی ہے کہ:

"مولانا کا تفقہ فی الدین، مذہبی تقشف و تورع، تبحرِ علمی، اخلاص و للّٰہیت بزرگان سلف کی یاد تازہ کرتی ہے، آج دعوے کیساتھ کہا جاسکتا ہے کہ علوم دینیہ میں مولانا کا جو بلند پایہ ہے اسکا ثانی ارضِ بسیط پر ملنا محال ہے اور یہ حقیقت ہے کہ مولانا انور شاہؒ اگر آج بدرجۂ اوّل مجددیت ہی کا دعویٰ کر دیتے تو مرزائے قادیان جیسے دس ہزار مجدد قدم چومتے۔" (روزنامہ زمیندار ۸ مارچ ۱۹۳۳ء)

خود حضرت مولانا ظفر علیخاں نے اپنی ایک نظم میں جسمیں مدینۃ العلم دیوبند کی علمی خدمات پر اظہار تحسین کیا گیا ہے۔ علامہ مرحوم کا ذکر یوں کیا تھا۔ کہ ؎

اسمیں قاسم ہوں کہ انور شاہ یا محمود الحسن
سب کی فطرت ارجمند تھی سب کی ہمت تھی بلند

علامہ مرحوم علم و عمل کے بوریا نشین تاجدار ہنگاموں سے الگ تھلگ رہنے والے بزرگ اور گوشہ تنہائی میں درس و تدریس کے مشاغل جاری رکھنے والے عالم تھے، مگر قادیانیت نے جب زیادہ فروغ پایا تو حضرت مرحوم نے باہر تشریف لاکر مسلمانوں کی رہنمائی کا فرض ادا کیا۔ آپکو استیصال قادیانیت سے اتنا شغف تھا کہ سخت سے سخت علالت اور ضعف و نقاہت بھی لمحہ بھر کیلئے اس فرض سے غافل نہ کرسکے۔ خود ۱۸ مارچ ۱۹۳۳ء کو دیوبند میں ایک تقریر کے دوران میں فرمایا تھا کہ:-

"آٹھ یوم سے متواتر بواسیر کا خون بدن سے خارج ہو رہا ہے، ضعف و نقاہت مانع تقریر ہے، دو وقت سے فاقہ بھی ہے لیکن مرزائے قادیان کے ہذیانات اور خاتم النبیین والمرسلین کی حقیقی محبت نے آپ حضرات کے سامنے چند گذارشات کرنے کیلئے ممبر پر بیٹھنے کی جرأت دلادی۔"

تحفظ دینِ محمدی کے جذبات میں ڈوبا ہوا یہ وجود مقدس بسترِ مرگ پر بھی اس فرض کو نہ بھولا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ روح کے عالم بالا کیطرف پرواز کرنے سے دس پندرہ گھنٹہ قبل با دیدۂ تر اسی فتنہ کے نقصانات پر گفتگو فرما رہے تھے (نور اللہ مرقدہ وطاب ثراہ)

میں اسی آقائے مدنی کے عاشق کی مذہبی خدمات کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن میرے تخیلات کا شیرازہ بکھرا ہوا ہے۔ دل و دماغ اپنے قابو میں نہیں اور قلم چلتا چلتا رُک جاتا ہے۔

کاش میرے کہنے کی ضرورت پیش نہ آتی اور پڑھنے والے خود سمجھ جاتے میرے سکوت میں غوغائے محشر پوشیدہ ہوتا، خموشی میری گفتگو بنتی اور بے زبانی میری زبان ہو جاتی۔ ؎

سرگذشتِ حیات کہہ جاؤں درد کی واردات کہہ جاؤں
دل کے سب واقعات کہہ جاؤں چُپ رہوں اور بات کہہ جاؤں

تحریری جہاد علامۂ مرحوم نے قادیانیت کے مختلف پہلوؤں کو روشن کرنے کیلئے مختلف کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ اس سلسلہ کی سب سے پہلی تصنیف "اکفار الملحدین" فی شئی من ضروریات الدین" ہے۔ مسئلہ تکفیرِ اہلِ قبلہ فقہاء و محدثین کے نزدیک ایک بہت ہی غامض مسئلہ ہے عوام نہیں بلکہ بعض اہل علم اصحاب بھی متقدمین کی مختلف عبارتوں کو دیکھ کر اغلاط و شبہات کا شکار بن گئے اور سمجھنے لگے کہ ایک شخص کا اہل قبلہ میں سے ہونا اور اپنے کو مسلمان کہنا اسکے مسلمان ہونیکا روشن ترین ثبوت ہے۔ خواہ وہ ضروریاتِ دین (یعنی وہ عقائد و اعمال جنپر دین کا دار و مدار ہو) کا بھی منکر ہو یا ان کی تاویل کرتا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے اشخاص قادیانیوں کو کافر کہنے میں پس و پیش کرتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سپاسنامہ خیر مقدم

مجاہد اعظم امیر الہند شیخ الحدیث جانشین شیخ الہند سیدی و مولائی حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی ادام اللہ فیضہم

(از مولانا محمد فاضل صاحب منجانب مدرسہ فلاح دارین مراد آباد)

اکابر ملت و برادران قوم!

آپکی قدیم مذہبی وملی درسگاہ مدرسہ فلاح دارین مراد آباد کے مخلص سرگرم مہتمم جناب حافظ محبوب الٰہی صاحب نے مجھ جیسے کم مایہ اور ناآشنائے عصر کو حضرت امیر الہند دامت برکاتہم کے خیر مقدم اور اظہار تشکر کیلئے نامزد کیا ہے۔ ضرورت تھی کہ حضرت شیخ مدظلہ کے خیر مقدم کیلئے کسی ایسی شخصیت کا انتخاب کیا جاتا جسکو خود بھی زہد و ورع، علم و فضل اور ملکی و ملی خدمات کے سلسلہ میں کوئی خاص امتیاز حاصل ہوتا۔

قوم میں اس قسم کے برگزیدہ حضرات کی ہوتے ہوئے قرعۂ فال کا مجھ جیسے ناکارہ کے نام پر آنا اپنی فیروز بختی اور خوش طالعی سمجھتا ہوں اور اپنی تمام کمزوریوں کے باوجود اسقدر زبردست بار امانت اور اہم ترین ذمہ داری کے اٹھانے کی اسلئے جرأت کر رہا ہوں کہ اصحاب خلوص کی تعمیل ارشاد کیساتھ ارباب صدق و صفا اور حاملین سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی جو خدمت بھی میسر آجائے موجب سعادت اور باعث فلاح دارین ہے۔

احب الصالحین ولست منھم   لعل اللہ یرزقنی صلاحا

حضرات مجھے اپنی درماندگی اور عجز کا اعتراف ہے اور یقیناً حضرت مخدوم کے خیر مقدم کیلئے مجھ کو وہ الفاظ میسر نہیں آسکتے جو تاثرات قلبی کے اظہار میں پورا پورا ساتھ دے سکیں۔ مگر جہاں تک خلوص و عقیدت کا تعلق ہے میں کارکنان مدرسہ کیجانب سے حضرت مجاہد اعظم کا پرخلوص خیر مقدم کرتے ہوئے ایک سچے ارادتمند اور عقیدت کیش حلقہ بگوش کی طرح اظہار تشکر کرتا ہوں۔ "شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا" حضرت اقدس کی تشریف آوری کارکنان مدرسہ کیلئے باعث عزت اور مدرسہ کی عملی زندگی کیلئے فال نیک ہے۔

حضرتِ والا کا یہاں تشریف لانا ہماری انتہائی خوش نصیبی ہے جسکا شکریہ ادا کرنے میں زیادہ سے زیادہ شاندار الفاظ بھی ہمارے دلی جذبات تشکر کی صحیح ترجمانی نہیں کر سکتے۔

جناب والا کی والہانہ خدماتِ ملی اور حضورِ والا کا سرفروشانہ جہادِ حریت، کتاب و سنت کی تدریس کا انہماک، اہم ترین ذمہ داریوں کی بجا آوری، دعوت و ارشاد کے فرائض کی انجام دہی اور باوجود ان سارے مذہبی اور وطنی مشاغل کے تکالیفِ سفر برداشت کر کے جناب کی تشریف آوری ان تمام وجوہ سے اس احسان کا وزن اور زیادہ ہو جاتا ہے۔ تاہم مجھے امید ہے کہ جس ذرہ نوازی سے صعوباتِ سفر برداشت فرما کر تشریف آوری کی زحمت گوارا فرمائی اسی طرح ہمارا حقیر و ناچیز مگر دلی شکریہ بھی قبول فرمائیں گے۔ "گر قبول افتد زہے عز و شرف"

حضرات اس بابرکت اجتماع میں اگرچند الفاظ آپکی قومی درسگاہ اور آپ کی آنیوالی نسلوں کی آخری امیدگاہ کے متعلق عرض کر دیئے جائیں تو شاید غیر موزوں نہوگا۔ بہت ممکن ہے کہ آپ حضرات کی توجہات اور آپکی پُرخلوص دعائیں اس مدرسہ کی ترقی کا باعث بن سکیں۔

عزیزانِ ملت! یہ مدرسہ تقریباً نصف صدی سے قائم ہے اور الحمدللہ یوم تاسیس سے لیکر آجتک یہ درسگاہ جماعتِ حقہ حضرات علماءِ دیوبند زاد اللہ شرفہٗ کے دامن سے وابستہ رہی ہے، سیدی وسندی مرشدی ومولائی حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ مجاہدِ ملت حضرتِ مولانا عبید اللہ صاحب سندھی، حکیم الامۃ حضرتِ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی اپنی تشریف آوری سے اس مدرسہ کو سرفراز فرماتے رہے ہیں اور اسکے متعلق اپنے بلند پایہ خیالات کا اظہار فرماتے رہے ہیں۔

درحقیقت ان مقدس ہستیوں کا روحانی فیض ہے کہ آجتک یہ مدرسہ باوجود صدہا حوادث وفتن قائم رہا یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ مدرسہ کا دورِ اول اپنی تعلیمی ہمہ گیری اور افادیت کے لحاظ سے ایک شاندار اور روشن دور تھا جسکے مقابلہ میں اسکا دورِ ثانی جسکی مدت ایک قرن سے بھی کہیں زیادہ ہے نامساعد اسباب کی کارفرمائیوں کے ہاتھوں سخت تاریک دور ہے۔ شاندار ماضی کے افسانے اور ازمنہ متوسط کی تاریکی اور پسماندگی کا ماتم کرنے کے بجائے، میں آپ حضرات کی توجہ مستقبل کے عزائم اور زمانۂ حال کے اُن کوائف کیطرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جو ممکن ہو کہ آئندہ چلکر ہماری قومی تعمیر کا سنگِ بنیاد بن سکیں۔

حضرات حیاتِ ثانیہ اور نشأۃ جدیدہ کے اعتبار سے اگر مدرسہ کے اس دور کو دورِ ثالث کہا جائے تو زیادہ موزوں ہوگا۔ اگرچہ اسوقت مدرسہ کے کسی شعبہ کے متعلق اسکے مکمل ترقی یافتہ ہونیکا دعویٰ کرنا مشکل ہے

مگر اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ تدریجی طور پر نہایت خاموشی کیساتھ بہت سی بدنظمیوں کیطرف توجہ کی گئی اور باوجود قدم قدم پر رکاوٹوں کے مناسب تبدیلی کے بعد وقتی ضروریات کے اقتضاء کے مطابق ایک مستقل نصاب کے ماتحت تعلیم کا اجراء کیا گیا، طلبہ کی تعلیمی جانچ اور مدرسین کے فرائض کی انجام دہی کی نگرانی کا باضابطہ انتظام کیا گیا - دراصل مدرسہ کی اصلاح اور ترقی کی راہ میں کارکنانِ مدرسہ کا یہ پہلا قدم ہے - اگر قوم نے ساتھ دیا اور حالات نے مساعدت کی تو مہتمم صاحب مدرسہ کا مصمم ارادہ ہے کہ جلد سے جلد مدرسہ کی ابتدائی تعلیم کو ترقی دیکر ثانوی اور فوقانی درجات تک پہنچایا جائے جسکے لئے مدرسہ کے تمام درجات میں حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدظلہ کے نصاب تعلیم کے ماتحت تعلیم دی جائے جو دینی اور دنیوی ضروریات کے لحاظ سے ایک جامع اور مکمل نصاب ہے جسمیں حفظِ قرآن و ناظرہ، قرأت و تجوید، دینیات و سیرت، تاریخ و جغرافیہ ریاضی و انگریزی عربی و فارسی اردو و ہندی اور دوسرے مضامین کو نہایت غور و فکر کے بعد ترتیب دیا گیا ہے جسکا تجربہ ملک کے مختلف مدارس میں کیا گیا - اور امید افزا نتائج ظاہر ہوئے -

مدرسہ امدادیہ مراد آباد میں تقریباً دس سال تک اسی نصاب کے ماتحت تعلیم ہوتی رہی یوپی گورنمنٹ کے انسپکٹرانِ تعلیم اور لوکل گورنمنٹ کے افسرانِ معائنہ نے ہمیشہ اس نصاب پر اعتماد کا اظہار کیا ہے - اور اس نصاب تعلیم کے ماتحت طلباء نے جتنی ترقی کی اسکی نظیر نہ مدرسہ امدادیہ کی گذشتہ تاریخ میں پائی جاتی ہے اور نہ مستقبل قریب میں اسکی توقع - مہتمم صاحب مدرسہ فلاح دارین کا قصد ہے کہ قوم کے غیر مستطیع ہونہار بچوں کو وظائف دیکر تعلیم کیساتھ ساتھ کسی قسم کی صنعت و حرفت اور دستکاری سکھائی جائے تاکہ تعلیم ختم کرنے کے بعد طلبائے مدرسہ ہر قسم کی ملازمتوں سے بے نیاز ہو کر آزادی کیساتھ اپنی اور اپنے متعلقین کی معاشی ضروریات کی تکفل کر سکیں -

مجھے امید ہے کہ آپ حضرات میری معروضات پر توجہ فرماتے ہوئے مدرسہ کی ترقی کیلئے دعا فرمائیں گے - ان مختصر اشارات کے بعد میں آپ حضرات سے اجازت چاہتا ہوں کہ ایکمرتبہ پھر مجاہد اعظم امیر الہند شیخ الحدیث جانشین شیخ الہند حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب دامت برکاتہم کا اس غیر معتدل موسم میں تشریف لاکر اپنے بصیرت افروز بیانات اور زریں خیالات سے مستفید فرمانے پر صمیم قلب سے شکریہ ادا کروں اور اسی کے ساتھ ساتھ آپ حضرات کی خدمت میں بھی دلی شکریہ پیش کروں کیونکہ آپ حضرات نے کارکنان مدرسہ کی درخواست پر اپنی تمام ضروریات کو پس پشت ڈالکر جلسہ میں شرکت کی زحمت گوارا فرمائی یہ صحیح ہے کہ میرے پاس آپکے شایان شکریہ کے الفاظ نہیں ہیں لیکن اخوت و اخلاص کی سرزمین ظاہری تکلفات سے بے نیاز ہے - و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین و علیٰ آلہ واصحابہ اجمعین -

رنة محزون

للعلامة الاديب الفاضل اليلمعي مولانا عبد الحق المدني
المدير في الجامعة القاسمية المعروفة بالمدرسة الشاهية الواقعة في مرادآباد (هند)

يرثي شيخ الحرم ومدير المسجد النبوي بالمدينة المنورة صاحب السماحة والسيادة السيد عبد الجليل (مدني) تغمده الله بغفرانه ورضوانه واسكنه فسيح جنانه

حوادث هذا الدهر نيل وحرمان — عطاء واعطاء ربح وخسران
نواح وافراح وراح ونكبة — وعز وذل وابتهاج واحزان
يسار واعسار نجاح وخيبة — ووجد واعدام وفتح وخذلان
ترنم مرتاح ورنة نادب — وانة ذي شجو وكل له شان
ترى المرء مستاء بانكد عيشة — وللعيش يسعى وهو بالعيش جذلان
ولولا الاماني ما ازدهى روض غارس — ولا ارتفعت فوق البسيطة اركان
على انها الدنيا سراب بقيعة — يراودها اعمى البصيرة حيران
ويحسبه الظمآن ماء وطالما — قفا اثره وقت الهجيرة ولهان
بلى انما الدنيا سفينة راكب — تزاحم فيها السفر والكل نشوان
تميد بهم طورا وتسبح تارة — وتغرقهم اخرى وللبحر طغيان
تمنيهم الامال والكل واثق — وللغدر سهم يقرع الصم مرنان
وهذي الليالي تؤذن المرء بالبلى — فيسفر وجه الصبح والمرء فرحان
ويا عجبا ممن يرى ظلمة الدجى — ويغتر بالاصباح والصبح فتان
واسعد خلق الله من عاش سيدا — ومات جليلا وهو في الخير معوان
يطيب الثنا عنه اذا عن ذكره — فيستاء من في قلبه منه شنآن
ولم يخل ذو فضل عن الضد في الورى — وما الناس الا كالمعادن الوان
[ا]ول محسود على الفضل آدم — فلم يخل عنه بعد ذالك انسان

فذو البر محسود وذو الشر حاسد … وذلك انسان وهاذاك شيطان
ومن يك دراك الحقائق يعترف … لذا الفضل بالحسنى وللحق ميزان
نعم ان ذا الود الصريح يسره … جميل الثنا اذ فيه للحق اذعان
فاهل الوئام يلهجون بذكره … وتجري بما فيهم شيوخ وشبان
يقولون مات الفضل والسودد الذي … اقيمت لفي عصر ذالشهم اركان
وهل ينكر الحق الصريح تعنتا … وبعض الايادي في العوارف برهان
اباجعفر عبد الجليل بن حمزة … حليف لندى رب الشهامة غيران
لانت اجل اليوم عندي مكانة … فترثيك اشعار وتبكيك اوزان
نعم ان ربات الخدور اذا بكت … وسال لها وادي العقيق وبطحان
وغاضت ما فيها وفاض سوادها … وغارت لها من بعد ذلك اجفان
عسى انها تقضي من الحق بعضه … وبعض وفاء الحق للحق اذعان
فهذا الذي قد ثابر الضر وحده … وللروع يوم في الكريهة سحنان
غداة اثار الحرب اشراف مكة … على الترك والاتراك اذ ذاك هجان
وقد حدثت بين الفريقين منهما … امور تنسي الدين والكل خوان
امور عظام لا تطاق فظيعة … تهيج بذكراها الذي النفس شجان
اقام بارض الله طيبة صابرا … على الباس واللاواء والقوم قد بانوا
اقام قصارى فكره رفع فاقة … لذي حاجة والحر في الضر معوان
فادى ذوي القربى حقوق ولاءهم … ولم ينس حق الود فالصحب اخوان
وعال اليتامى والمساكين بعدما … لهم طويت عند المجاعة بطنان
ترى زمر العافين حول جنابه … عكوفا يواسيهم وفي الدار ضيفان
وللبذل في الباساء فضل مكانة … يسود به الغطريف قد راد يزدان
لذلك كريم النفس يوثر قومه … بكل نفيس حين يبخل ثروان
فاكرم بها من فطرة مدنية … توارثها من عهد آدم عدنان

دورثتها الانجاب من آل هاشم — مفاخر لم يمنح بها قبل غسان
يسودون اذ هم في البطون اجنة — فكل وليد حين يولد طرخان
فهم في حجور المكرمات ترعرعوا — لهم من ثدى المجد تشخب البان
ولازال ذاك المد لهم من الاسى — محيطا وافعى السوء بالقوم مطحان
الى ان اراد الله انقاذ خلقه — وانعشهم من صيب اللطف تهتان
اتاح لهم عبد العزيز يسوسهم — مليك بكفيه حديث وقرآن
فجدد للتوحيد درسا فاصبحوا — وللناس في درك الحقيقة امعان
اقام حدود الله في كل شرعة — فللعدل عند الفصل ينصب ميزان
ومن عدله ان وسد الامر اهله — فلا رشوة ترجى ولا الاثم ادهان
ابر مدير قد اقام بمسجد — اقيم على أُس التقى منه بنيان
وناهيك من راى سديد لمنصب — مجيد لشهم في المكارم فردان
وقد غالت الايام منا شقيقة — قريبا ولم تُخمد له بعد نيران
هو الشهم زين العابدين الذي له — محامد في جيد المكارم عقيان
اياديه في الزرقاء بيض كانها — نجوم ويوم الحشر في الحوض كيزان
قضى نحبه والمجد واستودع الاسى — ذويه فما جفت لهم بعد اجفان
وذي نكبة اخرى لقد فاجئتهم — وما لصروف الدهر للمرء ايذان
يقولون لا تبعد وهل بعد ذا النوى — بعاد ولكن التحسر افنان
فصبرا على الرزئين صبرا تجمل — والا فما لي عنهما اليوم سلوان
رثيتك لما ان نعيت ولم اكن — مدحتك حيا والمديح له شان
وتلك بقلبي لا تزال حزازة — وحسبي من تلك الحزازة اشجان
أابناءهما لا زلتم في كرامة — يحفكم الاسعاد والله منان
فدوموا بحسن الاتفاق وشيدوا — صروح العلى اذ انتم اليوم اخوان
فتلك صروح المجد قد اُسست لكم — قواعدها واستحكمت منه بنيان

معالمہا تبقی بحسن صنیعکم وان کان بانوھا عن الدار قد بانوا
ولا تیأسو من رحمۃ اللہ انہ کریم لہ فضل عمیم واحسان
تدوم بذی الدنیا ماثر مجدھم وفی جنۃ الفردوس روح وریحان
وھاک صدی التاریخ نادی معربا
یحییہ بالزلفا ھنالک رضوان

۱۳ ھ ۵۷

آنے والے انقلاب کی تصویر

صحیح سوالات۔ غلط اعتراضات کے جوابات۔ اور سیاسیات حاضرہ پر بصیرت افروز تبصرہ

جذباتِ حریت کا کامیاب درس

جس میں مندرجہ ذیل عنوانات پر سیر حاصل اور کامیاب بحث کی گئی ہے۔

سائنس جدید۔ اور تباہی عالم۔ اقتصادی مشکلات۔ بڑھتا ہوا افلاس۔ یورپ کے پاس دولت کہاں سے آئی۔ عروج یورپ کا اثر اسلامی ممالک پر۔ یورپ اور مسلمانوں کی موجودہ حالت۔ کمیونزم۔ سوشلزم وغیرہ اقتدار مسلم اور اشتراکیت۔ آزاد ہندوستان کی حیثیت۔ آزادی ہند کے بعد۔ علماء ہند اور ذوق انقلاب۔ ہم ہندوستان میں کیا چاہتے ہیں۔ ہندوستان سے افلاس کس طرح دور کیا جا سکتا ہے۔ کانگریس کے اساسی اصول ہندوستان کے مدبرین:۔ سرکاری ملازمتیں۔ اسمبلی کی نشستیں اور طرز انتخاب۔ ہمارے تحفظات اور ہماری طاقت۔ مسلم لیگ۔ احرار اور جمعیۃ علماء ہند۔

از مولانا سید محمد میاں صاحب قائد التحریر رسالہ قائد

فقہیات

المختار للفتویٰ

فَصْلٌ - سُؤْرُ الْآدَمِيِّ وَالْفَرَسِ وَمَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ طَاهِرٌ وَسُؤْرُ الْكَلْبِ وَالْخِنْزِيْرِ وَسِبَاعِ الْبَهَائِمِ نَجِسٌ وَسُؤْرُ الْهِرَّةِ وَالدَّجَاجَةِ الْمُخَلَّاةِ وَسِبَاعِ الطَّيْرِ وَسَوَاكِنِ الْبُيُوْتِ مَكْرُوْهٌ وَسُؤْرُ الْبَغْلِ وَالْحِمَارِ مَشْكُوْكٌ يَتَوَضَّأُ بِهِ وَيَتَيَمَّمُ عِنْدَ عَدَمِ الْمَاءِ۔

(ترجمہ) آدمی۔ گھوڑے اور اُن جانوروں کا جھوٹا جن کا گوشت کھایا جاتا ہے (حلال ہی) پاک ہے۔ کتے۔ خنزیر اور درندوں کا جھوٹا ناپاک ہے۔ بلی اور وہ مرغی جو کھلی پھرتی ہو اور گوشت خور پرندں اور گھروں میں رہنے والے جانوروں (چوہے وغیرہ) کا جھوٹا مکروہ ہے۔ خچر اور گدھے کا جھوٹا مشکوک ہے جب اور پانی نہ ہو تو اسی (خچر یا گدھے کے جھوٹے سے وضو کرے اور تیمم (بھی) کرے۔

حاشیہ متعلق متن عربی۔ عہ قال فی البدائع اما سور الفرس فعلیٰ قول ابی یوسف ومحمد رحمہما اللہ طاہر لطہارۃ لحمہ وعن ابی حنیفۃ روایتان کما فی لحمہ فی روایۃ الحسن نجس کلحمہ وفی ظاہر الروایۃ طاہر کلحمہ وھو روایۃ ابی یوسف عنہ وھو الصحیح لان کراھۃ لحمہ لا لنجاستہ بل لتقلیل ارھاب العدو وآلۃ الکر والفر وذلک منعدم فی السور واللہ اعلم بدائع الصنائع ص۶۳ ج۱ عہ رمزہ ف سور الکلب والخنزیر وسائر الوحش نجس عند عامۃ العلماء وقال مالک طاہر وقال الشافعی سور السباع کلہا طاہر سوی الکلب والخنزیر ۱۲ بدائع الصنائع سے رمزہ س قال فی البدائع عن ابی یوسف والشافعی لا یکرہ ۱۲ ص۶۶ ج۱ للعہ صفۃ الدجاجۃ المخلاۃ ان لا یصل منقارہا الی ما تحت قدمیہا فان کان یصل فہی مخلاۃ ۱۲ بدائع ص۶۶ ج۱ صہ ھذا ظاہر الروایۃ وروی الکرخی عن اصحابنا ان سورہما نجس وقال الشافعی طاہر۔ وجہ ظاہر الروایۃ ان الآثار تعارضت عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ کان یقول الحمار یعلف القت والتبن فسورہ طاہر وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما انہ قال انہ رجس وکذالک تعارضت الاخبار فی اکل لحمہ ولبنہ روی فی بعضہا النہی وفی بعضہا الاطلاق وکذا اعتبار عرقہ یوجب طہارۃ سورہ واعتبار لحمہ ولبنہ یوجب نجاستہ وکذا تحقق اصل الضرورۃ لدورانہ فی صحن الدار وشربہ فی الاناء یوجب طہارتہ وتقاعدہا عن ضرورۃ الہرۃ باعتبار انہ لا یعلو الغرف ولا یدخل المضائق یوجب نجاستہ والتوقف فی الحکم عند تعارض الادلۃ واجب فلذالک کان مشکوکا فیہ فاوجبنا الجمع بین التیمم

و بین التوضی بہ احتیاطا ۱۲ ... فی البدائع ص۶۵ ج۱

بابُ التیمم

مَنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى اسْتِعْمَالِ الْمَاءِ لِبُعْدِهِ مِيلًا أَوْ لِمَرَضٍ أَوْ بَرْدٍ أَوْ خَوْفِ عَدُوٍّ أَوْ عَطَشٍ أَوْ عَدَمِ آلَةٍ يَتَيَمَّمُ بِمَا كَانَ مِنْ أَجْزَاءِ الْأَرْضِ كَالتُّرَابِ وَالرَّمْلِ وَالْجِصِّ وَالْكُحْلِ وَلَا بُدَّ فِيهِ مِنَ الطَّهَارَةِ وَالنِّيَّةِ وَيَسْتَوِي فِيهِ الْجُنُبُ وَالْمُحْدِثُ وَصِفَتُهُ أَنْ يَضْرِبَ بِيَدَيْهِ عَلَى الصَّعِيدِ فَيَنْفُضَهُمَا ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ يَضْرِبُهُمَا كَذَالِكَ فَيَمْسَحُ بِكُلِّ كَفٍّ ظَهْرَ ذِرَاعِ الْأُخْرَى وَبَاطِنَهَا مَعَ الْمِرْفَقِ وَفِي اشْتِرَاطِ

باب تیمم جو شخص پانی کے ایک میل[1] دور ہونے یا بیماری یا سردی[2] یا دشمن کے خوف یا پیاس کے خوف یا پانی نکالنے کا سامان نہ ہونے کے باعث پانی کے استعمال پر قادر نہ ہو۔ وہ تیمم کرے۔ کسی ایسی چیز پر جو زمین کے اجزا میں سے ہو جیسے مٹی۔ ریت۔ گچ۔ سرمہ۔ اور یہ ضروری ہے کہ وہ چیز (جس پر تیمم کیا جائے پاک ہو) نیز نیت بھی ضرور ہو۔ تیمم کے سلسلہ[3] میں جنبی اور بے وضو دونوں برابر رہیں گے۔

تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھ مٹی پر مارے۔ پھر اُن کو جھاڑے۔ پھر ان دونوں کو چہرے پر پھیرے پھر اسی طرح دونوں ہاتھ دوبارہ مٹی پر مارے۔ اور ہر ایک ہتیلی سے دوسرے ہاتھ کی کلائی کے بیرونی اور اندرونی حصہ پر مسح کرے

[1] زمرہ ف ای خلافاللشافعی فان عندہ لا یتیمم الا اذا خاف تلف نفس او عضو۔ وعندنا یجوز اذا خاف زیادتہ او طولہ۔ باستعمال الماء کالمحموم او صاحب الجدری۔ او بالحرکۃ الیہ کالمبطون۔ او لا یزداد لکن یشق علیہ الحرکۃ۔ شرح نقایہ صہ ۳۲ ج ۱ عن ازیہ مع تغییر وحذف [2] زمرہ ف لما اجل خلافا للشافعی مصرحا وان کان اصلہ یقتضی الخلاف۔ ثم انہ قال فی شرح النقایہ او برد یخاف الصحیح المقیم من استعمالہ الماء الھلاک او تلف العضو او المرض۔ وقال ابو یوسف و محمد لا یجوز التیمم للبرد الا المسافر۔ اہ شرح نقایہ صہ ۳۲ ج ۱ عن ازیہ۔ [3] زمرہ ف ای خلافا للشافعی وکذالک فی الجص والکحل۔

(حاشیہ متعلق ترجمہ) ایک میل ایک جانب میں اور آمد و رفت میں دو میل اور میل کی مقدار چار ہزار قدم۔ ہر قدم ڈیڑھ ذراع اور ہر ذراع ۲۴ انگل۔ اور ہر انگل چھ جو کی موٹائی کی برابر ہو اللہ اعلم۔ بدائع۔ نقایہ۔ طحطاوی صہ ۶۲ جبکہ پانی گرم نہ مل سکتا ہو۔ نہ پانی گرم کرنے کا امکان ہو اور ٹھنڈے پانی کے استعمال کرنے میں جان جاتے رہنے یا کسی عضو کے مارے جانے یا مرض آپڑنے کا خطرہ ہو۔ شرح

اَلِاسْتِیْعَابِ رِوَایَتَانِ - وَیَجُوْزُ قَبْلَ الْوَقْتِ وَقَبْلَ طَلَبِ الْمَاءِ وَلَوْ صَلّٰی بِالتَّیَمُّمِ
ثُمَّ وَجَدَ الْمَاءَ لَمْ یُعِدْ - وَاِنْ وَجَدَہٗ فِیْ خِلَالِ الصَّلٰوۃِ تَوَضَّاءَ وَاسْتَقْبَلَ

اور استیعاب کے شرط ہونے میں دو روایتیں ہیں - تیمم وقت سے پہلے بھی جائز ہے اور پانی تلاش کرنے سے پہلے بھی - اور اگر تیمم سے نماز پڑھ لی تھی پھر پانی پالیا - تو نماز کا اعادہ نہیں - اگر نماز پڑھ ہی رہا تھا کہ پانی میسر آگیا - تو وضو کرلے اور پھر شروع سے نماز پڑھے -

عہ رمزہ - ف - ای خلافاً للشافعی - قال فی البدائع هو احد قولی الشافعی وفی قوله الاخر وهو قول مالک ضربة للوجه وضربة لليدين الى الرسغين ۱۲ بدائع ص۴۵ ج ۱ فائدہ قال فی البدائع لو کان مقطوع اليدين من المرفق يمسح موضع القطع ۱۲ ص۴۶ عہ قال فی البدائع اما استيعاب العضوين بالتيمم فهل هو من تمام الركن لم يذكره فی الاصل نصاً لكنه ذكر ما يدل عليه فانه قال اذا ترك ظاهر كفيه لم يجزه ونص الكرخی انه اذا ترك شيئاً من مواضع التيمم قليلاً او كثيراً لا يجوز - وذكر الحسن فی المجرد عن ابی حنيفة انه اذا تيمم الاكثر جاز ۱۲ - بدائع ص۴۶ عہ رمزہ - ف - ای خلافاً للشافعی قال فی شرح النقاية وقال مالک والشافعی واحمد لا يصح قبل الوقت ۱۲ للعہ رمزہ ف - ای خلافاً للشافعی - قال فی البدائع لم يكن بحضرته احد يخبر بقرب الماء ولا غلب على ظنه ايضاً قرب الماء لا يجب عليه الطلب عندنا وقال الشافعی يجب عليه ان يطلب عن يمين الطريق ويساره قدر غلوة حتى لو تيمم وصلى قبل الطلب ثم ظهر ان الماء قريب منه فصلوته ماضية وعنده لم تجز بدائع ص۴۸ عہ قال فی البدائع ان وجده فی الصلوة فان وجد قبل ان يقعد قدر التشهد الاخير انتقض تيممه وتوضأ به واستقبل الصلوة عندنا وللشافعی ثلاثة اقوال فی قول مثل قولنا وفی قول يقرب الماء منه حتى يتوضأ ويبنی وفی قول يمضی على صلاته وهو اظهر اقواله ثم قال وان وجده بعد ما قعد قدر التشهد الاخير او بعد ما سلم وعليه سجدتا السهو وعاد الى السجود فسدت صلوته عند ابی حنيفة ويلزمه الاستقبال وعند ابی يوسف ومحمد يبطل تيممه وصلوته تامة وهذا من المسائل المعروفة بالاثنی عشرية - بدائع ص۵۸ ج ۱

عہ یعنی ہاتھوں اور چہرہ کے ہر جز پر یعنی ایک بال کی جگہ پر ہاتھ کا پھیر لینا شرط ہے یا نہیں - اس میں دو روایتیں ہیں - شرح نقایہ میں بیان کیا ہے کہ ظاہر روایۃ جس پر عمل ہونا چاہئے یہی ہے کہ جیسے وضو میں ہر ہر بال کی جڑ میں پانی پہنچانا شرط ہے - اسی طرح تیمم میں بھی ہر ایک جز پر ہاتھ کا پہنچا دینا شرط ہے - حتی کہ بھوؤں کے نیچے - یا آنکھوں کے اوپر - لیکن امام صاحب کی ایک روایت ہے جس کو حسن نے بیان کیا ہے کہ زیادہ حصہ پر اگر ہاتھ پھیر لیا گیا تب بھی کافی ہے لیکن فتویٰ پہلے ہی قول پر ہے واللہ اعلم ۱۲
عہ جب کوئی ایسا شخص ہی نہ ہو جس سے پانی کے متعلق دریافت کیا جاسکے اور اسکو گمان بھی نہ ہو کہ پانی کہیں آس پاس ہے

وَيُصَلِّي بِالتَّيَمُّمِ الْوَاحِدِ مَا شَاءَ كَالْوُضُوْءِ۔ وَيُسْتَحَبُّ تَاخِيرُ الصلوة لمن طمع فی الماء۔ وَتَجُوْزُ الصَّلٰوةُ عَلَى الْجَنَازَةِ بِالتَّيَمُّمِ اِذَا خَافَ فَوْتَهَا لَوْ تَوَضَّاءَ وَكَذٰلِكَ صَلٰوةُ الْعِيْدِ۔ وَلَا يَجُوْزُ لِلْجُمُعَةِ وَاِنْ خَافَ الْفَوْتَ وَلَا لِفَرْضٍ اِذَا خَافَ فَوْتَ الْوَقْتِ۔ وَيَنْقُضُهُ نَوَاقِضُ الْوُضُوْءِ وَالْقُدْرَةُ عَلَى الْمَاءِ وَاِسْتِعْمَالِهٖ ؁

اور وضو کی طرح ایک تیمم سے بھی جو جو نمازیں چاہے پڑھ سکتا ہے۔ اور جس شخص کو پانی کی کچھ امید ہو۔ اس کے لئے نماز کا موخر کرنا مستحب ہے۔ اور نماز جنازہ تیمم سے جائز ہے۔ جب کہ وضو کرنے کی صورت میں نماز فوت ہو جانے کا خطرہ ہو۔ نماز جمعہ کے لئے تیمم جائز نہیں۔ اگرچہ فوت ہو جانے کا خطرہ ہو۔ اور نہ فرض نماز کے لئے جب کہ وقت کے جاتے رہنے کا خوف ہو۔ اور تیمم کو وہ تمام چیزیں توڑ دیتی ہیں جو وضو کو توڑ دیتی ہیں نیز پانی اور استعمال پر قادر ہو جانا (بھی ناقض تیمم ہے)

ے قوله ماشاء ای من اداء الفرائض وقضاءها والنوافل۔ وقال مالك والشافعی رحمهما الله لا يجمع بين فرضين بتيمم واحد ۱۲ شرح نقایه مع رمزه ف ای خلافاً للشافعی شرح نقایه ۱۲ ل رمزه ف ای خلافاً للشافعی ۱۲ شرح نقایة۔ قال فی النقایه (يجوز التيمم) لفوت ما يفوت لا الی خلف كصلوة العيد ابتداءً او بناءً والجنازة لغير الولی ۱۲

(حاشیہ متعلق ترجمہ اردو) لہ یعنی فرض۔ ادا یا قضاء یا نفل ۱۲ ٥ٕ قاعدہ یہ ہے کہ جن نمازوں کی قضا واجب ہوتی ہے۔ اُن کے فوت ہو جانے کا خطرہ ہو تو تیمم جائز نہیں۔ اور جن نمازوں کی قضاء نہیں ہوتی اگر ان کے فوت ہو جانے کا خطرہ ہو تو اُن کے لئے تیمم جائز ہے۔ چنانچہ جمعہ کی قضا ظہر ہے۔ جمعہ کے لئے تیمم جائز نہیں۔ ہاں نماز عید یا نماز جنازہ فوت ہونے کا خطرہ ہو تو ان کے لئے جائز ہے۔ کیونکہ اُن کی قضا نہیں ہوتی۔

آنے والے انقلاب کی تصویر۔

(ملاحظہ فرمائیے صہ ٦٠)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آسمانِ علم کے روشن تارے

(۱) دین و دانش (۲) دین و آئین

اسلام اور کفر ہدایت اور ضلالت کی جنگ ابتداءِ دنیا سے جاری ہے۔ سلفِ صالحین کے عہدِ مبارک میں جب یونانی فلسفہ کی تاریکی نے نورِ ایمان پر حملہ کرنا چاہا تو خداوندِ عالم نے امام غزالی اور امام رازی جیسے اکابرِ ملت کو پیدا کیا جنہوں نے فلسفہ اور منطق کی اصول میں مہارت حاصل کر کے انہیں اصول سے غلط خیالات اور عقائد کی تردید کی اسلامی عقائد کے دلائل پیش کئے۔ دورِ حاضر میں سائنس جدید اور دہریت کا زور ہے، سخت ضرورت تھی کہ موجودہ تحقیقات کے ماہرین اور یورپ کے ڈاکٹروں عقلاء اور حکماء کے اقوال ہی سے اُن کے خیالات کی تردید کر کے اسلامی عقائد کیلئے جدید علم کلام مرتب کیا جائے ہمیں مسرت ہے کہ بزرگ محترم مولانا سید محمود احمد صاحب پروفیسر کپورتھلہ کالج نے اس ضرورت کو پورا کر کے علماءِ ہند کو بہت بڑے فرض سے سبکدوش کر دیا آپ نے عربی اور انگریزی دونوں زبانوں اور اُن کے علوم میں کافی مہارت حاصل کر کے ہزاروں ورق کے وسیع مطالعہ کے بعد تصنیفات کا ایک بیش بہا ذخیرہ اُمتِ اسلامیہ کیلئے فراہم کر دیا۔ "دین و دانش" اور "دین و آئین" اسی گرانقدر خزانہ کے دو بیش بہا موتی ہیں، سیدنا شیخ الہند حضرت مولانا حسین احمد صاحب جیسے اکابر ملت نے ان کتابوں کو بہت ہی زیادہ پسند فرما کر ان کے مطالعہ کی ترغیب دی ہے۔

دین و دانش میں اسلامی عقائد کو روشن اور واضح طور پر اصول سائنس سے ثابت کرتے ہوئے مخالفین کا جواب اور اُن کے خیالات کی تردید اُن ہی کے اقوال سے کی ہے۔ اور "دین و آئین" میں اسلامی احکام کی سچائی عجیب و غریب پیرایہ میں ثابت کی ہے، ہمارے خیال میں ہر ایک مسلمان اور بالخصوص علماءِ کرام اور محترم طلبہ کو انکا مطالعہ از بس ضروری ہے، زبان نہایت شستہ، طرزِ تحریر نہایت پاکیزہ طباعت کتابت نہایت دیدہ زیب ہم نے ان کتابوں کے فوائد کو زیادہ سے زیادہ عام کرنے کیلئے ان کی قیمت میں (۱۰) یعنی ۸ روپیہ فی کتاب معاف کر دیا ہے۔

ذیل میں ان دونوں کتابوں کے ابواب کی فہرست درج کی جاتی ہے تاکہ ان دونوں کتابوں کی جامعیت اور افادی شان کا کسی قدر اندازہ ہو سکے

مختصر فہرست ابواب دین و دانش صفحات ۲۸۰ علاوہ ٹائٹل

قیمت اصلی تین روپے رعایتی ڈھائی روپے

مختصر فہرست ابواب دین و آئین

قیمت عہ رعایتی عہ

دس روپیہ کی کتابیں خرید نے پر رسالہ قائد قسم دوم اور بیس روپے کی کتابیں خرید نے پر قسم اول ایک سال کیلئے مفت

تبلیغ و اصلاح کا سب سے پہلا قدم

ہر مسلمان کا اہم ترین مذہبی، قومی فرض

یا ایھا الذین آمنوا قوا انفسکم و اھلیکم نارا (آیۂ کریمہ)

ترجمہ: اے ایمان والو! بچاؤ اپنے آپ کو اور گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے۔

آپکے ننھے ننھے جگر پارے عنقریب قوم کی قسمت کے مالک ہونگے، ان کی اصلاح قوم کی اصلاح ہے، ان کی ترقی قوم کی ترقی ہے، کوشش کیجئے کہ آپ کا نور چشم، چشم قوم کا نور ہو، یہ نونہال، اسلامی غنچہ ہے، گلشن ملت اسلامی پھول ہے، اگر آپنے اسکی اصلاح کی تو وہ آپکے لئے باقیات صالحات سے ہوگا ورنہ معاذ اللہ ارشاد خداوندی سے ڈریئے۔

انما اموالکم و اولادکم فتنہ: "تمہارے مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہے" آپ اسکی ایسی تربیت کیجئے کہ اگر یہ بڑے ہوکر بھی اسکی اسلامی خوشبو سے دنیا مہکے۔ آپ سب سے پہلے یہ بتا دیجئے کہ اسلام کیا ہے؟ وہ ہم سے کیا چاہتا ہے؟ مسلمان کا مقصد حیات کیا ہے۔؟

خیال تو فرمایئے، علماء امت، زعماء قوم، مدبران ملت، مدیران جرائد کا فیصلہ یہ ہے کہ بچوں کیلئے اسلامیات کا بہترین نصاب یہ ہے۔

تعلیم الاسلام (مکمل) (چار حصے) مصنفہ حضرت علامہ مولانا کفایت اللہ صاحب ۱۲ ر

اربعین مصنفہ حضرت علامہ مولانا سید فخر الدین احمد صاحب قیمت ۶ ر

اسلامی تاریخ کی پہلی کتاب معہ عقائد و احکام اسلام عرف ہمارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) قیمت ۳ ر

مذکورہ بالا تصانیف کے متعلق ذیل میں مختصر طور پر تشریحات درج ہیں ملاحظہ فرمایئے۔

تعلیم الاسلام۔ یہ کتاب لاکھوں کی تعداد میں چھپ چکی، اسلامی مدارس میں داخل درس ہے اسلئے صرف اسقدر تشریح کافی ہے کہ اس میں اسلامی عقائد اور فقہ کے ضروری مسائل کو نہایت ہی خوبصورت اور دلپذیر شکل میں سوال و جواب کی صورت میں جمع کیا گیا ہے یہ کتاب اپنی جگہ پر بیشک بہترین کتاب ہے اسکے ساتھ ساتھ ضرورت تھی کہ اسلام کی اخلاقی، معاشرتی، اقتصادی تعلیمات کو اسی طرح مختصر طور پر جمع کر دیا جائے جسکو پڑھکر ہر بڑا چھوٹا سمجھ سکے کہ اسلام کیا ہے؟ وہ کس تہذیب کی تعلیم دیتا ہے؟ اس نے معاشرت اور رہن سہن، خانگی اور بیرونی تعلقات کے متعلق مسلمانوں کو کیا تعلیم دی ہے؟ ایک مومن کی شان کیا ہونی چاہئے۔ فخر الانبیاء، خاتم الرسل سید الکونین محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ کیا ہے آپنے اپنے مقدس اعمال سے دنیا کے سامنے کیا نمونہ پیش فرمایا تجارتی کتبخانہ فخر یہ تحقق مبارکباد ہے کہ اسنے اس سلسلہ میں خاص جدوجہد کی اور بحمد اللہ کامیاب ہوا۔ اس سلسلہ میں دو کتابیں لکھی گئیں جنکو اکابر علماء نے بہت زیادہ پسند فرمایا اور جابجا مدارس اسلامی مدارس کے نصاب میں انکو داخل کر لیا گیا۔

اربعین از حضرت مولانا سید فخر الدین احمد صاحب شیخ الحدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد۔ یہ کتاب تقریباً ڈھائی سو احادیث مقدسہ اور چالیس آیات کریمہ پر مشتمل ہے جو مندرجۂ ذیل ابواب کے ماتحت نہایت خوبی سے جمع کی گئی ہیں۔ قیمت ۶ ر

اسلامی تاریخ کی پہلی کتاب عرف "ہمارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) اور عقائد و احکام اسلام" اس کتاب میں فاضل مصنف نے چار خزانے جمع کئے ہیں (۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کے پاکیزہ حالات جو اپنے انداز تحریر میں بے نظیر ہیں (۲) کلمہ طیبہ کی تشریح و تفسیر اور عقائد اسلام (۳) اسلام کے ضروری احکام (۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] مشکل زبان [illegible] قیمت صرف ۱۲ ر [illegible]

ع۵ر کی کتابیں خریدنے پر رسالہ قائد قسم دوم اور عـــہ۳۰ روپیہ کی کتابیں خریدنے پر قسم اول ایک سال کے لئے مفت۔

تاریخ الاسلام

نمبر ۱ و ۲ و ۳

مولانا سید محمد میاں صاحب فاضل دیوبند نے استاذ الحاج علامہ محمد اعزاز علی صاحب استاذ فقہ و ادب و مفتی اعظم دار العلوم دیوبند کے حسب ارشاد مسلمان بچوں اور بچیوں کی مذہبی و اخلاقی تعلیم کیلئے تاریخ الاسلام کی تالیف کا سلسلہ شروع کیا ہے یہ تینوں نمبر اس ہی مبارک سلسلہ کی ابتدائی کڑیاں ہیں۔

پہلے حصہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی مبارک ہدیہ ۶ ر

دوسرے حصہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی مقدس اور غزوات اور جہاد کے متعلق مفید ترین بحث قیمت ۱۲ ر

تیسرے حصہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سراپا ہے۔ یہ حصہ بذات خود ایک مستقل کتاب ہے۔ اس حصہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک، حضور کے اخلاق کریمہ، عادات شریفہ، طرز معاشرت، آداب مجلس، نظام الاوقات، ازواج مطہرات، اثاث البیت، ترکہ وغیرہ، جملہ اشیاء کا نہایت دلچسپ طور پر ذکر ہے قیمت ۶ ر

کم از کم ۷ ر کے ٹکٹ ارسال فرما کر آپ تیسرے حصہ کو ملاحظہ فرمائیے اور اس سے باقی حصوں کا اندازہ لگا لیجئے۔

معرفۃ التجوید۔ قرآن پاک مسلمان کی جان ہے غذائے روح ہے جملہ عبادات کا مدار ہے۔ اسکے ہر حرف پر دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے مگر افسوس مسلمان اسکو اسطرح پڑھتے ہیں کہ ثواب کے بجائے عذاب کا خطرہ رہتا ہے کیونکہ وہ حروف کو صحیح طور پر ادا نہیں کرتے۔ اس رسالہ میں نہایت آسان اور مختصر طور پر حروف کی ادائگی کا صحیح طریقہ بتایا گیا ہے ہر شخص کو اسکا مطالعہ اور ہر بچہ کو اسکا پڑھانا ضروری ہے۔ الہ آباد، لکھنؤ کانپور مراد آباد وغیرہ کے مدارس میں داخل درس ہے قرآن شریف کے ساتھ ساتھ بچوں کو پڑھایا جاتا ہے قیمت از چار نسخوں تک محصولڈاک ۵ ر

تعلیمی ہند

(سو فیصدی ہندوستانی تعلیم یافتہ تھے)

حضرت شیخ الہند مولانا سید **حسین احمد** صاحب کی سیاسی اور تاریخی وقفیت شہرۂ آفاق ہے۔ یہ کتاب ہندوستان کی تعلیمی حالت کے متعلق حضرت موصوف کی یادداشتوں کا مجموعہ ہے جسکو بہترین طرز پر مرتب کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے مسلمان اپنے بادشاہوں کے متعلق بدگمانی کے گناہ سے بھی بچ جائیں گے۔ کیونکہ معتبر حوالوں سے بیان کیا گیا ہے کہ مسلمان بادشاہوں کے زمانہ میں ۱۰۰ فیصدی ہندوستانی تعلیم یافتہ ہوتے تھے

النور الفائض علی علم الفرائض

از سیدنا حضرت علامہ مولانا انور شاہ صاحب کشمیری رح

علم فرائض کو احادیث مقدسہ میں جملہ علوم کا ایک ثلث قرار دیا گیا ہے۔ فرائض کے متعلق یوں تو سیکڑوں کتابیں ہیں مگر اس علم کی اہمیت کے پیش نظر ایک ایسے رسالہ کی ضرورت تھی جو اختصار کیساتھ کچھ ایسا انداز لئے ہوئے ہو کہ خواہ مخواہ اسکو یاد کرنے پر طبیعت راغب ہو جائے۔ النور الفائض اس مقصد کو بہترین صورت سے پورا کرتا ہے۔ یہ نہایت دلچسپ اور سلیس فارسی نظم ہے جو علم فرائض کے اصول پر اسطرح حاوی ہے کہ جسکو یہ نظم یاد ہو وہ گویا ماہر فن ہے قیمت صرف ۲ر

بلاغ مبین کے از حضرت الحاج مولانا ابو القاسم محمد حفظ الرحمن صاحب سیوہاروی: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عہد مبارک میں تمام دنیا کے بادشاہوں کے پاس دعوت اسلام کے فرامین ارسال فرمائے تھے اس کتاب میں ان تمام فرامین کی نقل لیجانے والے صحابہ اور ان بادشاہوں نیز ان ممالک کے ۳۴

دس روپیہ کی کتابیں خریدنے پر رسالہ قائد قسم دوم اور بیس روپیہ کی کتابیں خریدنے پر قسم اول ایک سال کیلئے مفت

رہنمائے تعلیم

اسی کا نام شیطان کا انفرنس بھی ہے، بچوں کو علم کا شوق دلانے والی جسکے پڑھنے سے بے رغبتی کے تمام عیب دور ہو کر پڑھنے کا شوق ہوجاتا ہے بچوں ہی کیلئے نہیں بلکہ بڑوں کیلئے بھی مفید ہے، برے اخلاق سے نفرت اور عمدہ اخلاق کی رغبت پیدا کرتی ہے، ہمارا ذمہ ہے کہ اگر پڑھ کر ناپسند ہو، یا شروع کر کے بغیر ختم کئے چھوڑ دیں تو بے تکلف واپس کر دیں۔ قیمت ۸

اتالیق نسواں

عورتوں کی دنیوی اور معاشری حالت درست کرنے اور انکی خانگی حالت سنوارنے اور میکے اور سسرال میں رہ کر سب کو خوش رکھنے کے بہترین طریقے، بچوں کی تربیت کے عمدہ طریقے، اور بچوں کی بیماریوں کے مجرب علاج درج ہیں۔ تمام لڑکیوں اور عورتوں کو پڑھانے کے قابل اور جہیز میں دینے کے لائق۔ قیمت قسم اول ۵ قسم دوم ۴

تبلیغ الحق

حضرت مولانا عبدالحق صاحب کا معروف و مشہور عربی رسالہ ہے جسمیں تبلیغ کی اہمیت، مبلغین کے آداب اور فضائل اور سلسلۂ تبلیغ کے احیاء کی ضرورت پر عجیب انداز سے بحث فرمائی ہے۔

نصیحۃ الشیعہ

یہ کتاب شیعہ مذہب کی تحقیق، اور شیعہ اعتراضات کے تحقیقی اور الزامی جوابات کے متعلق مستند اور بہترین ذخیرہ جمع کیا گیا ہے، عرصے سے نایاب تھی، اسکے حسن و خوبی کی روشن دلیل یہ ہے کہ رد شیعہ کے مجتہد وقت جناب مولانا عبدالشکور صاحب سابق مدیر النجم لکھنؤ نے (جو رد شیعہ میں مجتہدانہ اور مجددانہ شان رکھتے ہیں) اس کتاب کو نہایت اہتمام سے طبع کرایا ہے، یہ کتاب رد شیعہ کی بہت سی کتابوں سے مستغنی کر دیتی ہے کتابت طباعت نہایت موزوں کاغذ عمدہ سفید تقریباً ۷۵۰ صفحات قیمت ہر دو حصہ مکمل عہ

نظام تجارت

(از مولانا سید محمود علی صاحب۔ پروفیسر)

زمانہ موجودہ کی تجارت اور مسلمانوں کی دقتوں کا حل جنکوں کے سود کا مسئلہ اور اسکے تمام پہلوؤں پر غور کے بعد عقلی حل جو قرآن و حدیث کے عین مطابق اور تمام اختلافات کا استیصال ہو گیا، اور مسلمانوں کیلئے تجارتی رکاوٹوں سے نجات مل گئی۔ قیمت ۸

القول الجامع

فی تحقیق جواز تعدد الجمعہ والجوامع

(از حضرت علامہ مولانا عبدالحق صاحب مدنی مدیر جامعہ قاسمیہ مرادآباد)

حکومت اسلامیہ کے ختم ہوجانے کے بعد ہم اپنے فرائض کی شان کو بھی بھول گئے۔ نماز جمعہ اسلامی شیرازہ بندی کا بہت بڑا ذریعہ اور اسلامی اتحاد کا ایک مظاہرہ تھا، مگر اسکو محلہ محلہ کر کے ہم نے شیرازہ بندی کو اور بھی زیادہ منتشر کر دیا ہے حضرت مدنی صاحب موصوف نے اس رسالہ میں فلسفۂ جمعہ پر بحث کرتے ہوئے حضرات ائمہ مجتہدین کے فتاوی سے ثابت کیا ہے کہ محلہ محلہ جمعہ کی نماز پڑھنا کسی امام سے بھی ثابت نہیں۔ اور نہ اس کے جواز کا ثبوت ملتا ہے۔ ایک عجیب و غریب علمی تصنیف ہے اگر آپ عربی خواندہ ہیں تو اسکو ضرور مطالعہ فرمائیے۔ قیمت صرف ۴

بچوں کو چھ ماہ میں قرآن شریف پڑھا دینے والا

نورانی قاعدہ معہ طریقہ تعلیم

مشہور اور مقبول قاعدہ ہے

سیکڑہ کی خریدار کیلئے خاص رعایت

عنہ روپیہ کی کتابیں خریدنے پر رسالہ قائد قسم دوم اور عنہ روپیہ کی کتابیں خریدنے پر قسم اول ایک سال کیلئے مفت

دیوان حماسہ (عربی)

بحاشیہ جدیدہ از سید الادبا حضرت الحاج الحافظ مولانا محمد اعزاز علی صاحب
شیخ الفقہ و استاذ الادب دار العلوم دیوبند

دیوان حماسہ عربی درسیات کی مشہور کتاب ہے جسکو ادب عربی کی معیاری کتاب مانا جاتا ہے اسکی شدید ضرورت تھی کہ اسکا حاشیہ اسطرح کیا جائے کہ حل لغات کے ساتھ اشعار کے مضمون کو بھی واضح کردے۔ حضرت الاستاذ مولانا محمد اعزاز علی صاحب مدظلہ العالی نے عرصہ ہوا اس خدمت کو انجام دیکر اساتذہ اور طلبہ ادب پر احسان عظیم فرمایا تھا جو نہایت مقبول ہوا اور دیوان حماسہ کی طرح مشہور اور مستند معیاری حاشیہ بن گیا اور بار بار طبع ہوکر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوا۔ مگر ہر بار ناشران کی قلت اعتنا کی باعث طباعت کتابت کی خامیوں سے کبھی بھی پاک نہ ہوا۔ نیز حاشیہ اگرچہ افادات کا ذخیرہ تھا مگر تاہم مزید اضافہ کا محتاج تھا۔ اسمرتبہ حضرت موصوف مدظلہ العالی نے حاشیہ پر نظر ثانی فرماکر قیمتی فوائد کا اضافہ فرمایا ہے اور کتبخانہ اعزازیہ نے اسکو نہایت اہتمام سے طبع کراکر اصل کتاب و حاشیہ کی تصحیح کے حقوق کو پوری طرح ادا کیا ہے۔ چنانچہ جسطرح یہ کتاب یکتا تھی اسکا حاشیہ عدیم المثال تھا اسی طرح اسکی کتابت و طباعت بھی بے نظیر ہوئی قیمت ان تمام خوبیوں کے باوجود حسب سابق کاغذ قسم اول مبلغ ۵؍ کاغذ قسم دوم للعہ

مسلمان کیوں مفلس ہوگئے

عام طور سے خیال کیا جاتا ہے کہ عیاشی کی باعث مسلمان تباہ ہوئے مگر یہ قطعاً غلط ہے، آپ اپنے قرب وجوار کے اُن گھرانوں پر نظر ڈالئے، جو پچاس برس پیشتر صاحب حیثیت تھے، اُن میں سے اکثر کی بربادی کا سبب انکی آمدنی سے مصارف کی زیادتی ہے اور زیادتی مصارف کا باعث ناجائز اور خلاف شرع رسومات، آپ اگر درد مسلم دل میں رکھتے ہیں تو رسومات کی اصلاح کیجئے۔

اصلاح الرسوم

مصنفہ حکیم الامت مولانا شاہ اشرف علی صاحب، اس مقصد کیلئے بہترین کتاب ہے، خوش عقیدہ مسلمان اس کتاب کو مستورات اور بچوں کو پڑھاتے ہیں، اسمرتبہ اسکے مشکل الفاظ کا حل بھی کردیا ہے۔ نہایت بہتر اور عمدہ چھپوائی گئی ہے۔ قیمت بدستور ۸؍

مفت تقسیم کرنیوالے حضرات کے لئے صہ درجن

مدلل و مکمل اشاعت اسلام

یعنی

دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا

(مؤلفہ فخر الہند حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہتمم دار العلوم دیوبند و مفتی اعظم عدالت عالیہ حیدرآباد دکن)

جسمیں اسلام کی تدریجی ترقی اور اطراف عالم میں اُسکی اشاعت کی صورتیں مستند صحیح تاریخی واقعات کے ذریعہ بیان کرکے یہ مشاہدہ کرادیا ہے کہ یہ حیرت انگیز ترقی و اشاعت محض حق تعالی کے فضل سے اسلامی اخلاق اور اُسکی عالمگیر جاذبیت کا نتیجہ تھا، نہ کسی جبر و قہر کا۔ یہ کتاب در حقیقت حضرات صحابہ و تابعین کے اہم کارناموں اور فتوحات اسلام کی مستند دلچسپ تاریخ ہے واعظین و مقررین کو دوسری کتب سے مستغنی کرنیوالی بے نظیر کتاب ہے جسپر علماء اکابر کی تقاریظ بھی تحریر ہیں۔ اسمرتبہ ہم نے مندرجہ ذیل خصوصیات کیساتھ آراستہ کرکے شائع کی ہے (۱) تاریخی کتب کے حوالجات کی جسقدر ضرورت ہے وہ محتاج بیان نہیں، واقعات کے حوالجات کو اسقدر مکمل کردیا گیا ہے کہ اسکا درجہ معتبر و مستند ہونے میں پہلے سے کہیں زیادہ بلند ہوگیا ہے۔ (۲) استشہاد میں جہاں تاریخی واقعات کی ضرورت پیش آئی حاشیہ پر مفصل واقعات کا اضافہ کیا گیا ہے (۳) آیات قرآنیہ و احادیث کی تخریج و شرح بھی کردی گئی ہے جو اہل علم کیلئے مزید سہولت بہم پہنچاتی ہے (۴) تصحیح جو ہر کتاب کی جان ہوتی ہے اسمیں پوری کوشش کی یعنی اول اصل کتاب کا مقابلہ نہایت جانفشانی کے ساتھ اُسکے مواخذ کیساتھ کیا گیا ہے، اس مقابلہ کی بدولت پہلے ایڈیشنوں کی بیشمار غلطیاں ظاہر ہوئیں۔ (۵) کاپی اور پروف کی تصحیح میں بھی خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ گویا جس عظیم الشان

صد کے لئے یہ کتاب تالیف کی گئی ہے اسمرتبہ اسی کے موافق کتابت طباعت تصحیح میں کوئی دقیقہ نہیں رکھا گیا۔ کتابت طباعت دیدہ زیب ٹائٹیل خوشنما رنگین قیمت باوجود ان تمام اوصاف کے بدستور سابق صرف تین روپے رکھی گئی ہے تاکہ ہر شخص خرید سکے۔

...مال کیلئے مفت

...شریف

تجارتی کتب خانہ تحفہ ... گیٹ مرادآباد

چند سال پیشتر مرادآباد میں قرآن پاک یا دینیات کیلئے کسی مسلمان کی کوئی دوکان نہ تھی۔ اس شدید ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس کتب خانہ کا قیام عمل میں آیا جو ۵ سال سے نہایت نیک نامی سے کام کر رہا ہے

حمائل شریف عکسی مترجم

ترجمہ از حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ
تفسیر از حضرت علامہ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی

یہ ترجمہ اور چند پاروں کے فوائد سیدنا شیخ الہندؒ نے اسارت مالٹا کے زمانہ میں مرتب فرمایا تھا۔ پھر اسکی تفسیر حضرت علامہ عثمانی نے مرتب کی ہے۔ یہ ترجمہ اور تفسیر اپنے عام فہم، مفید اور مستند ہونے میں یکتا مانا گیا ہے۔ اسکی مقبولیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ پہلے ایڈیشن کے پانچ ہزار قرآن شریف تھوڑے دنوں میں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگئے۔ ابکی مرتبہ نہایت خوبصورت طور پر لکھوا کر دو ہزار بلاک تیار کرائے گئے ہیں جن کے ذریعہ طباعت ہوتی ہے۔ بہر حال اپنی ظاہری اور باطنی خوبیوں میں بے مثل ہے۔ ہدیہ کاغذ قسم اول مجلد ...ع غیر مجلد ...، کاغذ قسم دوم مجلد ...، غیر مجلد ...

حمائل شریف مترجم مطبوعہ تاج کمپنی لاہور

عکسی ہفت رنگ، دیدہ زیب، طلائی نقش و نگار، صحیح ترین، اسکی زیارت سے اسلامی آنکھوں میں نور دلوں میں سرور پیدا ہوتا ہے صحیح ترین قابل دید حمائل معنوی محاسن اور ظاہری خوبیوں کی حامل ہے جسکی نظیر گذشتہ تیرہ صدیوں میں چشم فلک نے نہیں دیکھی۔ ہدیہ کپڑے کی جلد ۱۵ عہ چمڑے کی جلد ... ریگزین کی جلد ...، لچکدار کنارے سنہری مبلغ ... عہ

عکسی قرآن شریف مطبوعہ انجمن حمایت اسلام لاہور

یہ قرآن شریف اگرچہ غیر مترجم ہے مگر اپنی نظیر صرف آپ ہی ہے، خوشنما پریس کے ذریعہ اسکو طبع کرایا گیا ہے، خط نہایت پاکیزہ، کاغذ بہتر اور اعلیٰ، تقطیع نہایت موزوں، حاشیہ پر خوبصورت بیل، جلد نہایت خوبصورت، ہدیہ قسم خاص ...، قسم اول ...، قسم دوم ...

پانچ ترجموں والا بے نظیر قرآن شریف

جسکو سلطان العلوم والی دکن حضور نظام حیدرآباد نے اپنی تلاوت کیلئے منتخب فرمایا ہے، سائز کلاں، خط، طباعت اور کاغذ نہایت اعلیٰ، جلد مضبوط اور خوبصورت، ہدیہ مجلد چرمی ... رعایتی ...

معجز نما قرآن شریف

مولوی نور محمد صاحب والا دو ترجمہ والا، سائز کلاں، خط نہایت جلی اور نہایت صحیح، کاغذ خوبصورت اور مضبوط، حاشیہ پر نہایت سلیس اور عام فہم تفسیر، واقعی معجز نما ہے۔ ہدیہ مجلد چرمی ...

معجز نما متوسط دو ترجمہ والا۔ مولوی نور محمد صاحب والا قرآن شریف نمبر ۵ کے تمام اوصاف موجود ہیں صرف سائز میں کمی ہے اور اسکے بموجب خط میں ہی فرق ہے۔ مگر نہایت واضح اور خوبصورت خط ہے بے نظیر چیز ہے۔ ہدیہ مجلد چرمی ... کاغذ ... رعایتی ...

نورانی قرآن شریف مترجم۔ مطبوعہ حمید برقی پریس دہلی

یہ قرآن شریف بھی نہایت صحیح اصحاب ... اور ... خوشخط ... ہے۔ کاغذ عمدہ۔ ہدیہ مجلد ... صرف ...

... کتب خانہ تحفہ ... شاہی گنج ...

(۸) قرآن شر...

۲۰×۳۰ چار ور...

(۹) قرآن شریف...

۲۲×۲۹ - ۴ ورق خوبصور...

(۱۰) قرآن شریف متوسط۔ حفا...

۸ ورق مطبوعہ لاہور مترجم خوبصورت اور صاف ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحبؒ ہدیہ مجلد پارچہ عہ/

(۱۱) الف نقل نظامی۔ کانپور۔ اپنی صحت اور حسن تحریر خط، طرز وزینت، سائز کے لحاظ سے مشہور قرآن شریف ہے، ہر پارہ علیحدہ ہر صفحہ آیت پر ختم، ہر سورۃ نمایاں طرز سے شروع، کاغذ سفید عمدہ ہدیہ مجلد پارچہ سنہری ہے رعائتی ہے۔

(۱۲) ب۔ نقل نظامی مترجم۔ اپنی تمام خوبیوں میں بے نظیر قرآن شریف ہے۔ ہدیہ مجلد پارچہ ہے۔

(۱۳) قرآن شریف مصری نورانی۔ مطبوعہ جید پریس دہلی نہایت صحیح قرآن شریف ہے، صحت و حسن خط میں مشہور، سائز ۲۰×۲۶ - ۸ ورق۔ ہدیہ مجلد پارچہ عہ/

(۱۴) خوشنما قرآن شریف مترجم یہ قرآن شریف اپنی تمام خوبیوں میں معجز نما متوسط نمبر ۶ جیسا ہے کاغذ چکنا سفید مجلد پارچہ ہدیہ رعائتی ہے

عجیب و غریب حمائلیں

(۱۵) حمائل شریف معجز نما مترجم مشہور حمائل شریف ہے۔ مولوی نور محمد صاحب کی چھاپی ہوئی حسنِ طباعت میں بے نظیر ہے، مترجم ہے، ہدیہ قسم اول مجلد چرم للعہ، قسم دوم مجلد پارچہ عہ/ دو روپے چار آنے۔

(۱۶) حمائل شریف عکسی کلاں مطبوعہ لاہور، نہایت ہی عجیب حمائل شریف ہے، سائز بھی نہایت خوبصورت یعنی ۱۸×۲۲، ۸ ورق، فوٹو لیتھو سے طبع کرائی گئی ہے، اسکی قلم سے تعریف مشکل ہے۔ کاغذ نہایت

(۱۸) حمائل شریف لاکٹ والی۔ مع آئی گلاس یعنی قرآن شریف تعویذ کی برابر جسکو ڈبیہ میں رکھا جاتا ہے اور تعویذ کی طرح بازو پر باندھا جاتا ہے، اسکے ساتھ ایک آئینہ بھی ہوتا ہے جسکے ذریعے یہ حمائل شریف پڑھی جاتی ہے۔ ہدیہ عہ/

(۱۹) مصحف الحفاظ۔ مصری پوسٹ کارڈ سے نصف سائز نقل روسی نہایت خوبصورت صاف اور صحیح، مصر کی چھپی ہوئی، چاول کا سفید نفیس کاغذ پاکیزہ آبدار طباعت ہدیہ مجلد چرم عہ/ مجلد پارچہ ۱۲/

(۲۰) مصحف جیب (جیبی قرآن شریف) یہ حمائل بھی مصر کی چھپی ہوئی ہے، سائز کارڈ کے نصف کے قریب، جیب میں نہایت آسانی سے رکھی جا سکتی ہے۔ ہدیہ مجلد پارچہ ۱۲/

(۲۱) حمائل شریف مصحف مصطفیٰ۔ سائز ۱۸×۲۲ نہایت بہتر ہدیہ عہ/

(۲۲) حمائل شریف مترجم لاہور۔ ہدیہ عہ/

(۲۳) حمائل شریف کارڈ سائز دہلی محمد نور صاحب کی طبع کرائی ہوئی نہایت مقبول اور بہت مشہور حمائل ہے۔ ہدیہ مجلد پارچہ عہ/

اِن کے علاوہ مختلف قسم کے قرآن شریف اور حمائلیں کتب خانہ فخریہ میں موجود رہتی ہیں آپ کو جس قسم کے قرآن شریف یا حمائل کی ضرورت ہو تو آپ

کتبخانہ فخریہ شاہی کمپنی امروہی دروازہ مرادآباد سے طلب فرمائیں

ساں کیلئے مفت

...اردو کی کتابوں کی
...ست
...ریہ امروہیہ گیٹ مراد آباد

زیرِ نظر فہرست کے علاوہ حسبِ طلب دیگر کتب بھی فراہم کی جا سکتی ہیں۔

جلد بندی کا خاص الخاص دیدہ زیب نمونہ ہیں ان کی ظاہری و باطنی خوبیاں دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہیں۔

یازدہ سورہ شریف ۔ مع درود تاج، درود لکھی، و عہد نامہ مترجم مجلد قسم اول عہ قسم دوم ۱۲/

یازدہ سورہ شریف } معہ دعاء گنج العرش مترجم مجلد قسم اول عہ/ قسم دوم ۱۲/

یازدہ سورہ شریف ۔ مع دعائے گنج العرش درود تاج، درود لکھی و عہد نامہ مترجم قسم اعلیٰ مجلد عہ

یازدہ سورہ شریف مترجم جیبی سائز ۔ قسم اول مجلد عہ/ ۔ قسم دوم ۱۰/

دوازدہ سورہ شریف ۔ مع سورہ کہف مترجم مجلد قسم اعلیٰ عہ/ ۔

ہفت سورہ شریف } معہ دعائے گنج العرش بلا ترجمہ مجلد قسم اول عہ/

دلائل الخیرات ۔ مجلد قسم خاص عا/ قسم دوم عہ/

نماز مترجم ۔ قسم اول ۵/ دوم ۰۲/

سورہ یٰسین مترجم قسم اول ۵/ دوم ۰۲/

دعائے گنج العرش مترجم قسم اول ۵/ دوم ۰۲/

سورہ کہف ۔ مترجم ۔ قسم اول ۸/ بلا جلد ۴/

درود تاج، درود لکھی، و عہد نامہ قسم اول ۵/ دوم ۰۲/

درود مستغاث ۔ قسم خاص ۴/

مسدس حالی ۔ قسم خاص ۔/ قسم اول عا/ قسم دوم عہ

شکوہ، جواب شکوہ و ترانہ اقبال قسم خاص ۶/ قسم دوم ۴/ قسم سوم ۲/

الف

ابوداؤد (مجیدی)	ہے/
اوجز المسالک مکمل	۱۲/
الافادات مکمل	للعہ/
الابواب والتراجم	۱۲/
اصلاح الرسوم	۶/
اخوان الصفا کامل	عہ/
احسن المسائل	عہ/
اصول الشاشی خورد سائز	۱۲/
" " کلاں سائز	عہ
اخلاق محسنی	۹/
اشعۃ اللمعات	عہ/
اکسیر اعظم	عہ
اربع عناصر	۳/
ارژنگ چین	۸/
ایساغوجی	۴/
المنطق	۲/
الفاروق کاغذ عمدہ	ہے/
" معمولی	عہ/
انتخاب حدیقہ حکیم سنائی	۱۲/
انتخاب کلیات قاآنی	۱۲/
انیس الغربا	۰۲/
اکسیر الامراض	۹/

اعجاز یوسفی	۰۶/
اعجاز رقم	۸/
اچھے گیت (رتماح کمپنی)	۴/
اخلاقی نظمیں "	۴/
انوار سہیلی (فارسی)	۱۵/
الف لیلہ اردو	عہ/
الاسلام	۵/
العقل والنقل	۱۰/
الاقتصاد فی الفساد	۲/
احسن التعلیم	۴/
الف بائے فارسی	۰۲/
احدی النسعہ والتسعین	۲/
آداب القرآن	۲/
ارشاد مرشد	۲/
اغلاط العوام	۱/
اخبارات کی مذہبی ضرورت	۰/
اعمال قرآنی مکمل	۵/
ایضاح المطالب (ترجمہ و شرح کافیہ)	۱۳/
اسرار قرآنی	۰۱/
اصلاح ترجمہ دہلویہ	۲/
اخبار جنی	۰/
ارشاد الملوک	۵/

احکام التجلی
اتمام النعم
آداب معاشرت ۲ر
احتظ الخاالوفور ۳۰ر
الانجوب ۱۰ر
انتصار الاسلام ۶ر
احسن القواعد عہ
انتصاف البری ار
اسیر مالٹا (سفرنامہ
حضرت شیخ الہند) ۱۰ر
اسلامی توحید کا غاز عمدہ ۲ر
〃 〃 〃 رف ۱۰ر
اخلاق سلطانی ۴ر
احکام الاسلام ار
اُستاذ ردزگار (لاچی) ۶ر
الدعاء والدواء (〃) ۸ر
اسرار الہنود (〃) ۱۰ر
اتالیق طلبہ مکمل ۲ حصے ۱۲ر
القول الساری ۴ر
الاحسان ار
اشرف الجواب عہ
اعجاز عیسوی ۳ر
انشاء صفدری ۲۰ر
اُردو کا قاعدہ انجمن حمایت اسلام ار
اُردو کی پہلی کتاب 〃 〃 ار
〃 دوسری 〃 〃 ۳ر
〃 تیسری 〃 〃 ۵ر
〃 چوتھی 〃 〃 ۱۲ر
اُردو کی پہلی کی فرہنگ ۳ر

(مصنفہ مولانا ...)
اربعین ۶
انشاء اردو د ۱۰ر
اسلام کی پہلی کتاب محمد بن دین لاہور ار
〃 〃 دوسری 〃 ۲ر
〃 〃 تیسری 〃 ۳ر
〃 〃 چوتھی 〃 ۴ر
〃 〃 پانچویں 〃 ۴۰ر
〃 〃 چھٹی 〃 ۵ر
〃 〃 ساتویں 〃 ۶ر
〃 〃 آٹھویں 〃 ۷ر
انور جمال ۳ر
آرائش محفل ۸ر
آمدنامہ ار
آئینہ سوزن کاری
(حصہ دوم) ۱۴ر
انشائے خرد افروز ۱ر
انشاء بہار عجم ۱ر
اوراد احسانی ۲ر
احیاء القلوب ۲ر
اردو کا قاعدہ نوری
محمد اسمٰعیل صاحب ۰ر
اُردو کی پہلی ۱۰ر
〃 〃 دوسری ۲ر
〃 〃 تیسری ۴ر

بچوں کی گیت (تاج کمپنی) ۲ر
بال جبریل مجلد (〃) ؎ر
بچوں کی تفسیر (پارہ عم) ۸ر
بیضاوی شریف درس عہ
بہشتی زیور مدلل مع بہشتی گوہر صفحہ ۹ ۴ر
〃 〃 مطبوعہ لاہور مجلد عہ
بہشتی جوہر ۱۰ر
بشائر النبیین ۶ر
البیان ۲ر
بوستان مع فرہنگ ۱۲ر
〃 مترجم ۱۴ر
باغ رسول (میلاد) ۴ر
باغ و بہار 〃 ۵ر
بہار خلد 〃 ۴ر
بیاض سلیمانی ۳ر

(پ)

پاکٹ بک حنفیہ ۸ر
پند نامہ عطار ۲ر
〃 〃 مترجم ۳ر
پنج گنج ۳ر
پنجو ننگا بیں ۱۰ر
۱۱۰ – ۱۱۰

〃 جلالین شریف ۴ر
مع جامع البیان ؎ر
ترکیب نماز مترجم (مجیدی) ار
〃 〃 (لاہور) ۲ر
تسہیل الفرائض (عربی) ۵ر
〃 〃 (اردو) ۵ر
تاریخ اسلام مکمل مجلد
(تاج کمپنی) ؎ر
تذکرۃ الکرام عا
تعلیم الایمان
(شرح فقہ اکبر) عہ
تذکرہ حضرت زبیرؓ ۲ر
تاریخ الدولتین عا
تاریخ طبری فارسی للعہ
تزک جہانگیری عا
تاریخ ابلیس ۴ر
تبیان (شرح میزان) ۴ر
تسہیل الکافیہ ۶ر
تصفیۃ العقائد ۲۰ر
توبۃ النصوح ۸ر
ترجمہ رشحات (اردو) عہ
ترجمہ مخزن الادویہ (اردو) للعہ
ترجمہ قانونچہ (〃) ۸ر

تعبیر نامۂ خواب ۲ر
تحقیق الخطبہ ۲ر
تعلیم الاسلام کا قاعدہ ار
〃 نمبر۱ ۱۰ر
〃 نمبر۲ ۲ر
〃 نمبر۳ ۴ر
〃 نمبر۴ ۵ر
تعلیمات اسلام ۱۲ر
تمیز المنطق ۳ر
تحریر سنبٹ عہ
تلخیص المفتاح ۸ر
تزکیۃ الخواطر ۴ر
التصریح فی نزول المسیح ۴ر
تنزیہہ رمضان ۱۰ر
تعلیمی ہند ۱۲ر
تیسیر المبتدی کلاں ۶ر
تنویر السراج ۸ر
تعلیم الدین مکمل ۸ر
تحفۂ لحمیہ ۱ر
تحذیر الناس ۳۰ر
تعلیم ۱ر
تنبیہ الفساد ۱ر
الترتیب اللطیف ۳ر

تاریخ الاسلام حصہ ۲ ۱۲ر
" " ۳ ۶ر
تقریر سیرت جلد (۱) عہ
" " (۲) ...
تازہ مضامین مولانا ابو الکلام آزاد ۱۰ر
تبلیغی مرقع ۲ر
ترکیب الصلوٰۃ ۲ر
تنبیہ الغافلین ۹ر
تفسیر سورۂ یوسف ۸ر
تذکرۃ الاولیاء عار
تاریخ الاسلام کامل
تذکرہ بہادران اسلام عہ
تشریح الحروف ۸ر
تاثیر سلیمانی ۸ر
تحفۃ الزوجین ۳ر
تعلیم عزیزی ۸ر

ج

جلالین شریف مع جامع البیان وغیرہ ...
جواہر القرآن ۵ر
جامع التعلیلات ۸ر
جنت کا پھول ۸ر
جہاد اکبر ۲ر
جواب ترکی بترکی ۴ر
جمال قاسمی ۱ر
جہاد اسلام ۶ر
الجہاد فی سبیل اللہ ۸ر
جنگ نامہ حضرت علیؓ ...
جنگ نامہ کربلا ۳ر
جنگ نامہ محمد حنیف ۴ر
جنگ زیتون ۳ر
جادو کا تماشا ۳ر
جادو کا برج ۳ر

چ

چراغ رسالت و سرمایۂ آخرت ۹ر
چہل سبق ...
چشمۂ طلسم ۱ر
چار یار کی دھوم ...
چہار گلزار ۴ر

ح

حسامی نظامی ...
حیات حیدری ۱۲ر
حق الیقین ۴ر
حیات المسلمین ۱۰ر
حیات حافظ ۶ر
حیلہ ناجزہ عہ
حقوق الاسلام ۱ر
حقوق البیت ۲ر
حق السماع ۲ر
الحق الصریح ۱ر
حزب اللہ ۱۲ر
مولانا ابو الکلام آزاد
حجۃ الاسلام ۱ر
الحریت فی الاسلام (مولانا ابو الکلام) ۱۲ر
حقیقۃ الصلوٰۃ ...
حاتم طائی ۷ر
حیرت الفقہ ...
حمد باری ۱ر

خ

خیر المجالس کامل ...
خطبہ ماثورہ کا پٹی ۲ر
خطبۂ ثورہ (العربی) ۵ر
خاتم النبیین (لاہور) ۱۲ر
... ۳ر
...ں ۵ر
...راشدہ
(آلم جیراجپوری) عہ
خدیجۃ الکبریٰ ۱۲ر
خلق عظیم (سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ۴ر
خطب علمی معرا ۲ر
" " مترجم ۳ر
خطبہ صدارت (مولانا ابو الکلام آزاد) ۹
خطبہ صدارت لاہور ۶
" " تحریری لاہور ۶ر
خدا کی رحمت ۲ر
خواب نامہ فالنامہ ۲ر
خالق باری ...
خوان نعمت کلاں ۱۰ر
خلاصہ کیدانی ۱ر
خلاصۃ الفقہ ۲ر

د

دلائل الخیرات مترجم مجلد ۸ر
" مجلد ۱ر
" مترجم مجلد ...
" غیر مجلد ۴ر
دعائے گنج العرش ۱ر
" " خورد عکسی ...
" " (دتاج کمپنی) ...
...گنج العرش خورد
...(دتاج کمپنی) قسم اول ۴ر
درود تاج قسم اول کلاں ۵ر
" " خورد ۴ر
دلائل الخیرات (دتاج کمپنی) قسم اول عار
" " قسم دوم ...
دعاء ماثورہ ۸ر
دعائے جمیلہ ۸ر
درود تاج ۲ر
دروس تاریخ الاسلامی
" نمبر ۱ ۴ر
" نمبر ۲ ۵ر
" نمبر ۳ ۶ر
" نمبر ۴ ۱۲ر
" نمبر ۵ عہ
دعوت حق (مولانا ابو الکلام) ۶ر
دیوان حضرت علیؓ ۹ر
دیوان حضرت معین الدین اجمیری ۲ر
دیوان غالب ۶ر
" (پاکٹ ایڈیشن) ۴ر
" (")
" (مطبوعہ برلن) عار
دیوان داغ ۴ر
" ظفر ۲ر
" ریختی ۴ر

دستور العلاج فارسی ۱۴ر
〃 〃 اردو عا
دستور النجات ۶ر
دہ مجلس منظوم ۵ر
دستور الصبیاں ار
دست غیب ۲ر

ر

رموز القرآن ار
رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) ا عہ
رسائل ازل
رسالہ التعریف النبض ۲ر
رشحات (اردو) عہ
رسالہ لحظ وکتابت ۴ر
رقعات عنایت علی کانپوری ۵ر
رقعات عزیزی ۱ر
رقعات امان اللہ حسینی ۱ر
رحمۃ الرحیم ۲ر
راہ نجات ۲ر
راہ جنت ۳ر
رانڈوں کی شادی ار
رہبر سوزن کاری ۱۲ر
راحت القلوب ۳ر
رکن دین ۸ر

ز

زنجانی ۳ر
زیور ایمان (لاہور) ۴ر

زیو...
زلیخا فار...
〃 اردو
زاد الفقیر عربی ۱۲ر
زبدۃ المناسک ۵ر
زواجر ہندی ۸ر
زرادی ۲ر
زمانہ خط وکتابت ۳ر
زہر عشق ۲ر
زینت القاری ۲ر
زینت العرش ار

س

سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عہ
سیرت الرسول عہ
سکندر نامہ مترجم عا
〃 غیر مترجم عہ
سیرت الحبیب ۳ر
سراج السالکین ۱۲ر
سچی شہادت نامہ ۴ر
سرور کیفی (کانپور) ۸ر
سحر سامری (لاہور) ۲ر
سوانح حضرت ابوذر غفاری عہ
سوانحعمری اکبر ۱۲ر
سوانح حضرت حافظ ۸ر
سیرت غازی مصطفیٰ کمال ۱۲ر
سوانحعمری لارڈ کلایو ۱۴ر
سرگذشت نپولین بوناپارٹ ۸ر

السنۃ الجلیہ عہ
سوال از جمیع علماء شیعہ ار
سادہ تری ۸ر
سفرنامہ مخدوم صاحب ۲ر
ستر عورت ار
سکرات نامہ ار
سراج الفقراء ۲ر
سیرت خاتم الانبیاء ۱۰ر

ش

شرح وقایہ جلد اول عا
〃 〃 ثانی عا
شرح نقایہ جلد ا سے
شرح جامی قسم اول سے
〃 〃 قسم دوم سے
شرح اسباب اردو سے
شرح فقہ اکبر عہ
شرح تہذیب عہ
تحفہ شاہجہانی ۱۴ر
شرح مرقات ۶ر
شرح جزری ۵ر
شرح سلم ملا حسین عہ
شمس بازغہ سے
شفاء العلیل ۶ر

شب برات ار
شہادت نامہ
معہ نوحہ جات ۱ر
شرع محمدی ۴ر
شاہنامہ (لاہور) ۷ر
عناصر الشہادتین ۱۲ر

ص

صراح مع قراح للعہ
صمصام الاسلام عا
صاعقہ آسمانی حصہ اول صر
〃 〃 دوم ۸ر
صنم خانہ عشق عا
الصالحات (دیوبند) صر
الصالحات عہ
صفائی معاملات ۲ر
صدائے حق مولانا ابو الکلام ۸ر
صراط الاسلام ۲ر
صرف میر ۳ر
صبر ایوب (لاہور) ۲ر
صفوۃ المصادر ار

ض

ضماد الفردوس ۲ر

طب نبوی ۳ر
طریقہ مولود شریف ۱۰ر
طوفان حوادث ۸ر
طب اکبر اردو سے
طوطا مینا ۶ر
طوطا کہانی ۳ر
طوطوں کی پکار ۲ر
طلسم عجائبات ۳ر
طلسم بنگالہ ح ۱ ۳ر
〃 〃 ح ۲ ۵ر

ع

عزیز النجاۃ ۳ر
علامات قیامت ۳ر
علاج الغربا لکھنوی ۹ر
〃 〃 لاہوری ۶ر
علاج المواشی ۲ر
علاج الامراض اردو سے
عربی زبان کا قاعدہ ۳ر
علم الصرف حصہ اول ۳ر
〃 〃 〃 ۳ ۵ر
عقائد الاسلام ۴ر
علم الصیغہ ۶ر
عزیز المبتدی ۲ر
عقائد علماء دیوبند ۲ر

علماء سلف عمر
عین الیقین ۲ر
عناصر الشہادتین ۱۳ر
عیدی نامہ ار
عورت ڈلہ ۲ر
غایۃ الاوطار ترجمہ در مختار عہ
غیاث اللغات للعہ

ف

فتاویٰ عالمگیری عربی ۲۵
〃 〃 اردو ۲۵
فتاویٰ عزیزیہ کامل سے
فتاویٰ مولانا عبدالحیٔ للعہ
فتاویٰ رشیدیہ عا
فتاویٰ اشرفیہ ۹
فیصلہ مقدمہ بہاولپور
بابۃ قادیان ۱۱ر
فردوس آسیہ عمر
فیوض قاسمی ۳ر
فروع الایمان ۴ر
فتاویٰ محمدی
مع شرح دیوبندی ۱۰
فلسفہ تعلیم الاسلام عا
مسئلہ ہفت مسئلہ ار

〃 〃 فارسی عا
فرہنگ گلستاں ار
فالنامہ قرآن مجید ۵ر
فارسی زبان کا قاعدہ
(مولانا اشتیاق احمد صاحب) ۳ر
فارسی کی پہلی کتاب بحت احکام اسلام ار
〃 دوسری 〃 〃 ۲ر
〃 تیسری 〃 〃 ۵
〃 چوتھی 〃 〃 ۵
فرہنگ فارسی کی پہلی ار
〃 〃 دوسری ۳ر
〃 〃 تیسری ۵
〃 〃 چوتھی ۶

ق

قصیدہ بردہ ۲ر
قدوری عربی عہ
قطبی ۱۲ر
قلیوبی ۱۰ر
قانونچہ عربی عہ
〃 اردو ۸ر
قرابادین قادری اردو عہ
〃 کبیر فارسی عہ
〃 احسانی ۶ر

... ۴ر
قصص الروم ۵ر
〃 〃 یمن ۵ر
〃 شیخ منصور ۱۰ر
قادر نامہ غالب ۵ر
قصائد عرفی ۸ر
قصہ اگر گل ۱۳ر
〃 گل بکاؤلی ۴ر
〃 گل صنوبر ۲ر
قبلہ نما ۸ر
فاصمۃ الظہر ۳ر
قواعد فارسی ار
قیامت نامہ ۲ر
قطوف دانیہ ۲ر
قصہ ماہ رمضان ۱۰ر
تندیل عرش ار

ک

کوکب دری کامل عہ
کبیری شرح منیۃ المصلی عہ
کفایت المتحفظ ۶ر
کافیہ ۸ر
کلیات امدادیہ ۱۲ر
کلیات نظم حالی عہ
کرامات امدادیہ ۲ر
کلمہ طیبہ ۳ر

... ۵ر
... صرف ۱۲ر
کتاب النحو ۸ر
کرامات محبوب سبحانی ۵ر
کریم اللغات مع
عظیم اللغات ۱۱ر
کریم اللغات خورد ۷ر
کلمہ مناجات ۱۰ر
کریما ۱۰ر
کشف الحاجہ ترجمہ
ماللابدمنہ ۴ر
کنز الحسین اردو
دو جلد ۱۳ر
کاشف الاسرار ۲ر
کسب الانبیاء ار
کشف الاسرار ار
کاغذات کارروائی عہ

گ

گلزار دبستاں ار
〃 〃 مترجم ۲ر
گفتگو نامہ فارسی ار
گلزار ابراہیم ۳ر
گلزار دستکاری ۱۰ر
گلدستہ معراج ار
گفتگوئے مذہبی ۳ر
گلزار احمدی ار
گلبن نعت ۴ر

...نیم ار
گلزار جنت ار

ل

لغات الصراح عا
لغات کشوری سے
لامیۃ المعجزات (عربی) ۴ر
لڑکوں کا کھیل ۵ر

م

مشکوٰۃ شریف عہ
مظاہر الحق (ترجمہ
مشکوٰۃ شریف) عہ
مذاق العارفین ترجمہ
احیاء علوم الدین عہ
موطا امام مالک عا
موطا امام محمد ۓر
موجز عربی عہ
میزان الطب اردو ۱۰ر
〃 〃 فارسی ۸ر

جراۃ الصلوٰۃ اردو ۶ر
مجربات بشیر اردو ۲ر
مجموعہ رباعیات خیام عہ
مفید الانشاء ۱۰ر
منہاج النفر (صرف عربی) ۳ر
مجموعہ قوالی لاہور ۲ر
معجزہ آل نبی ۱۰ر
مناجات مری بار ار

مولود شہید ۵ر
معالجات احسانی ۵ر
مخزن الادویہ (اردو) للعہ
مفید الاجسام لکھنو ۴ر
مجربات دیربی اردو عہ
مفتاح القرآن ۳ر
منیۃ المصلی عربی ۱۲ر
" " اردو عہ
مقامات حریری (رقاصولانا شہید ۲ر
ادریس صاحب کاندھلوی) ۸ر
مستطرف عہ
مرقات (اعزازی) ۵ر
" (کانپوری) ۳ر
مفید الطالبین ۳ر
مجموعہ منطق ۸ر
محاورات ہندستان عہ
مختصر المعانی (کانپوری) عا
" " (مجتبائی) ۸ر
منتخب النفائس (لغات) ۸ر
معارف لدنیہ ۲ر
مقدمہ جزریہ ۳ر
میراث المسلمین ۳ر
مفید الوارثین عہ
معانی جلیلہ عہ
معرفۃ التجوید ار
مفید القاری ۲ر
مفید نامہ ۳ر
میزان الصرف ۲ر
مائۃ عامل عربی ۵ر

مجادلی
معراج نامہ
مخزن الرزاق
مسائل موتی ۳ر
مرأۃ العروس ۸ر
مخلطات مرزا ۳ر
مجالس الابرار اردو صہ
مفید الاطفال ۲ر
مدینہ واسلام عہ
ماتقیمان ۱۰ر
مشاہیر امت ۲ر
مولوی معنوی ۵ر
مکتوبات امدادیہ ۲ر
مسیح موعود کی پہچان ۴ر
مشاہیر عالم عہ
مثنوی تحفۃ العشاق ۲ر
ملح القرآن ۳ر
مسافر آخرت ۱۰ر
محاسن الاسلام ۵ر
مسدس حالی ۶ر
مفتاح الجنت ۵ر
مالابد منہ اردو ۴ر
محفل گیارہویں ۳ر
مولود برزنجی ۳ر
مولود سعدی ۲ر
مولود سعیدی ۲ر
مولود شہید ۵ر
مولود جدید ۳ر

مجموعہ معجزات ۱ر
مائۃ مسائل فارسی ۵ر

ن

نسائی شریف کامل لعہ
نخبۃ الفکر ۸ر
نوادر الوصول ۸ر
نشر الطیب عہ
نفحۃ الیمن عا
نور الایضاح ۱۰ر
نور الاصباح معہ
نور الایضاح۔ زیر طبع
نور فائض (قواعد
علم فرائض ۲ر
نزہۃ القاری ار
نظم دلکشا ۳ر
نافع الخلائق عہ
نیت نامہ ۲ر
نوید جاوید ے
نغرۃ الابرار ار
نہال اکبر لاہور ۳ر
نعت محمدی " ۳ر
نمکدان فصاحت عہ
نعمت عظمیٰ ۱۰ر

نقش سلیمانی ۳ر
نقش روحانی ۲ر
نصیحۃ المسلمین ۱ر
نام حق عہ
" مترجم ۱ر
نجم الضیاء کامل ۵ر
نور نامہ کلاں ۱ر
" خورد ر
نبراس شرح الشرح
عقائد نفسی ے

و

وظیفہ کریما لاہور ۲ر
وفات نامہ " ۱ر
وقائع نعمت خان عالی
" کانپوری عہ
" نولکشوری ۷ر
وزیر منصور ۲ر
وعظ سکھانے والی عا
وحی اور اسکی عظمت ۲ر
واسوخت امانت ۱ر
ویدا ور سوامی یانند ۶ر
وعظ بے نظیر ۱۲ر

ہ

ہدایہ اولین مجیدی ہے

بے نظیر ۱۳ر
ہدیہ سعیدیہ عہ
ہدایۃ الحکمت ۱۰ر
ہدایۃ النحو ۸ر
ہدایات قادریہ ۲ر
ہمارے نبی ۳ر
ہمارے رسول ۵ر
ہدیہ سنیہ ۲ر
ہدایۃ المعتدی ۳ر
ہزار مسئلہ ۲ر
ہر فن مولا ۲ر
ہدایت الاسلام ۴ر

ی

یادیاراں ۲ر
یوسف زلیخا ۳ر

انکے علاوہ ہر علم و فن کی اردو، فارسی عربی کی کتابیں۔

کتبخانہ فخریہ
شاہی کمپنی لبروہی دروازہ
مراد آباد سے طلب فرمائے